UNIVERSAL LIBRARY
OU-234196
UNIVERSAL LIBRARY

تجری عیون العلم من ینابیع العلوم سائغۃ المذاق والفیض من احدہا

۹۷

الحمد للہ کہ درین ایام میمنت انجام کتاب خاص و عام المسمی بہ

۲۹۷

سنین اسلام

ل۔ س

جسمین مختصر حال اسلام کی تاریخ اور علم کا اس تاریخ کے ساتھ مندرج ہے کہ تاریخ عالم کے سلسلہ میں اسلام کی تاریخ اور اسکی علوم و فنون کس درجہ پر ہیں اور

جسکو

ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر ایم اے پی ایچ ڈی پرنسپل گورنمنٹ

اورینٹل کالج و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کالج لاہور نے

واسطے استفادہ لوگوں کے

تالیف فرما کر ۱۸۷۱ء میں مشتہر فرمایا تھا اور اب دوبارہ چھاپنے کی

پنجاب یونیورسٹی کالج کو اجازت بخشی

حصہ اول

عرب کی تاریخ ایام جاہلیت سے اختتام خاندان عباسیہ تک

مطبع انجمن پنجاب میں کمال صحت اور احتیاط کے ساتھ طبع ہوا

۹۷

مقدمہ

دنیا کی تواریخ اور علوم وفنون کے متعلق مین

اسلام کی تاریخ اور اسکے علوم وفنون کس درجہ پر ہین

دفتر عالم مین کوئی تاریخ ایسی نہین کہ جو اور ملکون کی تاریخ سے تعلق نہ رکھتی ہو اصطلاح مین ملکتون کے حالات اور ممکن الثبوت واقعات کو تاریخ کہتے ہین بعض امورات ہین کہ حقیقت مین درست اور مسلّم ہین مگر انکا ثبوت نہین ہوسکتا انہین تاریخ سے کچھ علاقہ نہین۔

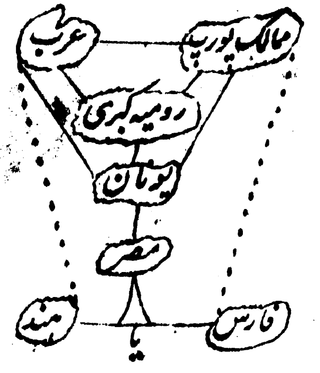

اگرچہ چین اور جاپان نے ممالک دنیا سے الگ رہنا چاہا مگر وہ بھی نہ بچ سکے اور آخر کو تاریخ عالم مین شامل ہونا پڑا۔ یہ بھی واضح ہو کہ کسی مملکت کی تاریخ عالم مین شامل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ وہ واقعات اور معاملات کی سبب اور ملکون کے زنجیرہ مین آجائے۔ جبتک ایک ملک ان معاملات سے الگ ہے تب تک تاریخ کے سلسلہ مین نہین مثلاً امریکا روے زمین پر تھا مگر جبتک اسکا حال کسیکو معلوم نہ تھا تو اسکو تاریخ سے بھی شمول نہین تھا۔ جب ۱۴۹۲ء مین سیاح بحری یعنی کلمبس نے اسے دیکھا اور اسکا ذکر تاریخون مین آیا تب وہ بھی گویا معاملات ممالک کے زنجیرہ مین آگیا (شَجَرَۃُ تَفْرِیعِ الْعُلُوْمِ) اسیطرح عرب کا ملک بھی سب سے الگ تھا۔ اسلام نے اور ملکون سے تعلق پیدا کیا۔ اور ہند علوم وفنون کے اعتبار مصر سے بھی متقدم ہے لیکن چونکہ لوگ یہان کے سب سے الگ تھلگ تھے اسلئے یہ بھی تواریخ عالم کے زنجیرہ مین نہ تھا۔ البتہ علوم وفنون مین تقدم اسکا اسی حیثیت سے ہے یعنی علوم وفنون دنیا کی عہد قدیم مین اسطرح پھیلی کہ سب سے پہلے انہون نے ہند یا فارس مین ظہور کیا اور غالباً ہند سے مصر نے لیا مصر اور ہند اور فارس کا مجموعہ یونان مین گیا اور یونان کا علم و ہنر رومیہ کبری مین گیا۔ رومیہ سے اور یونان سے عرب مین گیا۔ پھر کچھ عرب سے اور کچھ رومیہ سے اور کچھ یونان سے یورپ نے لیا غرض یہ شجرہ مندرجہ بالا علوم کا ہے مگر اکثر باتین ہند سے جو خطا سے ابھی یورپ نے پائین

اسلام کی تاریخ ایک دو یا تین ملکون کی پابند نہیین بلکہ برعکس اسکے گویا تمام تواریخ عالم مین اسکا اثر دوڑا ہوا ہے اگر بلا واسطہ نہیین توکسی وسطہ ہی سے ہے اسیواسطے اگر کوئی اسلام کی تاریخ کا جاننا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ تاریخ عالم کو دیکھے۔

سرچشمہ اسلام اور اُسکا صدر مقام بلکہ دل و جان جو کچھ کہو عرب کا ملک تھا اسلئے پہلے دو چار کلمے اس قوم کے باب مین لکھے جاتے ہین۔ یہ ملک کئی ہزار برس سے موجود ہے مگر اھل عرب کسی فرمانروا کے قلم بندوبست کے نیچے نہیین آئے خود چڑھکر گئے تو فتحیاب ہوئے اور شکست کھائی تو وطن کو پھر آئے بلکہ ۱۹ سو برس پہلے حضرت عیسیٰ سے اس ملک نے بابل اور مصر کو بادشاہ دیئے۔ مگر اس ملک پر فراعنۂ مصر اور شاہان شام کی سعی بیحاصل گئی۔ کیخسرو ایرانی اور اسکندر یونانی سے بچ رہا روم کی سلطنت تمام دنیا پر چھاگئی یہ اس سے بھی آزاد رہا۔ چھوٹے چھوٹے غیرمشہور بہت ولنے تھے آپسمین کٹتے مرتے تھے اور سب قبیلے بنے ہوئے تھے محمد مصطفیٰ نے سب کو مذہب کی بندش یعنے اسلام سے اکٹھا کیا اور یہ چھوٹی چھوٹی جماعتین ایک جمیعت اعظم ہوگئی۔ جب ہی سے اسکی تاریخ کی اصل قائم ہوتی ہے۔ انہون نے اپنی حکومت کو باواسطہ یا بلاواسطہ سواحل گنگ سے جو ہند مین ہے دریائے ٹیگس تک جو اندلس مین بہتا ہے پہونچا دیا۔ بعد اسکے عرب نے فقط تلوار ہی سے ملک فتح نہیین کیا بلکہ قلم کا زور بھی دکھایا یورپ تو یونانی و رومی لاطینی

علوم کو بالکل بھول چکا تھا روم و یونان اگرچہ بت پرست تھے

روم کا نام آجکل مختلف تحریرون مین آتا ہی اور لوگونکو اُسکے نام سی اشتباہ پڑتا ہی۔ واضح ہو کہ اصلی روم ملک اطالیہ مین ہی ۷۵۳ برس پہلے حضرت عیسی ؑ سے آباد ہوا جن ملکون مین لاطینی زبان بولی جاتی تھی یہ ان سبکا دار السلطنت تہا۔ پہلے سلطنت جمہوری تھی کئی سو برس کے بعد بادشاہ وہان کے قیصر کہلانے لگے اور لوگ وہان کے اُسوقت بت پرست تھے۔ اُنکی سلطنت نے اسقدر قوت اور شوکت پائی تھی کہ جو ملک اسوقت معلوم تھی اسکے اعتبار سے گویا تمام ممالک روی زمین کو اُسنے زیر قلم کیا تہا۔ قانون وہان کے آجتک شائستہ سلطنتون کے دستور العمل ہین۔ اسکی زبان یعنی لاطینی بہی یونانی کیطرح مخزن علوم اور ایک جزو شائستگی کی تحصیل کا ہے ۳۳۰ء مین اسکے اضلاع مشرقی مین بزنطیس یونان کا ایک شہر تہا قسطنطین بادشاہ روم نے اُسے بڑہا کر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام پر قسطنطنیہ رکھا اور پہر بادشاہ کی توجہ سے یہ بہی روم مشہور ہوگیا۔ اسی کو فارسی کتابون مین استنبول بہی لکھتے ہین۔ یہانکے لوگ بہی مشرک تھی مگر قسطنطین نے عیسوی کیا۔ الپ ارسلان سلجوقی نے ۱۰۷۱ء مین اسپر فوج کشی کی تو ایشیا مائنر (کوچک ایشیا) مین رہکر اُسنے روم جدید یعنے قسطنطنیہ کے مشرق مین اپنی حکومت قائم کی اور رفتہ رفتہ ۱۴۵۳ء مین دولت عثمانیہ کے خاندان سے محمد خان ثانی نے اسے اپنی فتوحات مین داخل کیا۔ چنانچہ اب وہ سارا ملک مع شام اور مصر وغیرہ کے دولت عثمانیہ کے قبضہ مین ہی۔ استنبول۔ اسلام بول ہوگیا (یعنی گروہ اسلام) وہی اب دار الخلافہ مشہور ہی۔ اور بادشاہ خلیفۃ الروم کہلاتا ہے پس اس زمانہ مین گویا دو روم ہوگئے ہین۔ ایک تو وہی قدیمی روم ہی کہ اب ملک اطالیہ (اٹلی) کا دار الملک ہے اب بہی وہانکی بادشاہت عیسوی ہی اور لوگ وہانکے حضرت عیسیٰ ؑ اور بزرگان دین عیسوی کی تصویرونکی تعظیم کو عبادت سمجھتے ہین پوپ یعنے مرشد دین بہی موجود ہی۔ ایک زمانہ مین تو خاص عام مین دینی و دنیاوی حاکم ملت عیسویکا پوپ ہی سمجھا جاتا تھا اور جس بادشاہ کو چاہتا تہا جس ملک پر بہیجدیتا تھا کہ وہ اسے تسخیر کرلیتا تہا اب وہ زور انکا نہین رہا فقط فرانس پرتگال اندلوس و اٹلی وغیرہ مین ایک بزرگ اور پیر مذہب سمجھا جاتا ہی۔ اس روم کو رومیہ کبریٰ یا مغربی روم کہتی ہین کیونکہ مغرب مین واقع ہی اور دوسرا روم قسطنطنیہ ہی کہ اسلامبول اسکا دار الخلافہ ہی اور اسکو روم مشرقی بہی کہتے ہین کیونکہ قدیمی مشرق مین واقع ہے

مگر شایستگی عالم کی بنیاد وہی تھی - تب عرب نے کیا کیا؟ انہون نے اسپر پھر نظر ڈالی کیونکہ جن لوگون سے لڑائی نہین ہوئی اونسے وہ بالکل بے تعصب تھے اور اونکے علم و ادب کو اچھی طرح دیکھا - یوروپ تاریکی ظلمت مین پڑا ہوا تھا کیونکہ اسوقت اسکو مذہبی باتون مین تعصب بہت تھا +

یہ بات بھی جتانے کے قابل ہے کہ تاریخ کا زمانہ تین طبقون مین منقسم ہے اور ہر طبقہ کئی کئی سو برس کا ہے

(۱) عہد قدیم یعنے وہ زمانہ کہ ابتدا سے لیکر حضرت عیسیٰ تک ختم ہوتا ہے اس زمانہ مین اول بابل کی بڑی سلطنت رہی بعد اسکے مصر پھر فارس پھر یونان پھر رومۃ الکبریٰ

(۲) عہد وسطیٰ کہ حضرت عیسیٰ سے لیکر سنہ ۱۵۰۰ تک جاری رہا جسے انگریزی مورخ عہد ظلمت کہتے ہین - اول روم کی سلطنت برباد ہونیکو تھی جو عیسوی مذہب کی نشو و نما سے شروع ہوئی - مذہب نے عیاشی اخلاق اور حکومت کی سستی کی تو اصلاح کی مگر سلطنت کو کب سنبھال سکتا تھا آخر چار سو برس کے عرصہ مین روم کی وہی مثل ہوگئی کہ بہت عقل انسان کو خراب کرتی ہے اور انتہای ترقی کی ترقی زوال ہے - روم تو برباد ہوگیا مگر چند وحشی قومین پہاڑون سے اوٹھکر آئین اور تمام سلطنتونکو خاک مین ملا دیا - دو سو برس کی خونریزی کے بعد جو دیکھا تو آدھا یورپ ان ہی لوگونکے ہاتھ مین تھا اور

+ جب مسلمانون مین تعصب آ گیا (اور وہ ترکونکے طلوع اقبال کا وقت تھا) تب اسکے رعب داب اور نامہ مین بھی فرق آ گیا ۔

مصر۔ یونان۔ روم کے کمالات اور قوانین کی جگہ انکے چال چلن قانون بنے ہوئے تھے۔ بلکہ خود مذہب بھی انہین کے سایہ مین دب گیا اور تاریکی کا اطلاق تحقیقی ہو گیا۔ چھ سو برس کے بعد اس عالمگیر اندھیرے مین الفرڈ شاہ انگلینڈ اور شارلیمین شہنشاہ فرانس نے چراغ جلانا چاہا مگر جو کچھ ہوا وہ ایسا تھا کہ گویا کچھ نہ تھا کیونکہ ساتھ ہی اسکے یورپ اور عرب مین جہاد شروع ہو گیا اسوقت روم مین اور اوسکے ہمسایہ عرب اور کچھ افریقہ کے حصہ مین اوجالا تھا اور عباسیہ کے اوج اقبال کا زمانہ تھا یہ بھی ظاہر ہے کہ اس صحرا مین یہ شائستگی فقط پیغمبر صاحب کے بندوبست سے قایم ہوئی۔ جہاد کی آندھی بھی عرصہ دراز تک چلتی رہی قسطنطنیہ جو سلطنت روم کا ایک ویرانہ باقی تھا اس آندھی مین وہان ہی اور عرب سے کچھ کچھ سرمایہ علوم و فنون کا اڑ آیا اور ۱۴۰۰ء سے اوجالا شروع ہوا یہانتک کہ ۱۵۰۲ء مین علوم و فنون کا نقارہ یعنی چھاپہ نکل آیا (۳) یہہ طبقہ ۱۵۰۰ء سے شروع ہو کر آجتک ترقی کرتا چلا آتا ہے مگر دنیا کی طاقت و توانائی اور علم کی نورافشانی ممالک یورپ اور امریکا کے عیسوی فرقون کی بدولت ہی۔ سبب اسکا یہہ ہے کہ وہان مذہب کو مداخلت نہین جب کوئی شخص ایک نئی بات نکالتا ہے یا کچھ ترمیم پیش کرتا ہے تو اوس سے یہہ کوئی نہین پوچھتا کہ تیرا مذہب کیا ہے۔ ہان یہہ سوال تو ضرور ہوتا ہے کہ اس ایجاد یا اصلاح مین کچھ فایدہ بھی ہے؟ اگر فایدہ ہوتا ہی تو یورپ اور امریکا کے لوگ اکثر اختیار کر لیتے ہین

اب ہم پوچھتے ہین کہ نعمتہاے دنیا سے اہل اسلام نے کیا کیا کچھ پایا۔ اور

اسلام سے دنیا کو کیا ماتھہ آیا۔ ظاہر ہے کہ یونانی اور لاطینی یعنی رومی زبان کی
تصنیفات اہل عرب کے فلسفہ اور ریاضی اور علم ہیئت وغیرہ کا ذخیرہ مایہ ہوئین علم
طب کا سرمایہ بہم پہونچانے کے لیئے علاوہ یونانی تحقیقات کی بیمار دنیا بستر سے
بستر لگا کر سوئے۔ اور معالجات اور ادویہ کی تحقیقات مین وقت کے بموجب عمدہ
کتابین تصنیف کین دوسری نظر سے دیکھو تو عرب اپنا خزانہ دل رکھتا تھا۔ اول اسنے
واجب اور سنت اور مستحب سے بدوی صحرانشینون کے اطوار و اخلاق کی اصلاح کی اسکے
علاوہ سفر کر کے جغرافیہ کی ایجادات۔ تاریخ حیوانات۔ تحقیق نباتات کی
علوم کا نمونہ دنیا کو دکھایا۔ علم کیمیا اور ریاضی اور ہیئت مین مہارت کے
ساتھہ قوت ایجاد دکھائی۔ ہرچند اوس وقت کی بعض تحقیقاتون مین اسقدر
غلطیان نکلتی ہین لیکن ہمارے آجکا علم کا بیج تو وہی ہے۔ عالیشان مسجدون
اور رفاہ عام کی عمارتون سے فن عمارت کے نئے نئے ڈھنگ بتا کر
نقشے کھینچے چنانچہ بَیتُ المقَدَّس۔ قُرطُبہ۔ قیروان۔ دمشق
بغداد مین اوس عہد کی عمارتین شاہد حال ہین۔ کیمیا کے موجد
انہون نے خصوصاً بڑی بڑی کارگزاریان کین چنانچہ پہلے یہہ بات
اونہون نے کہی کہ علم کی ایک نہ مانو جب تک کہ تجربہ کا گواہ ساتھہ نہو"
حکما اور اہل تصنیف کی سوانح عمری مین کتابین بترتیب حروف تہجی تصنیف کین
انسائیکلوپیڈیا یعنی قاموس العلوم والفنون لکھی (اس قسم کی کتابون مین تمام
علوم و فنون کے مطالب اور تحقیقات کے خلاصے بترتیب خاص مندرج ہوتے ہین کہ
ہر علم کی بات مطلوب ہو اسمین نکل آئے)۔

یہہ بات ان ہی کے وجود سے حاصل ہوئی کہ عہد وسطی مین علوم و فنون معدوم ہو گئے
اور اون ہی نے پھر یورپ مین جا کر حیات تازہ پائی۔ ساتھہ اسکے یونیورسٹی
کے مدرسون کی بنیاد ڈالکر اُنکے رواج کا باعث ہوئے اسے یورپ والو
جن چشمون سے تم آب حیات لائے تھے وہ خشک ہو گئے۔ اب اس خاک کی طرح شکر گزار
ہو اور پھر اوس پانی کے ساتھہ اپنا تازہ آب زندگانی اونہین پہونچاؤ)
سخت مشکل ہے کہ دنیا مین تعصب مذہبی ایک جنون کی طرح انسانکے سر پر چڑھہ
آتا ہے اور وہی قوم کی تاثیر اور قوت علمی کے تنزل کا باعث ہوتا ہی جو مرض
اسلام کی ان قوتون کے ضعف کا باعث ہوا وہی ولولہ مذہبی تہا۔ مگر بہ فتوائے
مقولہ معقول کہ کوئی نیکی بدی سے پاک نہین اور کوئی بدی نیکی
سے خالی نہین سنہ [illegible]ء سنہ [illegible]ء تک ادہر عیسوی اور ادہر محمدی دونون
ایک خدا کے بندے تہے مگر دینی جہاد کے نام سے بیت المقدس کے قبضہ کے لئے
ایک دوسرے کی قتل پہ کمرین باندہے ہوئے تہے چونکہ ملت موسوی اور عیسوی
کا قبلہ اور حضرت عیسے کا منبع ہے اسلئے تمام یورپ اُمنڈ آیا تہا اور
خون کے جوش کا یہہ عالم تہا کہ بچہ بچہ اوسکا مرجانیکو حیات دارین سمجھتا تہا
کبھی شکست پاتے تھے اور کبھی فتحیاب ہوتے تہے۔ اگرچہ نتیجہ اسکا یہی
تہا کہ مسلمان اور عیسائی دونونکے دل تاریکی مین پڑے تہے
مگر یہہ خون بہی خالی نہ گئے۔ پہلا فائدہ تو انکا یہی ہوا کہ آئین کے موجب
بادشاہ کے ماتحت بڑے بڑے جاگیردار و نیز ملت تقسیم تہا اور یہ جاگیردار
اونکی فقط بادشاہ کی اطاعت علانیہ پہ منحصر تہی۔ انکے نیچے اور چھوٹے چھوٹے

تعلقہ دار اور زمیندار ہوتے تھے یہہ سب اپنے اپنے بالادستونکے زنجیر غلامی
مین قید ہوتے تھے - لڑائیونکے بندبستون مین یہہ آئین نکل آیا کہ
مجلسین جو سلطنت کی کارروائی کے لیئے مقرر ہون اونکے ممبر
منتخب کرنے کا اختیار شہر اور اضلاع کے لوگون کو ہو - اِس سے
ایک راے کی غلطی اور رجاست داری کی قباحت نکل گئی سب کے دل بڑہ گئے
اور بہت سے دل ایک ہوگئے - ملکون کی آبادی زیادہ ہوگئی اور نیئے
نیئے شہر اور بندرگاہین آباد ہوگئین - ملک ملک کی فوجون کی آمدورفت
سے یورپ کے تمام ملکونمین سڑکین بن گئین بیچ مین دریا بھی حایل تھے
اسلیئے جہازی علمونکے عمل ہونے لگے مشرق و مغرب مین لین دین
پہیل گیا - خشکی و تری کے رستہ سے تجارت کی باربرداریونمین زمانہ
کے علوم و فنون پہنچ لیئے - غرض کہ چودہوین ہی صدی مین بہار رونق
یورپ نے کارخانے کہولدئے اور نئی نئی ایجادون کی آوازین آنے لگین
سنہ ۱۳۰۲ع مین قطب نما گویا دریا کا رہنما پیدا ہوا - اودہر جرمنی مین چھاپہ
جاری ہوا کہ عالم مین علم عام تمام ہوگیا - اودہر یورپ کا نسخہ نکلا ادہر
اطالیہ مین گالیلو نے دوربین نکالی لوتہر نے مذہب عیسوی کی ترویج
مین اصلاح کی کلمبس سیاح بحری نے سنہ ۱۴۹۲ع مین امریکا - یعنی نئی دنیا
نکالی - اب بڑا فایدہ اس لڑائی کا دیکہو تو یہہ ہوا کہ خدا وحدہ لاشریک
کی وحدانیت شاید دلون سے محو ہوجاتی وہ قایم رہ گئی - نہایت شکر کا
مقام ہے کہ ایسے نازک وقتونمین اہل اسلام نے اپنے اعتقاد کے استقلال سے

نظر رکہی مگر ساتہہ ہی اسکے یہہ تاسف ہے کہ علم کے ساتہہ وسعت نظر
بہی اونکے ہاتہہ سے جاتی رہی - کیا کیا حسرتین دلپر گذرتی ہین کہ جس قوم
نے آجتک شایستگی کی بنیاد رکہنے مین مدد دی اوسنے اپنی عمارت کو پورا کیا
اور تعصب یا خیالی باتون کو قیود مذہبی سمجہکر عالم ترقی کی سیر سے محروم رہے
غرض یوروپ والون کے اسی جنوبی تعصب نے اُنہین اودہر نکالدیا خیر اب وہ
عرب پہر اپنی قدیمی سرزمین مین رُکے ہوئے ہین اور برائے نام اسلامیون
کے ترک بادشاہ کی تابع ہین مذہب کی تاثیر اتبک بہی ہے مگر علوم کی
کشتی فنا کے کنارے پہ پہونچ گئی ہے -
مسلمان تو بہت ہین مگر وہ جانتے کیا ہین کہ اگر کچھ عربی کا ایک عمدہ دیوان
یا تاریخ کی کتاب درکار ہو تو یوروپ سے لینی پڑے گی ابن خلدون
ابو راشد حاجی خلفہ ابن بتوتہ ابن العاشہ محمد یحیٰی
وغیرہ جو اسلام مین آسمان علم کے آفتاب تہے یہان انہین کوئی جانتا
بہی نہین تابط شرا امرءُ القیس عنترہ حاتم بحتری
ابو تمام کا دیوان سکے آدمیون نے پڑہا - انگلینڈ جرمن فرانس
مین صدہا آدمی یہہ کتابین پڑہتے ہین - اور ترجمہ قرآن تو ہزارون
بلکہ لاکہون - ایک عالم جرمنی کا رہنے والا ہے اور شعراے عرب کا تذکرہ
اونکی سوانح عمری کے طور پہ نہایت جامع اور مفصل لکہا ہے مسلٰی دساسی
پیرس مین موجود ہے اسنے بہت کتابین لکہین چنانچہ مقامات حریری
کی شرح اور نحو مین ایک کتاب بہی بسوط جو علم ادب کی جان ہو یہان

موجود ہے معلم پیترس نے محیط المحیط آجکل علم لغت مین ایسی جامعیت
اور تحقیق سے لکھی ہے کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ لین صاحب انگلشی اپنے سب
کنبے سمیت تکمیل تحقیق کی نظر سے عرب مین چلے گئے اور ۳۰ برس کی
محنت مین ایک لغت کی کتاب لکھی کہ آدہی چہپ چکی ہے مگر افسوس ہے
کہ چہاپہ خانہ مین آگ لگ گئی اور سارے مسودے جل گئے۔ یہان علم لغت
کا مدار قاموس پر ہے جسکی تصنیف کو آج پانسو برس ہوئے۔ اس عرصہ مین
ہزارون لغت زبان مین نئے داخل ہو گئے انہین کہان دیکہین تک
زبانِ عرب اور علمِ ادب کے شائقین پر انکا احسان ہے۔ اسکے علاوہ
صدہا مصنف عربی کے ہین کہ فقط اپنے ذوق دلی سے اس کام مین مصروف
ہین اور تصنیفات جاری ہین۔ لطف یہہ ہی کہ ان کتابون مین مذہب اسلام
کی نسبت سوء ادب کا لفظ تک بہی نظر نہین آتا۔ مین بہ صلاے
عام کہتا ہون کہ اے بندگان خدا براے خدا ایک ہو اور سب یکدل ہو جاؤ
یہودی عیسائی ہندو مسلمان سب کو چاہیئے کہ مل جل کر کام کرین
اور عہد مامون کیطرح خوبیون کے لینے اور رواج دینے مین کوشش کرین
مذہب گران بہا شی ہے اوسے گہر مین رکہہ چہوڑین۔ ہمین ایکدوسرے
کے فواید کا حاسد نہونا چاہیئے۔ اور جو بہلائی عام عالم کے لئے عقلاے
سلف ہو اوس سے مستفید ہونا چاہیئے جہان مل سکے خواہ چین خواہ انگلستان
خواہ روم خواہ ایران۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ جنون تعصب اسلام
کی سرشت مین داخل ہے مگر یہہ بات نہین۔ کیا ہارون رشید

ماموز رشید حق پرست مسلمان نہ تھے؟ - اوہنون نے اپنے مذہب کے لئے
اور مذہبون کو آزار کیون نہ پہونچایا؟ - بلکہ مین کہتا ہون کہ وسعت مشرب
اسلام ہی مین بہت ہے - قرآن مین جو مکی سورے ہین انہین دیکھو
کیا اونسے رحمدلی اور ملایمت نہین ٹپکتی - یہہ سچ ہے کہ مدنی سورے
اونکی نسبت زیادہ سخت ہین مگر انکا باعث کیا ہے؟ - موقع ہی ایسا آپڑا تہا
یہودی ور آور درپئے آزار ہوئے - اونسے زور کا مقابلہ زور سے کیا - اور
طاقت کو طاقت سے ہٹایا - زمانہ مین ابہی دہوپ ہے ابہی چہاون ہے
آج سردی ہے کل گرمی ہے ہر وقت کا سامان جدا ہے - رحم وکرم خلق
ومروت بہت خوب - مگر جبکہ کوئی حملہ کرے اوسے اپنا بچانا واجب ہے
ہان مردم آزار اور بدسرشت لوگ ہین دنیا مین ہین کہ بے سبب لوگون کو
ستاتے ہین اتفاق ہے کہ وہ بہی اس سبب مین پیدا ہو گئے اور یہہ خدا
کی طرف سے ہے نہ کہ انکی طرف سے - جو لوگ سبکو راحت وآرام دیتے
ہین خدا انہین پیار کرتا ہے - وَهُوَ رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمُهُمَا
فَيُحِبُّ الرَّاحِمِيْنَ ۵

ایامِ قبل اسلام

جسے اسلام کے اہل تصنیف ایام جاہلیت لکہتے ہین

زمانہ سلف سے عربستان جو کہ وطن اسلام ہے بیابان اور کوہستان چلا آتا ہے۔

عربا عبرانی مین ریگستان کو کہتے ہین - اور لغت عربیہ مین نام ایک قوم خاص کا ہے کہ جو
عرابہ کے معنے گندم گونی کے ہین شاید رنگ نے باعث عرب کہتے ہون - محیط المحیط

اوسوقت بہی جہانہ بدوستش صحرائی مختلف فرقون اور متفرق قبیلون مین منقسم تہے - بعض فرقے بالکل دہریے ہتے کہ خدا کی ضرورت ہی نہ سمجہتے تہے بعض قبیلے بت پرست تہے - ہر فرقہ کا بت اپنے اپنے مقام پر قایم تہا مثلاً ہبل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اساف اور نائلہ صفا اور مروہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا طائف مین اور عزّی قریش کا اور مناۃ اوس اور خزرج کے قبیلہ مین تہا - بعض فرشتون کے اور جنات کے معتقد ہتے - بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کی تعظیم کرتے ہتے اکثر یہودی اور نصرانی بہی تہے - علم اوسوقت اون لوگون مین فقط یہہ تہا کہ اپنے نسب اور خاندانون کی تاریخ جانتے ہتے - خوابونکی تعبیر جانورون کی آواز اور پرواز کے شگون اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم لگاتے تہے اون مین جو بڑے رشید تہے دنیا اور دنیا کی لذتون سے مونہہ موڑ کر جنگلون اور پہاڑون کی غارون مین یا عبادت گاہون مین بیٹہے غیب دانی کی ڈینگین گو کی کے دعوے باندہتے ہتے اور کاہن یا راہب کہلاتے تہے رسمیں انکی اس عالم مین بہی قریب قریب اسلام کی ہتین مثلاً بابان اور اسی طرح بیٹیو کے ساتھ نکاح جایز تہا - دو سگی بہنون کو بہی ایک شخص

+ جسطرح ڈلفی تلک یونان کا مقدس مقام تہا اسیطرح کل قوم عرب کا کعبہ تہا اگرچہ مختلف جگہ فرقہ فرقہ کے دیوتا تہے مگر امور غیب دانی مین ڈلفی سب کا بالاتفاق متبرک مقام تہا

✣ انہین صابئیہ کہتے ہتے کیونکہ عبرانی مین صابئیہ کے معنی ستارہ کے ہین

کعبه

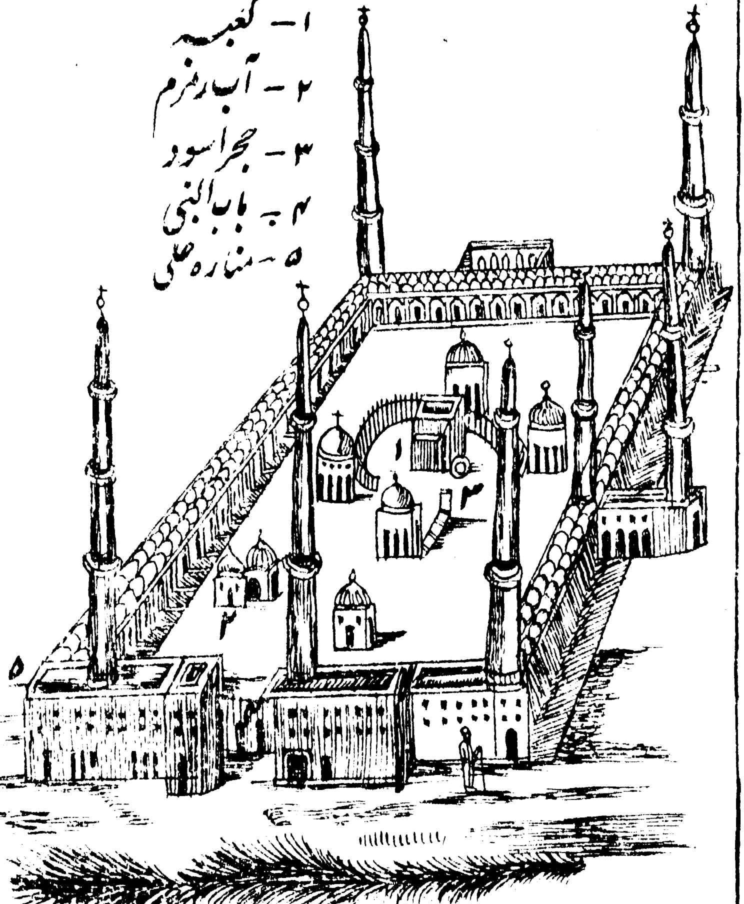

۱ــ کعبه
۲ ــ آب زمزم
۳ ــ حجراسود
۴ ــ باب النبی
۵ ــ مناره حالی
۱
۲
۳
۵

شهر مکه

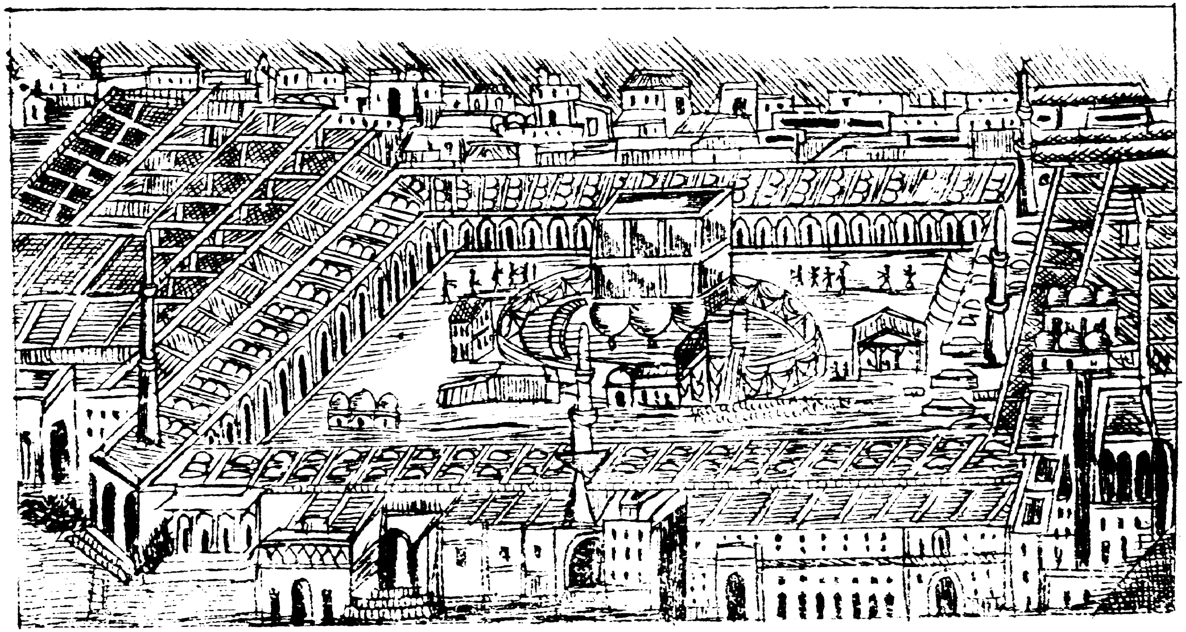

نکاح مین نہ لا سکتا تہا۔ سوتیلی مان سے شادی نہایت معیوب تہی سال بسال
کعبہ کا حج پہلے بہی کرتے تہے۔ ضروری غسل۔ مسواک۔ کلّی۔ ناک مین
پانی دینا۔ استنجا۔ بغلین منڈانی۔ ناخن لوانے۔ ختنہ وغیرہ جاری تہا چور
کا داہنا ہاتہ سزا مین کاٹا جاتا تہا۔ تین برس مین ایک مہینہ تجارت
یا کچہہ پیشہ بہی کر لیتے تہے

چونکہ سرزمین اس ملک کی خشک اور برسات بہت کم ہوتی تہی اسلیئے
قبیلے کے قبیلے اپنے دُنبے بکریون کے گلے اور گہوڑے اونٹون سمیت
جہان برسات کا پانی یا کوئی چشمہ اور گزارہ کی جگہ سُنتے وہین اوٹہہ آتے
تہے چمڑون کے خیمے۔ نمدون کی خرگاہین ڈالکر اور کمّل تانکر اتر پڑتے
کوسون تک پہیلجاتے اور شکارون سے دن گزارتے جب وہانکا پانی
ہوچکتا تو اونہی مین سے کوئی خبر لی آتا جہان اُسی موقع کی جگہ پاتے
وہان جا اُترتے۔ یہی سبب ہے کہ قبیلے قبیلے کی زبان مین فرق تہا
لوگ بدوی یعنے صحرانشین کہلاتے تہے

سب کے سب خانہ بدوش نہ تہے۔ جہان گزارہ کا سامان دوامی دیکہتے تہے
وہان گہر بہی بنا لیتے تہے چنانچہ مکّہ اور مدینہ اور چہوٹے چہوٹے اکثر ایسے
مقام ہین انہین ہر جگہ بیٹہہ ہی گئے تہے مکّہ ایک ایسی جگہ واقع ہے

+ حج بمعنے قصد ہے چونکہ اس سفر مین عبادۃً قصد بیت المقدس یا کعبہ کا ہوتا تہا اس
سے حج اور جانیوالے کو حاجی اور مقدسی کہتے تہے۔ حج بمعنے سال بہی ہے
چونکہ وہان سال بسال مجمع ہوتا تہا شاید اس سبب سے کہتے ہین—

کہ ہند اور افریقہ کی تجارت کے دو رستے یہان ملتے تھے اسلئے وہان آمد ورفت اور مجمع زیادہ رہتا تہا - اس ملک مین تجارت کے ساتہہ مذہب بہی ملا رہتا تہا چنانچہ ہر جگہ ایک ایک عبادتخانہ بہی ہوتا تہا کہ لوگون کی راستی اور سند اعتبار کے لئے کام آتا تہا

اس قوم مین بادشاہی نہ تہی اگر تہی تو جمہوری طرز تہی کیونکہ طبیعت ہر شخص کی نہ فقط آزاد بلکہ دماغ بلند اور دل خود سر تھے - ہر قبیلہ کا جدا رئیس ہوتا تھا جب کوئی بڑی مہم آجاتی تو سب ملکر سرانجام کر لیتے - اپنے رئیس کو یہہ لوگ بہت مانتے ہین اور لوگ بہی اسکی عظمت کرتے تہے بلکہ اتنی ہی کہ جتنے کسی گہر کے لوگ اپنے بزرگ کی

قریش* کا قبیلہ قدیم سے مکہ مین تہا اور معزز شمار ہوتا تہا اسکے لوگ مکہ کی آبادی اور سب کی بہبودی مین کوشش کرتے ہین - تجارت کی انتظام کرتے ہین اور ملک ملک کو قافلے بہیجتے ہین انہین **بنی ہاشم** کا خاندان نامی اور بزرگ شمار ہوتا تہا اور زیادہ تر عزت انکی اس سبب سے تہی کہ کعبہ کے متولی انہی مین سے ہوتے تھے اور یہہ بہی اسکا حق اچہیطرح ادا کرتے تہے

عرب کے لوگون مین فصاحت کلام - سخاوت - مہمان نوازی - غیرت - انتقام کی سختی - بات کا استقلال وغیرہ صفتون کی بڑی تعریف تہی مگر بہادری کی اور شہسواری اسطرح عام تہی جیسے عہد ظلمت مین ممالک یورپ مین کہ وہان ایسے لوگ نایٹ کہلاتے تھے -

* قرش کے معنے لغت مین کسب کردن اور گرد آوردن کے ہین اور قریش مصغر ایک قبیلہ کا نام ہے بیٹے نضر ابن کنانہ ابن خزیمہ اور تقریش کو اسلئے قریش کہتے ہین کہ قرش سمندر مین ایک مچھلی کا نام ہے جو کہ دوسری مچھلیون کو کہاتی ہے اور اسکو کوئی نہین کہاتی - اسیواسطے قریش صیغہ تصغیر سے پکارے گئے ہین کہ باوجود غلبہ اور سطوت کے مصغر ہوتے ہین یعنے کسیکو تکلیف اور آزار نہین پہونچاتے -

شجاعون کی شجاعت پائی اور تولی جاتی تہی کوئی بہادر سو سوار کے برابر
کہا جاتا تہا کوئی پانسو کے کوئی ہزار کے چنانچہ حبیب ہزار سوار کے برابر تہا
عرب کے لوگ اسی سبب سے اپنے گہوڑون کو بہت عزیز رکہتے تہے اور وہ حقیقت
مین بہی عزیز رکہنے کے قابل ہوتے تہے

غرض اس ملک پر اکثر اوقات اطراف و جوانب کی قومون نے تسخیر کے ارادے
کئے مگر ویرانی ملک اور وحشت کے سبب سے نہ قایم رہ سکے نہ قیام مین
کچہہ فایدہ دیکہا - قبایل عرب مین خود بہی ذرا ذرا سی باتون پر ہمیشہ خونریزیان
رہتی ہین - ایک اونٹ کے کہیت مین چر جانے پر - ایک تالاب سے پانی
پلانے پر قبیلے کے قبیلے کٹ جاتے تہے - چنانچہ ان خونریزیون کو اگر شمار
کرین تو ... لڑائیان ہوتی ہین اور حماسہ کے اشعار کا مجموعہ اب تک انکی
یادگار باقی ہے

۳۲۵ برس پہلے حضرت عیسے سے سکندر ذو القرنین نے ینیارکس
اپنے امیر بحر سپہ سالار کو بہیجا تہا کہ عرب کی زمین کو تسخیر کی نگاہ سے دیکہے
اور وہانکا حال معلوم کرے مگر سکندر کو اجل نے مہلت نہ دی اور یہہ آرزو
دل کی دل ہی مین لیگیا - پہر اوسکے سپہ سالار جو مصر مین تہے اونکی
اولاد اور مصر اور روم وغیرہ کے بعض بادشاہ ہاتہہ ڈالتے رہے مگر
جنگل بیابان اور ویران کوہستانون سے کچہہ ہاتہہ مین آتا نہ معلوم ہوا اسلیے
پانو آگے نہ بڑہایا -

سنہ ۶ع مین یہہ ملک اس حالت کو پہونچا کہ ان ہی مین سے حمیر کے قبیلے کا

اوسوقت بہی ہمانند بدوستش صحرائی مختلف فرقون اور متفرق قبیلونمین منقسم
ہتے بعض فرقے بالکل دہریے ہتے کہ خدا کی ضرورت ہی نہ سمجہتے تہے
بعض قبیلے بت پرست تہے - ہر فرقہ کا بت اپنے اپنے مقام پر قائم تہا
مثلاً ھُبَل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اساف اور نائلہ صفا اور
مروہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا طائف مین اور عزّیٰ قریش کا اور
مَنَات اَوس اور خزرج کے قبیلہ مین تہا - بعض فرشتون کے اور
جنات کے معتقد ہتے بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کی تعظیم کرتے
ہتے اکثر یہودی اور نصرانی بہی تہے - علاوہ اسوقت ان لوگون مین فقط ہتے تہا
کہ آپسکے نسب اور خاندانون کی تاریخ جانتے ہتے - خوابونکی تعبیر جانور دن
کی آواز اور پرواز کے شگون اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم لگاتے تہے
ان سے بڑہکے بہت رسید بڈہے دنیا اور دنیا کی لذتون سے مونہہ موڑ کر جنگلون
اور پہاڑون کی غارون مین یا عبادت گاہون مین بیٹہے غیب دانی اور
پیشین گوئی کے دعوے باندہتے ہتے اور کاھِن یا دَاھِش کہلاتے تہے
سنہایت انکی اس عالمین بہی قریب اسلام کی ہتین مثلاً بایان
اور اسی طرح بیٹیو کے ساتہہ نکاح جائز تہا - دو سگی بہنون کو بہی ایک شخص

+ جیسطرح ڈلفی نطل یونان کا مقدس مقام تہا اسیطرح کل قوم عرب کا کعبہ تہا اگرچہ مختلف جگہ فرقہ فرقہ کے دیوتا تہے مگر امور غیب دانی مین ڈلفی سب کا بالاتفاق متبرک مقام تہا

* انہین صابئیہ کہتے ہتے کیونکہ عبرانی مین صابیء کے معنی ستارہ کے ہین

نے شکست کھائی مگر پورا بندوبست اُنکے وضع کا اہل فارس کی مدد سے عمل میں
آیا۔

شروع اسلام اور اُس سے سو برس پہلے ان لوگوں مین ایک فخر اور بھی نہایت یعنی
فصاحت اور بلاغت چنانچہ اسمین انہوں نے ایسا اقتدار بہم پہونچایا تھا
کہ ایک فصیح صاحب تقریر جماعت کثیر کو فقط اپنی قدرت کلام سے جس راہ
چاہتا روک لیتا اور جدھر چاہتا تھا جھونک دیتا تھا۔ یہہ کمال اس مرتبہ پر پہونچا
کہ فصاحت قرآن کے لئے معجزہ ٹھیری۔ کلام کا اثر یہانتک بڑھا کہ کہا گیا
اِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا یہہ جوہر انکا ذاتی تھا کہ اشراف خاندانوں کے
بچے فصاحت زبان طوطی اور بلبل ہزار داستان کی طرح اپنے ساتھ لیکر پیدا ہوتے
تھے جب معرکہ جنگ مین رجز خوانی سے شجاعت کے جوش و خروش پہ آجاتے تو
مخالفوں کے جی چھوٹ جاتے۔ جب اپنے کشتوں کی لاش پہ نوحہ کرتے
تو سننے والوں کے آنسو نکل پڑتے۔ گل و بلبل سے عبارت آرائی تو جانتے نہ تھے
جنگل کے صحرائی اور پہاڑوں کے شکاری تھے مگر زبان مین خدا نے وہ زور دیا تھا
کہ جب چاہتے ارادہ پھیر باندھ کر قبیلے مین گھر سے ہو جاتے ہزاروں کے دل ادھر
سے ادھر کر دیتے۔ باوجود اسکے تکلف اور زور بالکل نہ تھی جو کچھ تھا اصل بیان
اور ان زبانی ہی سے جب تھا کہ اخطیب کہلاتے تھے اور یہ خطاب نہایت

یہ سال بہرحال تمام اعراب کا سنہ قرار پایا کہ پہلے سنہ عیسوی یا ہجری کی جگہ عرب مین یہی لکھا
جاتا تھا۔ بعض روایتوں مین ہے کہ محمد مصطفے اس حملے کی رات کو پیدا ہوئے۔ انہین کل ۱۳ ہاتھی
تھے اور ایک سفید ہاتھی تھا کہ فتح نصیبی کے سبب سے اسکا نام محمود تھا

باوقار اور محترم شمار ہوتا تہا چنانچہ یہی سبب ہے کہ جن مطالب خاص پر لوگون کو فہمایش اور نصیحت ہوتی تہی اسے بہی خطبہ کہتے ہین اور جبتک دولت اور دین شامل رہا تبتک خطیب وہی شخص ہوا جو ہر طرح سے ادا مطلب پر زبان عرب مین قادر کامل تہا اور جس خلیفہ مین یہہ صفت تہی اوسکے لیے آج تک کتابون مین لکہا چلا آتا ہے۔ اسکی علاوہ کمال زبانکا عالی خاندانی کی دلیل تہا اور جس قبیلہ مین کوئی ایسا شخص ہوتا تہا اُسکے نام سے قبیلہ نامی گرامی ہوجاتا تہا۔

جبل عرفات کے پیچہے مکہ کے پاس نخلہ اور طایف کے درمیان مین ایک بازار لگتا تہا جسکو عکاظ اسلیے کہتے تہے کہ وہان شاعر لوگ تعاکظ یعنی تفاخر کے شعر پڑہا کرتے تہے۔ صدکوس کے لوگ خرید و فروخت کی چیزین لاکر ہزارون کی لین دین کرتے تہی۔ مگر حق پوچہو تو اصل فایدہ اسمین یہی تہا کہ ایک قبیلہ بلکہ ایک گہر کے ادنے برائی یا بہلائی اس مجمع مین کہل کر فوراً تمام عربستان مین پہیل جاتی تہی ہر ایک بات کے ڈہنگ بے تکلف اور سیدہے سادہے تہے مگر نہایت پر تاثیر۔ چنانچہ جسطرح یونان مین کسی زمانہ مین کشتی گیر اور شہسوار دنگل مین اسپ تازیان اور زورآزمائیان کرتے تہے اسطرح یہان شعرا طبع آزمائیان کرتے تہے تمام عرب کے

+ مقام دلفی جسکا اشارہ صفحہ (۱۶) مین ہوا ایک میلہ لگتا تہا وہان گہوڑدوڑ اور کشتی اور نے نوازی کے ہنر دکہاتے تہے اور جو شخص جیتے اوسکے سر پر ایک پہولونکی لڑی باندہتی تہی۔ اس لڑی مین لارل درخت کے کچہ پتے بہی پہولون مین گتہی ہوئی ہوتے تہے کیونکہ جو شعر کا دیوتا ہے اوسکو یہہ درخت بہت پسند ہے

بدوی اور ملک ملک کے مسافر جو آئے ہوئے تھے بڑے ذوق
وشوق سے جمع ہوکر ایک میدان مین باُسلوب بیٹھ جاتے تھے ۔ اِن مین سے
ایک شخص کہ اپنا نام یا کام یا مقام کچھ نہ بتاتا تھا دفعۃً سروقد اوٹھ کھڑا ہوتا
تھا اور حفظ اپنے اشعار پڑھنی شروع کر دیتا تھا ۔ بنیاد ان اشعار کی ۔ بہادری ۔
جوش خروش ۔ خونریزی ۔ یا فخر خاندانی ۔ رفاقت دوستانہ ۔ سخاوت ۔ مہمانوازی
نیکنامی دوامی ۔ فرحت مقام ۔ دریاؤن کی روانی ۔ جنگلون کی ویرانی ۔
کوہستان وحشت ناک ۔ خوشنما جزیرے اور سرسبز جنگل اور ٹیلے ۔ حیوانات
کی وحشت اپنے گھوڑے یا اونٹ کی تعریف یا عشق ۔ یا دل کی اوداسی
طبیعت کی پریشانی وغیرہ ۔ غرض اس قسم کے مضامین پہ لوگ اشعار پڑھتے
تھے اور فقط کلام کا اثر ان انجان لوگون سے اپنے مصنف کو ایسے بے لاگ
صلے تحسین یا نفرین کے دلواتا تھا کہ تمام میلے مین ایک دھوم مچ جاتی تھی ۔
دلفی مین پھولون کی لڑی سے عزت ملتی تھی یہان جو قصاید خلعت
قبول پاتے تھے ۔ وہ ہرن ۔ بکری اونٹون کی جھلیون پر ۔ ابریشمی
کپڑون پر سنہری حرفون مین نقش و نگار ہو کر کعبہ کی دیوارون پر
اویزان ہوتے تھے اور مُذَهَّبَہ یا مُعَلَّقَہ کہلاتے تھے ۔ یہ صاحب
قصیدہ کے لئے بڑا فخر ہوتا تھا اور اسپر قبیلون سے مبارکباد کے خط آتے تھے
حق پوچھو تو وہ بازار عام رائے لینے کے لئے ایک جمہوری کونسل کا جلسہ تھا ۔
غرض کعبہ کی برکت یا اس شاعری کے بہانہ سے اوس صحراے وحشیانہ
مین اُس معاملہ اتفاقی نے عجب عجب کام کئے ۔ ہمت اور شجاعت

+ چنانچہ اسی لحاظ سے سات قصیدون مشہورہ کا نام سبعہ معلقہ رکھا گیا ہے اور انکے
نام یہہ ہین (۱) امرء القیس بن حجر (۲) طرفہ بن عبد (۳) زہیر بن ابی سلمی (۴) لبید بن ربیعہ (۵) عمرو بن کلثوم
(۶) عنترہ (۷) حارث بن حلزہ ۱۲

ملا بیٹن اور جب اپنا سا حال دشمن کا کر لیا تب وہ آن ٹوٹی

عجب تر یہہ ہے کہ ان مقاتلون اور مجادلونکے بعد آپسمین فیاضی اور دریادلی
کے بہی مباحثے ہوتے تہے اور اوسکو **مُنافَرہ** یعنے خاندانی عزت کا مباحثہ
کہتے تہے **ایک دفعہ** علقمہ بن علاثہ اور عامر بن طفیل مین جو دونون عامری تہے
جھگڑا ہوا تہا کہ کون شخص قبیلہ کا امیر ہو چنانچہ آخرکار ہرم بن قطبہ کو دونون نے حکم
مقرر کیا اُسنے اول طرفین سے عہد قبولیت کا لیا اور پھر کہا کہ برس دن کے
بعد دونون کا حال دیکھکر حکم لگاؤنگا۔ اس عرصہ مین طرفین سے خوب خوب
ضیافتین اور ہمتین دکہائی گئین جب برس دن گزرا تو اُسنے کہا کہ حقیقت
مین تم دونون امارت کے قابل ہو۔ چنانچہ دونون ایک ہی قبیلہ کے امیر ہوئے
اور آپسمین اسطرح صلح صفائی رہی کہ کبھی بگاڑ نہوا۔ اسطرح کے مقدمے بڑی
بڑی عظمت اور شان و شوکت سے طے ہوتے تہے عہد ظلمت یعنی عہد وسطی
مین ممالک یورپ مین بھی اسطرح کے مقدمے اکثر ہوا کرتے تہے۔ اسکے علاوہ ملک عرب مین
سخاوت فی نفسہ ایک صفت قابل اعتبار اور اعزاز تہا۔ چنانچہ حاتم طائی جسے ہندوستان
مین بہی جاہل سے لیکر عالم تک سب جانتے ہین۔ قبیلہ بنی طے کا ایک سردار تہا اور اسپر
کیا موقوف ہے کل امیر اوسی شغلکو کرتے تہے جسکی شہرت اوس قسم کی اولوالعزمی سے
ہوتی تہی اور شہرت وہی پاتا تہا جو سخی اور مہمان نواز ہوتا تہا۔ یہہ
حاتم خود بھی فصیح شاعر تہا دیوان اسکا عرب و فارس مین مشہور ہے
القصہ شاعری عرب کی تین طبقونمین منقسم ہے

پہلا طبقہ مہلہل بن ربیعہ - امرء القیس - عنترہ - ابن کلثوم

* نام اسکا عدی اور ربیعہ تغلبی کا بیٹا تہا یہہ اپنے بہائی کلیب ابن ربیعہ کے خون لینے کو بکر سے چالیس سال کے عرصہ تک لڑتا رہا۔

فقط ۰ ۹ - اشعار آجتک بہی موجود ہین جاننے والے جانتے ہین کہ عربی کی نظم کی زبان کا رستہ نثر کی زبان سے بالکل جدا ہے - یہہ امتیاز مُہَلہِل نے پیدا کیا چنانچہ شعراے جاہلیت کے اشعار سے یہ وقیقے کہلتے ہین شعراے مذہبیہ اور اکثر اسوقت کے شاعر معزز اور ذی اعتبار لوگ تہے چنانچہ شنفری ازدی مشرک سموئل یہودی تہا - امرء القیس کہ اوسکو مَلِکُ الضِّلِیل بہی کہتے تہے ۵۹۵ھ کے پس و پیش مین دو شاعر فصیح تہے کہ دونون کا نام مُرَقِّش تہا نابغہ ذبیانی کہ مشرک تہا ۶۱۵ھ مین دُرَید ابن صِمّہ جشمی ۶۳۰ھ مین - حاتم ۶۲۰ھ مین عقبہ کے پس و پیش مین تہے - نجد کے خود سر قبیلون مین جو آے دن لڑائیان ہوتی تہین یہہ لوگ ان معرکون مین جان بازیون کے ساتہہ ایسی شعر خوانیان کر گئے کہ گویا اُس عہد کی آزادی اور خودسری کی تصویرین ان پرانی ویرانون کے نقشے آج تک کہچے ہوے ہین -

عنترہ کے باب مین اتنا اور بہی لکہنا ضرور ہے کہ اسلام سے پہلے عرب کی زبان کیسی تہی تو اُسکے اشعار کو پڑہ لو - اور اوس ملک کی صورت اور چال ڈہال دیکہنی ہو تو اوسکے کلام کو دیکہو کہ وہی حالت برستی ہے - چمڑے کے خیمے اور شتر کے پاون کے نیچے ریتی کے فرش پہ سیکڑون بدوون کو لیکر بیٹہ جاتا تہا - اور جس عالم مین جا پڑتا تہا سما باندہ دیتا تہا عنترہ نے جو ایک قصیدہ لکہا اسنے نہایت شہرت پائی

+۱ - ان شاعرون کے مختصر حالات تکملہ نمبر۱ مین مندرج ہین -
+۲ - یہہ عادیا بن حبا کا بیٹا اور وفا مین ضرب المثل تہا -

پہلا مرقش اکبر عمرو بن سعد تہا - دوسرا مرقش اصغر ربیعہ ابن حرملہ تہا -
+۳ - اسکا نام زیاد ابن معاویہ تہا ۴ ابن معاویہ ابن شداد عبسے غلام اور شجاع تہا -

کے عہد مین اصمعی نے اسی جمع کیا اور ماموں کے عہد مین یوسف بن اسمٰعیل
نے اوسکی تکمیل کی۔ کسی شخص نے ایک حبشن عورت گھر مین ڈال
لی تہی۔ اس سے عنترہ پیدا ہوا۔ باپ تو اس سے بکریان ہی چروا تا تہا مگر
اپنی زبان کی فصاحت اور ہاتھ پانو کی قوت اور دل کی شجاعت سے
اسنے وہ بات بنی عبس مین حاصل کی کہ عبلہ + ایک خاندان نامی کی عورت
سے شادی ہوئی اور خود صاحب خاندان ہو گیا۔ اسکی کلام کو پڑہ کر معلوم
ہوتا ہے کہ زبان عرب ہر رنگ کے مطالب کو جون کا تون ادا کر دیتی
ہے۔ اور ہر قسم کے مطالب کے لئے الفاظ موجود ہین۔ جسطرح کہ
الف لیلہ کے دیکہنے سے اوسوقت کے امرا کی نفاست اہل شہر کی
نزاکت گہرون کی سجاوٹ معلوم ہوتے ہین۔ اسیطرح عنترہ کا کلام بدو
خانہ بدوشون کے گہرون کے کہنڈرے۔ چال ڈہال کے ڈہنگ۔ مار دہاڑ
کے ہتکہنڈے آئینہ کی طرح دکہاتا ہے۔

غرض ان بے قید اور بے باک قبیلو نمین جو معرکے اور کشت و خون ہوئے
مثلاً ۵۰۰ سنہ ۲ مین بادشاہ یمن کی حملہ آور فوج کو توڑا۔ قبیلہ کندہ کی شاہزادیان
کی فتحین۔ ساون کی فتحیابیان ربیعہ اور کلیب کی ۔۔۔ سے میدان داریات
۴۹۲ء مین پہر حرب بسوس جسکی حقیقت یہ ہے کہ بسوس بنت
منقذ جساس بن مرہ کی خالہ یا اوسکی خالہ کی کوئی ہمسائی تہی اوسکے گہر
مین سعد جرمی ایک شخص مہمان اوترا اوسکی اونٹنی سراب نامی کلیب
وائل کی رکہ مین چلیگئی اور وہان جاکر چرنے لگی دوسرے دن جو کلیب نے

+ اسکی کنیت ام الہیثم تہی اور مخرم بیٹے مالک کی بیٹی تہی۔

اوسکو دیکہا تو اوسکی چراگاہ مین (یعنے شیروان مین) تیر مارا چنانچہ خون اور
دودہ کی دو دہارین اوس سے جاری ہوئین اور وہ اونٹنی بسوس کے
گہر کی طرف بہاگی آئی بسوس نے شور مچایا جساس بن مرہ نے اوسکو
چپکا کیا اور تسلی دی دوسرے یا تیسرے دن جساس بن مرہ نے کلیب کو
نیزہ سے قتل کیا اسپر لڑائی بکر و تغلب مین قایم ہوئی جو کہ عرصہ تک قایم رہی
چنانچہ ۴۹۴ء سے ۵۳۴ء یعنے ۴۰ برس تک جاری رہی اور ستر ہزار
آدمی مارا گیا - اسیطرح ۵۶۸ء مین **داحس**‡ نام ایک گہوڑے کی
گہڑدوڑ مین جبکہ گہوڑا آگے بڑہا چاہتا تہا ایک شخص نے بڑہ کر اوسی
بدکا دیا اسی بات پر لڑائی ہو گئی - قبیلے کے قبیلے کٹ گئے - ہزارون
آدمیون کے کہیت پڑے ۶۰۸ء تک برابر ۴۰ برس لڑائی جاری
رہی اور قبیلے در قبیلے پہلتے گئے یہانتک کہ ۶۳۱ء مین جب انمین سے
بعض قبیلے اسلام لائے تو حرب داحس ختم ہوئی +

یہہ پرانے پرانے شعر گویا ان جنگل صحراؤن کے نقشے اور اون صحرا نشین
جنگلیون کے بلکہ انکے کاروبار کے پتلے کہڑے ہین - جو کہ آجتک اوسوقت
کی آزادی اور بے قیدی کا آینہ دکہا رہے ہین - ان حالتون مین انکی قومی
استقلال کو دیکہنا چاہیئے کہ اگر ایک قبیلہ کا قبیلہ کٹ گیا اور فقط چند
عورتین باقی رہگئین تو اونہون نے کسی بات کا عہد کر لیا - مثلاً کنگہی کرنی یا سر
یا بہوون پہ وسمہ لگانا چہوڑ دیا - قبیلے قبیلے مین پہرین لوگونکو جمع کرکے

+ اسی قسم کے واقعات کے سبب سے اس زمانہ کو ایام الجاہلیہ کہتے ہین -

‡ یہہ گہوڑا زہیر عبسے کی بیٹی قیس کا تہا اور یہہ لڑائی بنی عبس و ذبیان مین واقع ہوئی تہی

سوتین اور جب اپنا سا حال دشمن کا کرلیا تب وہ آن ٹوٹی

عجب تحریر یہہ ہے کہ ان مقاتلون اور مجادلونکے بعد آپسمین فیاضی اور دریادلی کے بہی مباحثے ہوتے تہے اور اوسکو مُنافَرَہ یعنی خاندانی عزت کا مباحثہ کہتے تہے ایک دفعہ علقمہ بن علاثہ اور عامر بن طفیل مین جو دونون عامری تہے جہگڑا ہوا تہا کہ کون شخص قبیلہ کا امیر ہو چنانچہ آخر کار ہرم بن قطبہ کو دونونے حکم مقرر کیا اسنے اول طرفین سے عہد قبولیت کا لیا اور پہر کہا کہ برس دن کے بعد دونون کا حال دیکہکر حکم لگاؤنگا۔ اس عرصہ مین طرفین سے خوب خوب فیاضیان اور ہمتین دکہائی گئین جب برس دن گزرا تو اُسنے کہا کہ حقیقت مین تم دونون امارت کے قابل ہو۔ چنانچہ دونون ایک ہی قبیلہ کے امیر ہوئے اور آپسمین اسطرح صلح صفائی رہی کہ کبہی بگاڑ نہوا۔ اسطرح کے مقدمے بڑی بڑی عظمت اور شان وشوکت سے طے ہوتے تہے عہد ظلمت یعنی عہد وسطی مین ممالک یورپ مین بہی اسطرح کے مقدمے اکثر ہوا کرتے تہے۔ اسکے علاوہ ملک عرب مین سخاوت فی نفسہ ایک صفت قابل اعتبار اور اعزاز تہا۔ چنانچہ حاتم طائی جسی ہندوستان مین ہی جاہل سے لیکر عالم تک سب جانتے ہین۔ قبیلہ بنی طے کا ایک امیر تہا اور اسی کیا موقوف ہے [illegible] ان امیر اوسی شغل کو کرتے تہے جسکی شہرت اوس قسم کی اعلی الغرض ہوتی تہی اور شہرت [illegible] پاتا تہا جو سخی اور مہمان نواز ہوتا تہا۔ یہہ [illegible] فصیح شاعر تہا دیوان اسکا عرب وفارس مین مشہور ہے

القصہ شاعری عرب کی تین طبقوںمین منقسم ہے

پہلا طبقہ مہلہل بن ربیعہ۔ امرء القیس۔ عنترہ۔ ابن کلثوم

زہیر - علقمہ بن عبدہ - طرفہ بن العبد وغیرہ

دوسرا طبقہ عہد اسلام کا - اول تو شاعری مذہب کے بموجب منع ہوگئی تو بھی شاعرون کی زبان کب بند ہوتی تھی - حمد نعت مختلف قسم کی اشعار ہوتے رہے - مگر وہ آزادی کلامون کی جاتی رہی اور طبیعتین رک گئین چنانچہ حسان بن ثابت - عمر بن ربیعہ - جریر - فرزدق - نصیب - غیلان* کہ ابتدا مین انکی کلام کی طرز ایک خاص طور پر تھی جب ور بدلا تو وقت کے انقلاب نے انکی طرز کلام کو بھی بدلا

تیسرے طبقہ مین کچھ امویۃ اور پھر عباسیۃ کا عہد آگیا - اِنکے عالیشان درباروں کی قدردانیون سے شاعرون کے دل بڑھ گئے دوسرے طبقہ کا خاتمہ اور تیسرے کی ابتدا ذوالرمہ سے سمجھنی چاہیے کثیر - جریر - ابی نواس - بحتری - ابوتمام وغیرہ شعراے فصیح و بلیغ ہوئے - مگر اصل زبان کا لطف جب ہی تک تھا کہ اپنے وطن کے جنگلون اور پہاڑون کی تشبیہین اپنے اونٹون اور بکریون کے مضامین باندھ کر دلی اور اصلی مطلب ظاہر کرتے تھے - پھر کلام مین تکلف اور آورد اور مضامین مین عشق کی بہار آگئی - اصلیت مطالب کے حسن کو اشعارون کی رنگینی اور الفاظ کی خوشنمائی پر قربان کر دیا - توشیح اور ترصیع وغیرہ فضول صنعتین اسکے ساتھ لگائین - خلفا اور سلاطین اور امرا کی تعریفون مین کہ اکثر انہین سے ترک تھے و سوم ذمام کے قصیدے کہکر انکے دل خوش کرتے تھے اور انعام لیتے تھے - دو سو برس تک بھی دربار اور جلسے تھے آخر مبالغون کے بوجھ نے اصلی زبان کو دبا کر ایسا ضعیف کیا کہ اگر آج اونکی طرز مین کسی

* غیلان دو شاعرونکا نام ہے ایک غیلان بن سلمے الثقفی طایف کا رہنے والا تقریباً سنہ ۲۳ ہجری مین فوت ہوا - اور دوسرا غیلان بن عقبہ جسکا لقب ذوالرمہ ہے سنہ ۱۱۷ مین راہی ملک بقا ہوا - جو دوسرے طبقہ مین درج ہے وہ پہلا ہے اور جو اخیر مین ہے وہ ثانی ہے

واقعی معاملہ کو بیان کرنا چاہین تو بات کی اصلیت کا ادا ہونا ممکن نہین
فایدہ ہر شی کا عام خلق اللہ کی راے اور ضروریات کے بموجب ترقی کرنا
اوسمین قدرتی حسن اور طبعی خوبی پیدا کرتا ہے۔ جب اوسی خاص اشخاص کی
منظور نظر کرنا چاہو تو اسمین شک نہین کہ خاص خاص قیدین اوسمین ضرور لگجاتی
ہین خصوصاً بادشاہون کی پسند کہ اسمین تکلفات اور ظاہری آرایش لازم
پڑی ہوئی ہے۔ لوگ انعامون کے لالچ سے فقط انکی نگاہ کو دیکھتے رہتے ہین
اور پھر رفتہ رفتہ دربار کا رواج پھیلکہ سب اوسیکو پسند کرنے لگتے ہین مگر قدرتی
حسن اور اصلی خوبی اسکی برباد ہوجاتی ہے۔ گلاب کے پھول کی لطافت اور زنگت
اور خوشنمائی محتاج بیان نہین مگر جو کچھ قدرتی ہے۔ اگر کوئی مصور اپنی
دستکاری صرف کرے تو نقش ونگار ضرور ہونگے مگر اس سادگی کے حسن
مین جو عالم ہے وہ اوسمین نہوگا۔ بلکہ اصلی خوبی بھی خاک مین ملجائیگی

عربستان کی تاریخ بہ ترتیب سنین عیسوی و ہجری

محمد مصطفیٰ قریش کے قبیلے سے **مکہ**+ مین پیدا ہوئے اور ۵۷۱ سنہ
سنہ ۵۹۴ مین ۲۵ برس کے سن مین بی بی خدیجہ سے شادی کی۔
چالیس برس کی عمر مین پیغمبری کا دعوی کیا۔ پہلے جن لوگون نے اسلام
قبول کیا انمین سے (اول) خدیجہ انکی بی بی (دوسرے) انکے چچیرے بھائی علی ۶۰۹ سنہ
(تیسرے) انکے اصحاب مین سے حضرت ابوبکر اور انکا غلام زید تھا۔ ابوبکر ۱۳ قبل ہجرت

+ مکہ کو عہد قدیم مین بباسس کہتے تھے۔

روضۂ منورہ محمد مصطفیٰؐ

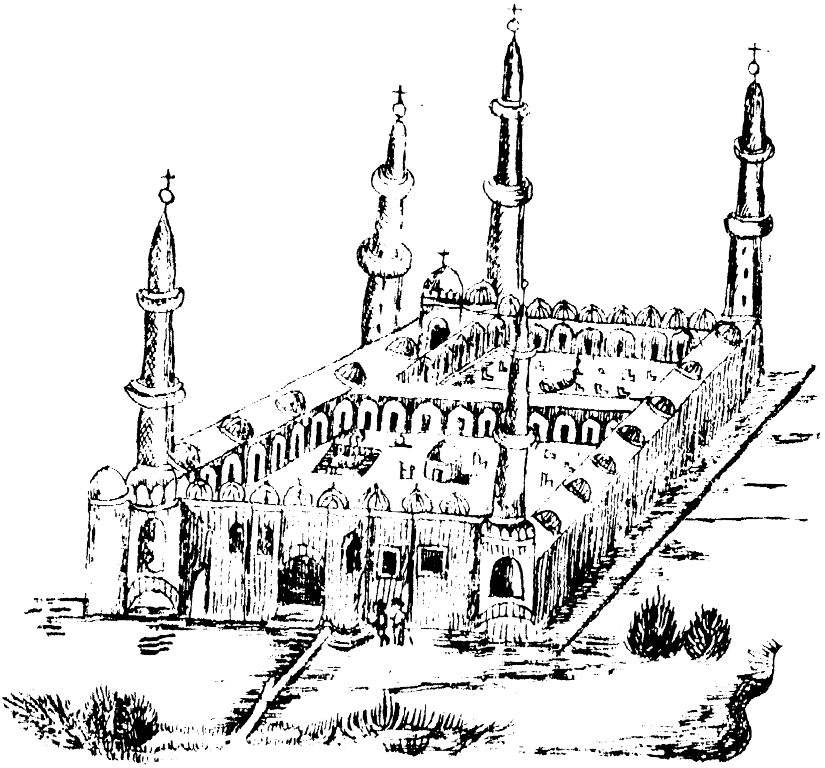

شہر مدینہ

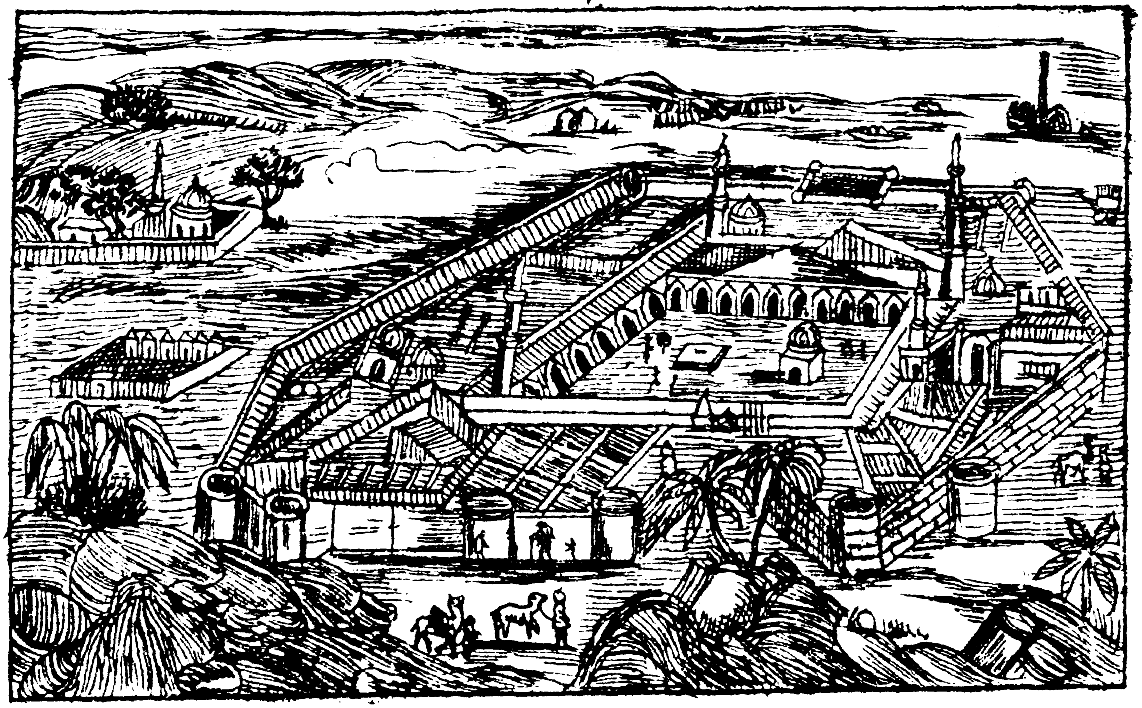

انکی بی بی عائشہؓ کے باپ بھی تھے - بعد انکے وہ شریف خاندانی مکہ کے
اور بھی اسلام لاکر اونکے ساتھہ شامل ہوئے تین برس تک پوشیدہ ہدایت
کرتے رہے - مگر سنہ ٦١١ء مین ایک ضیافت عامہ مین اظہار پیغمبری سنہ ٦١١ء
کیا اور آیات قرآنی شروع ہوئین - قریش کے لوگون نے انکی قتل کی تجویز
کی اسواسطے ١٥ جولائی سنہ ٦٢٢ء جمعہ کے دن مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ
کو چلے گئے - اسیدن سے تاریخ اسلامی یعنے سنہ ہجری شروع ہوتا
ہے - کیونکہ مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ مین آئے سنہ ٦٢٣ء ٢ھ مین قریش سنہ ٦٢٣ء سنہ ٢ھ
سے جہاد شروع کیا - چنانچہ پہلے ہی بدر کی گہاٹی مین ایک گروہ پر حملہ
کیا اور فتحیاب ہوئے - اسپر قریش کے لوگون نے صلح کرلی اور اہل اسلام
کو مکہ مین جانیکی اور کعبہ مین حج وغیرہ عبادات کی اجازت ہوگئی
یہہ جانفشانی اونکی دیکہکر سب لوگونکے دلونمین انکی طرف جوشش التفات
پیدا ہوا - اگرچہ بہت سے جنگ کئے جنمین خود بھی شامل ہوئے اور لشکر
بھی بہیجے - مگر مشہور اونمین سے خاص خاص لڑائیان ہین چنانچہ سنہ ٦٢٥ء ٣ھ سنہ ٦٢٥ء سنہ ٣
مین جنگ اُحد کی لڑائی فتح ہوکر شکست کی صورت ہوگئی اور اسمین انکے
چچا حمزہؓ شہید ہوئے
سنہ ٦٢٧ء ٥ھ جنگ خندق فتح ہوئی اور عمرو بن عبدود جو ✝✝ سنہ ٥
اہل عرب ہزار بہادرون کے برابر گنتے تھے انکی بہائی علی کے ہاتھہ سے مارا گیا

✝ پہلے اس شہر کا نام یثرب تہا عربی مین مدینہ شہر کو کہتے تھے - اونکے وہان آنے
سے مدینۃ النبی اوسکا خطاب ہوا اور پھر مدینہ مشہور ہوگیا -
✝✝ عمرو بن عبدود قریشی تہا اور ود اوس بت کا نام تہا جسکے صورت آدمی جیسی تہی

سنہ ۶۲۸ — سنہ ۶۲۸ء میں بنی مصطلق کی لڑائی فتح ہوئی — سنہ ۶

سنہ ۶۲۹ — سنہ ۶۲۹ء میں خیبر کی لڑائی فتح ہوئی۔ اور مرحب یہودی جو بڑا بہادر — سنہ ۷
اہل عرب میں مشہور تھا اسے حضرت علی نے مارا۔

سنہ ۶۳۰ — سنہ ۶۳۰ء میں بمقام موتہ روم کی فوج کے ساتھہ لڑائی میں انکے بھائی — سنہ ۸
جعفر ابن ابی طالب شہید ہوئے۔ اسی سنہ میں حاتم طائی
جسکی سخاوت عالم میں مشہور ہے بقضاے الٰہی مرگیا۔

سنہ ۶۳۰ — سنہ ۶۳۰ ہی میں مکہ کو محاصرہ کرکے فتح کیا اور کعبہ میں جو بت رکھے — سنہ ۸
ہوئے تھے اونہیں برباد کردیا۔

سنہ ۶۳۱ — سنہ ۶۳۱ء میں خبر پائی کہ شاہ روم نے مدینہ پر فوج کشی کی ہے — سنہ ۹
اسلیے اودہر سے بہت سا سامان کرکے اور لشکر آراستہ کرکے چلے مگر
منزل تبوک میں معلوم ہوا کہ یہہ خبر غلط ہے اسلیے واپس آئے۔ اور
اس غزوہ یعنے فوج کشی کا نام غزوہ تبوک مشہور ہوا ٭

سنہ ۶۳۱ — سنہ ۶۳۱ء میں تمام عربستان مغلوب ہوا اور بہت لوگ انپر ایمان لائے — سنہ ۱۰
اور یمن فتح ہوا۔

سنہ ۶۳۲ — سنہ ۶۳۲ء میں ۶۳ برس کی عمر میں بقضاے الٰہی فوت ہوئے — سنہ ۱۱

سنہ ۶۳۲ — سنہ ۶۳۲ء سے سنہ ۶۶۱ء تک چار خلیفہ جو کہ انکے اصحاب اور انکے — سنہ ۱۱
مذہب کے مؤید اور مروج تھے حکمران رہے اور دار الخلافہ انکا
مدینہ تھا ٭

چار خلفا کی خلافت کا بیان

جو کہ جماعت موجودہ کے اجماع اور کثرت رای صحابہ سے خلیفہ ہوئے

حضرت ابوبکر۔ محمد صلعم کے خسر تھے قبیلہ انکا بنی تیم بن مرہ تہا

سنہ ۱۱ھ سنہ ۶۳۲ع مین خلیفہ ہوئے۔ قرآن کی آیتین چمڑون پر اور پتون پر متفرق لکھی ہوئی تہین یا لوگون کو حفظ تہین سب ایک جگہ جمع کرکے لکھی گئین۔ حضرت عمر کے عہد مین اسکی اور تکمیل ہوئی۔ پھر حضرت عثمان کیوقت مین کامل ترتیب و تکمیل ہوئی اور اسی کے بموجب ابتک تمام عالم مین رایج ہے سنہ ۶۳۲ع

سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمیہ نے انکے پہلے سنہ خلافت مین پیغمبری کا دعوی کیا۔ اور بنی تمیم اور تغلب اسکی ننہیال کے قبیلہ کے لوگ تابع ہوگئے۔ اُن ہی دنون مین مسیلمہ کذاب نے بھی دعوے نبوت کا کیا اور اون دونو مین اسطرحکا ارتباط ہوا کہ لوگ انسے بد اعتقاد ہوگئے

حضرت ابوبکر نے مسیلمہ پر فوج کشی کی اور مسیلمہ مارا گیا +

یہہ خلیفہ بہت رحم دل تھے۔ انکے عہد مین فارس پر فوج کشی ہوئی اور

سنہ ۱۳ھ شام پر بھی لشکر گیا سنہ ۶۳۴ع مین دنقوس کے سر لشکر کو گرفتار کیا اول سنہ ۶۳۴ع

اول بیت المال پر داروغہ انہون نے مقرر کیا اور قرآن کو مصحف

سنہ ۱۳ھ کیا۔ ۶۳ برس کی عمر مین ۲ برس کی خلافت کے بعد سنہ ۱۳ھ سنہ ۶۳۴ع مین سنہ ۶۳۴ع

فوت ہوئے

+ انکا نام عبد اللہ تہا اور ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کے بیٹے تھے اور یہان نسب انکی انحضرت سے ملجاتی ہے

حضرت عمر قبیلہ بنی عدی سے تھے - اور یہہ بھی پیغمبر صاحب
۱۳ھ کے خسر تھے سنہ ۱۳ھ میں خلیفہ ہوئے ایام الجاہلیہ میں جب قریش سنہ ۶۳۴
کے قبیلوں میں کوئی جھگڑا ہوتا تو یہہ سفیر ہو کر جایا کرتے تھے اور اکثر مناظرہ
۱۴ھ کے جلسوں میں بھی یہی پیش ہوتے تھے - انکے عہد خلافت میں سنہ ۱۴ھ سنہ ۶۳۵
میں ملک شام - بعلبک - حمص فتح ہوا - اور شاہ ہرقل انطاکیہ
سے قسطنطنیہ یعنی دار الخلافہ روم کو بھاگ گیا
۱۵ھ سنہ ۱۵ھ میں بیت المقدس اور ادھر کے اکثر اضلاع فتح ہوئی - اور وہاں سنہ ۶۳۶
ایک عالیشان مسجد بنائی - وہ اصلی مقام ہے جہاں حضرت سلیمان
کی تعمیر تھی - اسلام نے فارس کا رخ کیا (اہل ایران نے اسوقت یزدجرد کو اپنا بادشاہ
بنایا تھا) اکاسرہ کی سلطنت کو توڑ دیا - بڑے بڑے شہر ایران
کے مثل حلب - انطاکیہ - تبریز وغیرہ فتح ہوئے مدائن کہ دار الخلافہ
کسریٰ تھا اوسکا محاصرہ ہوا اور دوسرے حملہ میں فتح ہوا - مال بے تعداد لوٹ
میں آیا اور نوشیروان کسریٰ کا تخت برباد ہوا - اور کتبخانہ وہاں کا بھی آگ اور پانی کے
حوالہ ہوا - بعض کا قول ہے کہ اسکندریہ میں بھی یہی حال ہوا تھا - اور چونکہ
اوسوقت سب سے زیادہ پاس کا رستہ ایران اور ہندوستان کا ابلہ کی طرف
۱۶ھ سے تھا اسلئے دریائی شط العرب کے کنارے سنہ ۱۶ھ میں سنہ ۶۳۷
بصرہ آباد کیا کہ سندھ اور فارس کا رستہ اہل اسلام کے قبضہ میں رہے
یہاں سے فارس - ہند اور روم کی سوداگری ابتک جاری ہے
۱۷ھ سنہ ۱۷ھ میں اہواز فتح ہوا - شام - فارس - مصر کی مہمیں قریب فتح سنہ ۶۳۸

عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب ابن لوی یہاں انکی
نسب آنحضرت سے وصل ہوتی ہے ۱۲

کے پہونچین۔

۶۴۲ سنہ ۲۲ھ مین آذربیجان اور ہرات اور جرجان وغیرہ فتح ہوے نہاوند پر سخت لڑائی ہوئی یزدجرد شکست کہا کر بلخ مین آیا اور جیحون اوتر کر ترکستان کو بہاگ گیا۔ اس فتح کا اہل اسلام نے فتح الفتوح نام رکہا جس سے اضلاع مین بنیاد دریا اسلام کی پختہ ہوگئی۔ ہندوستان کی جانب سے مکران کے کوہستان تک فوج اسلام پہونچی۔ اور دیبل پر آکر ایک لڑائی ہوئی۔ مگر لشکر اسلام واپس گیا۔ ابو موسی اشعری نے فارس سے یہی صلاح دار الخلافہ کو لکہی کہ سندہ کا قصد نکرنا چاہیئے۔ بہت سے ہاتہی بہی لوٹ مین آئے تھے۔ حکم آیا کہ یہہ جانور اس ملک مین کارآمد نہین اوس ملک کے لوگ اگر لیوین تو اونکے ہاتہہ بیچڈالو اور روپیہ اوسکا فوج کو تقسیم کردو۔ ان خلیفہ کے اوضاع واطوار بیحد سادے تھے اور بہت بہادر اور عابد زاہد تھے۔ پہلے ان ہی نے امیر المومنین کا خطاب اختیار کیا ۶۳۸ سنہ ۱۷ھ مین حضرت علی کی صلاح سے سنہ ہجری جاری کیا اور دیوان و دفتر قرار دیا۔ اور سپاہ و تنبیہ کے واسطے تازیانہ مقرر کیا۔ رات کے لئے چوکیدار و عسس مقرر کئے اول انہون نے مصر سے بحر احمر کی راہ رسد بہیجی۔ اور گہوڑون پر زکوۃ مقرر کی۔

ٓ ملا دمکران یہہ علاقہ سکارپور کی راہ سی فارس کے رستہ مین تاہر گھیا کرمان اور زرہ سندہ کے درمیان ہے۔ اور اسمین ایک دریا ہی بہتا ہے۔ سندہ کا بادشاہ اوسوقت زنبیل کہلاتا تہا جیسے روم اور چین کا قیصر اور فغفور ۱۲

+ سعد بن وقاص سپہ سالار خلیفہ عمر کے اور یزدجرد شاہ فارس کے مابین مقام قادسیہ اور شاونبہ لڑائی ہوئی جسمین فارسی مغلوب ہوے اور اسلام منتقل ہوگیا اس لڑائی مین فارسیونکا لشکر ڈیڑہ لاکہ سے زیادہ تہا ۱۲

مین قاضی بہیجے اور کوفہ ۔ بصرہ ۔ الجزیرہ ۔ شام ۔ مصر ۔ موصل
کو شہر اعظم قرار دیا رمضان کے مہینے مین مسجدونمین قندیلین جلائین
اور جن لوگون کے گہر بار نہون اونکے لئے ذخیرہ بنائی کہ اُنمین آٹا ۔ ستّو
وغیرہ رکہا رہتا تہا ۔ اور مکّہ اور مدینہ کے رستہ مین اُس قسم کے مقام
مقرر کئے ۔ مسجد نبوی کو وسیع کیا ۔ یہودیون کو حجاز اور شام سی نکال دیا
اور کعبہ مین مقام ابراہیم اسکی قدیمی جگہ پہ مقرر کیا ۔ عمر انکی ۵۵ برس
۲۳ تہی کہ ۱۰ ½ برس کی خلافت کے بعد ۲۳ھ (۶۴۴) مین شہید ہوئے سنہ ۶۴۴
۲۳ **حضرت عثمان** ۲۳ھ (۶۴۴) مین مسند خلافت پہ بیٹھے بنی امیہ سنہ ۶۴۴
کے خاندان مین سے تہے اور محمد مصطفی کے داماد تہے ۔ بہت سا حصہ روم
کا ۔ اور شمالی افریقہ کے بہت سے ملک اور جزیرہ قبرس اور اندلس وغیرہ
فتح ہوئے ۔ فارس مین بہی بعض اضلاع خراسان ۔ اصطخر ۔ طبرستان
۳۰ کرمان سجستان وغیرہ فتح کئے ۔ انہون نے ۲۹ھ (۶۴۹) مین قرآن کے سنہ ۶۴۹
نسخے جمع کرکے دوبارہ ترتیب کیا اور وہی آجتک جاری ہے ۔ اسی سال
مین فارس سے آگے بڑہے ۔ اردگنج وغیرہ بالکل فتح ہوا اور یزدجرد بادشاہ
فارس مرگیا ۳۱ھ (۶۵۱) مین نیشاپور ۔ اصطخر ۔ خراسان ۔ ہرات
سیستان ۔ قہستان ۔ مرو ۔ طالیقان وغیرہ فتح ہوا
۲۶ ۲۶ھ (۶۴۷) مین انہون نے مسجد مدینہ کے گردپیش کی زمین خریدکر اوسی وسیع کیا سنہ ۶۴۷
سندھ وہند پر فوج کشی کرنے کو پہلے بطور سفیر کے ابن جبلہ نام ایک شخص
کو بہیجا ۔ مگر وہ خدا جانے کس رستہ آیا اور کن ملکون مین پہرا کہ اسنے ملک

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اسجگہ سے آنحضرت سے
ملتے ہین اور انکو بباعث نکاح کرنے دو بیٹیون آنحضرت کے ذوالنورین بہی کہتے ہین ۱۲

کی ویرانی سرزمین کی خرابی اور ناپیداواری اہل ملک کی بے وفائی
اور غداری اس طرح بیان کی کہ فوج کشی کا ارادہ بالکل موقوف رہا
مَرْوَانْ انکا وزیر تہا۔

سنہ ۶۵۶ ع سنہ ۳۵ھ مین لوگ اسنے ناراض ہوے اور انہین شہید کرادیا۔ یہہ خلیفہ صاحب
علم تہے اور اپنے دوستونکے باب مین بہت فیاض تہے۔ اول پولیس کے
طور پر سپاہی انہون ہی نے مقرر کئے۔ مگر ہر کام مین نرم دلی اور خوف
سنہ ۶۵۶ ع کرتے تہے۔ عمر ۸۲ برس اور خلافت سنہ ۳۵ھ تک ۱۲ برس رہی

سنہ ۶۵۶ ع **حضرت علیؓ** سنہ ۳۵ھ مین مسند خلافت پر بیٹھے بنی ہاشم
کے خاندان سے تہے۔ اور رشتہ مین محمد مصطفےٰؐ کے چچیرے بہائی اور داماد بہی تہے
کل خلفا مین یہہ اور انکے دو بیٹے ایسے خلیفہ ہوئے کہ جنکے مان اور باپ
دونون ہاشمی تہے۔ حضرت علیؓ کی خلافت مین سب سے بڑی مشکل یہہ پیش
آئی کہ خانۂ اسلام ہی مین نزاع واقع ہوگئی۔ پہلے ہی برس مین بی بی عائشہؓ
نے جو کہ محمد مصطفےٰؐ کی بی بی اور حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی تہین۔ فوج کشی کرکے
ہنگامہ قتال کو گرم کیا۔ پھر امیر معاویہؓ نے جو کہ امیہ کے خاندان سے
تہے نشان خلافت بلند کیا۔ بہت سی خونریز لڑائیان ہوکر معاویہ
سنہ ۴۱ھ سنہ ۶۶۱ ع کی کامیابی پر مہمون کا خاتمہ ہوا۔

سنہ ۴۰ھ مین حضرت علیؓ نے صلح منظور کرلی اور خانہ نشین ہوکر سنہ ۶۶۱ ع
مین کوفہ کی مسجد مین شہید ہوئے۔ انکے عہد مین بہی نادش کا لشکر مُکران
اور بَھرَج اور کُوہ پایہ سے ہوکر کیکان کے پہاڑ تک آیا۔ مگر اہل اسلام

* علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب یہانسے انکی نسب آنحضرت سے ملتی ہے

اٹھ کر پھر ٹھکرائے مین جا پڑے ۔ یہہ خلیفہ شجاعت اور ہمت اور فیاضی اور صاف دلی کے لئے ایک آئینہ تھے ۔ عمر ۴۶ برس کی اور خلافت ۵ برس کی رہی

اُمویہ کے خاندان کی خلافت

یہان سے اُمویہ کی خلافت قایم ہوئی جسمین ۱۴ خلیفہ ہوئی اور ۹۱ برس حکومت رہی

۴۱ھ سے ۱۳۲ھ تک

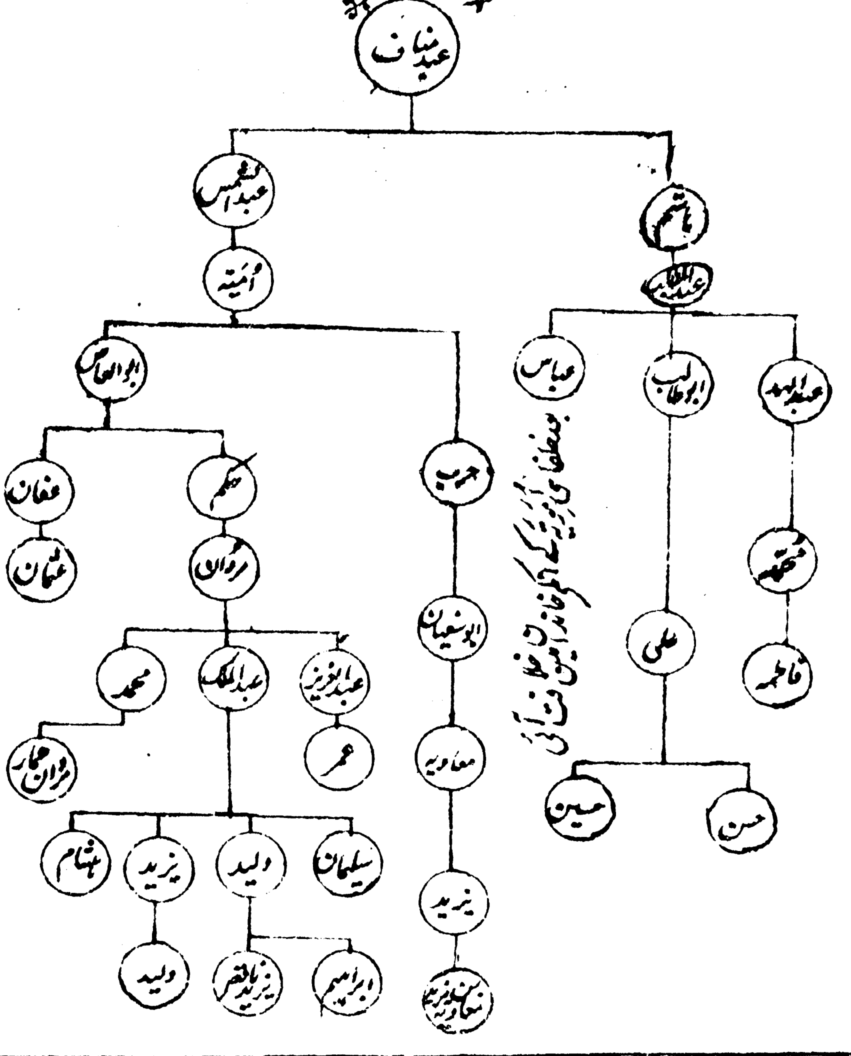

+ اسم المغیرہ وسمی عبد مناف لانہ شرف وعلا واناف علے اشراف العرب

∴ عبد مناف کا نام مغیرہ تہا اور اسکا شجرہ نسب اسطرح ہے ۔ مغیرہ بن قصے بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ آخ

حسن ؓ بڑے بیٹے حضرت علی کے اگرچہ کوفہ مین جانشین ہوئے مگر عربستان۔ شام۔ مصر کے لوگون کی رفاقت سے امیر معاویہ نے دمشق
کو جہان کہ وہ حاکم تھے دار الخلافہ بنایا سنہ ۶۶۲ ۴۲ھ مین پھر لڑائی کا سامان ہوا مگر حضرت سنہ ۶۶۲ء
حسن ؓ نے اہل کوفہ مین رفاقت کی بو نہ پائی۔ چھ مہینے کے بعد ناچار خلافت سے
دست بردار ہوکر حجاز کو چلے گئے اور آخر سنہ ۶۶۸ ۴۹ھ مین زہر سے شہید ہوئے سنہ ۶۶۹ء
حضرت علی کی شہادت کے بعد سنہ ۶۶۱ ۴۱ھ سے حضرت معاویہ کی خلافت شمار کیجاتی ہے

معاویہ بن ابی سفیان

سنہ ۶۶۱ ۴۱ھ مین اسطرح خلیفہ ہوئے کہ کوئی مخالف انکی خلافت کا نرہا۔ حضرت عثمان بھی امیہ کے خاندان مین سے تھے مگر سلسلہ سنہ ۶۶۱ء
خلافت امویہ کا یہین سے شروع ہوتا ہے۔ انہون نے دار الخلافہ کو
دمشق سے شام مین منتقل کیا۔ ہرچند حضرت علی کو زیادہ تر کوفہ مین
رہنا ہوا تھا مگر اسوقت سے گویا مدینہ مین سے خلافت نکل گئے انکے
شروع خلافت مین ایک فساد خوارج کا ہوا اور ایک بلوہ بصرہ مین ہوا مگر اس
صاحب تدبیر نے اسے نہایت سختی سے روکا ساتھ اسکے روم اور یونان کو
بھی تسخیر کرنا چاہا چنانچہ سنہ ۶۶۷ ۴۸ھ مین انکا بیٹا یزید لشکر لیکر گیا۔ سنہ ۶۶۷ء
اور تھوڑی تھوڑی مقابلے جو رستہ مین آئے اونہین ہٹاتا ہوا تمام کوچک ایشیا کو
طے کرکے ہلسپونٹ یعنی نہر قسطنطنیہ اوتر کر اِستنبول کو جا گھیرا مگر ہٹنا پڑا پھر سالہا سال کے حملے
ہوئے اور آخر سنہ ۶۶۹ ۴۹ھ مین لشکر ناکام پھرا ان حملون مین آتش یونانی بہی کام مین آئی ؀ سنہ ۶۶۹ء

؀ آتش یونان ترجمہ گریک فائر کا ہے وہ ایک قسم کی بارود تھی کہ پانی سے بجھتی نہ تھی بلکہ اور زیادہ ہوتی۔ عربی اور فارسی کی تاریخون مین جو لکھا ہے کہ نفط کے حقے بھر بھر کر مارے اور منجنیق کام مین آئے اوس سے یہی مراد ہے ؀

حقیقت مین اطراف یورپ کی نسبت اول عُبید اللہ انکا سردار خُراسان
مین اور پھر سَعیدؔ اُسکا قایم مقام آگے بڑہکر ماوراءُ النّہر مین بہت کامیاب
سنہ ۶۷۶ء ہوا۔ سنہ ۵۶ھ مین خَلکنا تُون بُخارا کی ملکہ خراج گزار ہوئی اور سمرقند سنہ ۵۶ھ
کا محاصرہ ہوکر صلح اسطرح ہوئی کہ فوج اسلام ۵ لاکھ ٹنکہ لے اور شہر مین سے
سنہ ۶۶۴ء ہوکر نکلجائے سنہ ۴۴ھ مین ایکطرف عَبدُ الرّحمٰن بِن سَمُرہ نے سنہ ۴۴ھ
کابُل فتح کیا۔ اور مُہلّبؔ نے نشان فتح آگے بڑہایا۔ اور دوسری
طرف سے اسی سال مین ۸ ہزار کی جمعیت سے ایک فوج سِندھ کی
طرف بھیجی کہ کیکانان تک لشکر آیا اور ایک سخت لڑائی کے بعد مکران کو
سٹ گیا۔ دو برس کے بعد اور لشکر سیوستان سے کوہِ قصراج کو آیا اور
نواحی بُودینک پہونچکر واپس گیا۔
سنہ ۶۷۸ء سنہ ۵۹ھ مین بادشاہ یونان سے صلح کرلی اور شرط ہوئی کہ ۳۰ من ۲۰ سیر سنہ ۵۹ھ
سونا سالانہ دیا کرینگے
انہون نے جسطرح اپنے حُسنِ انتظام اور درست تدبیر سے سلطنت کو جمایا اور
باہر پہیلایا اسیطرح اپنے خاندانی استقلال کا بھی بندوبست کیا تاکہ تقرر اُسکا لوگون
سنہ ۶۷۶ء کے اتفاق رای کا محتاج نہو کر سلسلہ میراث مین آجائے چنانچہ سنہ ۵۶ھ مین ۵۶ھ
یزید کے لئے جو حقیقت مین سنہ ۵۶ھ سے ولیعہد تہا اب سرداران سے بیعت لی۔ اور یہہ بات
قابل یاد داشت ہے کہ اسوقت تک مدینہ مین جو خلافت ہوئی صحابہ کے
اتفاق رای سے ہوئی انہون نے اس دستور کو موقوف کیا۔ مگر غالباً مکہ
اور مدینہ کے شہر فاکو بھی بنی فاطمہ کی معزولی کے ساتھہ اپنی بے اختیاری

پسند آئی ہوگی۔ چنانچہ عہد یزید مین اسکا ظہور زیادہ تر ہوا۔

اہل تاریخ نے اکثر باتین انکی اولیات مین لکھی ہین چنانچہ اول انہین سے تقرر ولیعہدیان ہے۔ قاصدون کی ڈاک انہون نے بٹھائی۔ خواجہ سرا خدمتگاری مین رکھے چونکہ انکی ایک تحریر مین کسی نے جعل کرکے ایک لاکھ درہم کی جگہ دو لاکھ درہم بنا لیئے تھے اسلیئے سند کے استحکام کیواسطے مہر اور مہردار کا دفتر مقرر کیا۔

بعدہ پوششون کی زیادتی کو زیادہ سمجھکر موقوفی کا حکم دیا۔

یہہ خلیفہ نہایت صاحب تدبیر اور منتظم تھے اور اہل عرب پر سخاوت کی ساتھ
سنہ ۶۰ھ کمال حلم سے پیش آتے تھے آخر سنہ ۶۰ھ مین ۷۵ برس کی عمر مین ۱۹ برس
کی خلافت کے بعد فوت ہوئے

ابو خالد یزید اموی

سنہ ۶۰ھ سنہ ۶۰ھ مین تخت نشین ہوا۔ مگر علم انتظام اور حسن تدبیر مین باپ کے برابر نہ تھا
پہلی چوک اس سے یہہ ہوئی کہ جو غلطی اسکی ولیعہدی مین ہوئی تھی اوسکی اصلاح نہ کی بلکہ زیادہ تر بے اعتنائی کی اور حسین بن علی اور ابن زبیر سے بیعت طلب کی۔ کیونکہ ابن زبیر بھی ایک صاحب ادعا شخص تھے۔ باپ انکے حضرت زبیر عشرہ مبشرہ مین داخل تھے اور ہمیشہ معرکون اور لڑائیون مین سرگروہ اور مرجع خلائق ہوتے تھے اسکے علاوہ ابن زبیر حضرت ابوبکر کے نواسے بھی تھے۔ سب سے زیادہ یہہ کہ یزید نے عیاشی اور حرکات ناروا اختیار کین۔ چنانچہ لوگ ناراض ہوکر دو فرقے ہوگئے اہل کوفہ وغیرہ نے حسین بن علی کو اپنا امام بنایا۔ اور دوسرے فرقے نے عبداللہ ابن زبیر کی طرف رجوع کی

عراق کے لوگ خصوصاً اہل کوفہ جو ہمیشہ سے بے استقلال طبیعت رکہتے تہے
اگرچہ بڑی گرمجوشی سے آئے اور مسلم بن عقیل یعنے حسین ابن علی کے چچا زاد
بہائی کو بلا کر اپنا سردار بنایا مگر عبید اللہ بن زیاد نے ستا م سے آکر انہین
نہایت ہوشیاری اور تدبیر سے دبایا اور انجام اسکا یہہ ہوا حسین ابن علی
سنہ ۶۱ نے بیعت کو ہاتہہ نہ دیا۔ مگر اپنی جان کے ساتہہ ۲۷ جانین دیکر [illegible] بین خلیفہ ۶۸۰ ع
وقت کی خلافت کو مطمئن کیا۔ یہہ مقام صحرائے ماریہ مین فرات کے
کنارے پر ہے کہ پہلے ارض نینوی اور پہر کربلا کہلاتا تہا۔ چنانچہ اب
بہی مشہور و معروف ہے یزید بعد انکے باقی اہل و عیال سے کسیطرح
متعرض نہوا کیونکہ انہین کسیکو خلافت کا خیال نہ پایا۔

اہل مکہ و مدینہ نے اسکی بدکاریون سے ناراض ہوکر اوسکی بیعت سے
رجوع کی چنانچہ یزید نے اہل مدینہ کو بہی باغی قرار دیکر شہر کو نہایت بیدردی سے
قتل و غارت کیا۔ پہر ابن زبیر پر مکہ کی جانب فوج کشی کی اور اون
کعبہ مین محصور کیا۔ کہتے ہین کہ نفط کی منجنیق اسقدر برسائے کہ کعبہ کے پردون
کے ساتہہ چہت بہی جل گئی اور مشہور ہے کہ حضرت اسمعیل کی قربانی کے مینڈہے
سنہ ۶۴ کے سینگ جو اسمین لگے ہوئے تہے وہ بہی جل گئے۔ آخر [illegible] مین مرگیا۔ ۶۸۳ ع

یزید بہادر اور خوبصورت جوان تہا۔ شعر اکثر کہتا تہا اور اچہا کہتا تہا کعبہ
پر دیبا کی پوشش پہلے اسی نے چڑہائی ہے

معاویہ بن یزید

+ مقامات حریری کے دیباچہ مین جو قطعہ ہے ۵ فاذنیل مبابہا انہ کہتے ہین وہ [illegible]

سنہ ۶۸۳ع میں باپ کے بعد تخت نشین ہوا مگر ۴۰ دن کے بعد خلافت سے دست بردار ہو کر ۶۴ھ سنہ ۶۸۳

مرگیا۔ اور کسیکو جانشین نہ کر گیا۔ چنانچہ خلافت کا سلسلہ برہم ہو گیا عبیداللہ بن زیاد

حاکم بصرہ نے چاہا کہ میں خلیفہ ہو جاؤں مگر اہل بصرہ نے اسے نکال دیا۔

عبداللہ ابن زبیر

عبداللہ بن زبیر نے دعوے کیا اور انکے دعوی کی عراق حجاز۔ یمن

اور بصرہ سے تائید ہوئی۔ بصرہ میں ضحاک کو نائب کیا اور خود

مکہ کو دار الخلافہ کر کے بیٹھ گئے۔ چونکہ امیہ کے خاندان کے لوگ درپے تھے

اسلئے بیرونی فتح کے رستے مسدود تھے۔ البتہ کعبہ کی دیواریں منجنیقوں کے

صدمہ سے خراب ہو گئی تہیں اوسی سنہ ۶۸۳ع ۶۴ھ میں از سر نو تعمیر کر کے پھر حضرت سنہ ۶۸۳

ابراہیم کی بنیاد پر بنایا یعنے کہ زمین جو اصلی بنیاد سے چہٹی ہوئی تہی وہ

بہی شامل کر لی کہ حجر اسود اسلئے اندر آگیا +

ساتھہ ہی بنی امیہ میں سے مروان بن الحکم نے دمشق میں دعوے

خلافت کا کر کے چند روز میں تمام شام اور مصر کو تابع کر لیا

اسی عہد میں ہاشمیہ یعنے حضرت علیؓ اور آل عباسؓ کے طرفدار بہی

خراسان کیطرف زور پکڑ گئے اور سلم نام ایک شخص کو حاکم بنایا جو بڑا

متقی اور عالی ہمت شخص تہا +

بہت سے اہل کوفہ جنہوں نے حسین ابن علی کو خط بہیجکر بلایا اور پہر

رفاقت نہ کی تہی اب زمانہ کا رنگ دیکہکر پچہتائے اور سب نے ملکر شام اور عربستان

میں ایک بلوہ کیا کہ سلیمان بن صرد اسکا خود مختار سرگروہ تہا۔ اگ

عبید اللہ بن زیاد نے فوج بھیجی اور سلیمان کے خون سے وہ آگ بجھ گئی
مروان نے ہر چند یزید کے بیٹے خالد سے ورثہ خلافت دینے کا
قسمیہ وعدہ کیا تھا مگر طرفداران خالد کو انعام و اکرام سے ملا لیا اور عبدالملک
اپنے بیٹے کو خلیفہ کر دیا اسلئے خالد نے اپنی ماں سے جو کہ مروان کے نکاح
میں آگئی تھی اسے مروا ڈالا۔ مگر جانشین اسکا شام اور مصر میں عبدالملک ہی ہوا

عبدالملک ابن مروان

۶۵ سنہ ۶۸۴ء میں مسند نشین ہوا مگر عبداللہ ابن زبیر مکہ میں موجود تھے۔ اور سنہ ۶۸۴
حجاز عراق یمن وغیرہ پر قابض تھے۔ اسی حالت میں مختار نام ایک
شخص کوفہ میں حسین بن علی کے خون کے دعوے سے کھڑا ہوا اور چند فتوحات کے
بعد ابن زبیر کے لشکر سے سنہ ۶۸۶ء میں قتل ہوا۔ بعد اسکے عبداللہ و عبدالملک برسر سنہ ۶۸۶
و یا عبدالملک اسوقت قیصر روم اور یونانیوں سے لڑ رہا تھا گھر کے فساد پر نظر کرکے
۵ ہزار دینار سالانہ دینا کیا اور سنہ ۶۹۰ میں آکر ابن زبیر کی خبر لی یہانتک کہ حجاج اسکا سنہ ۶۹۰
وزیر فوج لیکر کعبہ پر چڑھ آیا اور سخت محاصرہ اور شدت کے بعد ابن زبیر
۷۳ کو پکڑ کے سنہ ۶۹۲ء میں سولی دی سنہ ۶۹۲
ابن زبیر شہسوار اور نامور بہادر تھا اور فصاحت میں یہ حال تھا کہ جب
۷۴ خطبہ پڑھتا تھا تو گویا در و دیوار بول اٹھتے تھے۔ الغرض سنہ ۶۹۳ء سنہ ۶۹۳

+ یہ نعمت تھا جو حکومت اسلام پر [illegible] ہوا
+ رومی زبان میں قیصر اوس بچہ کو کہتے ہیں جو اپنی ماں کے پیٹ میں [illegible] ہوا اور اوسکے
ماں قبل ولادت کے مر جاوے پھر [illegible] پیٹ چاک کرکے بچہ کو نکالیں چنانچہ
اگسٹس شاہ روم اسیطرح پیدا ہوا تھا [illegible] اور دیا گیا [illegible]
اوسکے شاہان روم کا لقب ہوا

سے عبد الملک بالاستقلال خلیفہ ہوا - اور کل خلافت اسلام پھر ایک شخص
کے ہاتھ مین آئی - مگر خاندان امیر معاویہ سے نکلکر مروان کے خاندان مین آگئی
اُسنے پھر کعبہ کو گرواکر جیسا تھا ویسا ہی کردیا اور حجر اسود باہر ہوگیا
۶۹۲ سنہ ۶۹۶ع سنہ ۷۲ھ مین ایشیا مائنر اور عراق پر حملہ ہوا سنہ ۷۶ھ مین شہر فارس سنہ ۷۲ھ سنہ ۷۶ھ
جو افریقہ مین ہے آباد ہوا - اور اسملک کے لوگ جو اب مسلمان ہین اسلام
۶۹۷ سنہ لائے - سنہ ۷۸ھ مین مصر کی مسجد گرا کر دوبارہ تعمیر کی - اسکے علاوہ سنہ
سنہ ۹ گھر سے نکلکر اطراف مین بھی کچھ کچھ فتحین حاصل کین سنہ ۷۹ھ مین جسقدر
ملک افریقہ کا معلوم تھا وہ فتح ہوا - اہل عرب اور حبشی مسلمان مل جُل
گئے - اسیواسطے عرب والے بھی بلاد سودان مین مؤذن کہلاتے ہین
عبد الملک اخبار اور اشعار عرب مین بڑا ماہر تھا - اسلام مین اول دینار پر
سکہ اسنے لگایا -

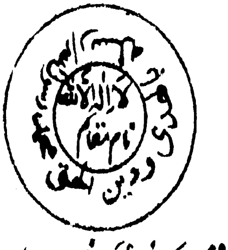

اسوقت دینار کی یہہ صورت تھی

اسوقت دنیا عرب مین رُوم یا فارس کا سکہ چلتا تھا عبد الملک نے
اول رسالہ کے دیباچہ مین قُل ہُو اللہ احد اور پیغمبر صاحب کی نعت
لکھی تھی قیصر نے بڑا اعتراض کیا - خلیفہ وقت نے خفا ہوکر یہ دینار جاری کیے
عبد الملک نے کل قلمرو اسلام مین دفتر و دیوان عربی کر دیے اور حکم دیا کہ

+ قیصر روم کی عملداری کا مغربی حصہ ہے - جسمین شہر ناشغور تجارت گاہ ہے
- یونانی زبان مین سودان کالی کو کہتے ہین مورخون کے ملک سے ملک حبش مراد ہے
+ ایشیا کوچک

دربار عام مین کوئی اُسکے سامنے بولنے نپائے - وہ پہلا خلیفہ ہوا کہ جسکے
پہرہ مسلح سپاہی تلوارین سونتے کھڑے رہتے تھے - خلفا مین پہلے بھی خلیفہ
بخیل ہوا اسیواسطے لوگ اسکو رشح الحجارہ کہتے تھے - اسکے مونہہ مین ایسی
بدبو آتی تھی کہ مکھی بھی بیٹھہ سکتی تھی اسلیئے ابو الذبان کہتے تھے -
ایکدن اوس سے کسینے پوچھا کہ تم بہت جلد بڈھے ہوگئے - بولا کیونکہ ہون
ہر جمعہ کو عقل اپنی خلایق پر خرچ کرتا ہون - اسکے عہد مین حکومت حجاج
کی شمشیر ظلم سے ہزارون صحابہ اور تابعین صاحب فضل قتل ہوئے -
آخر سنہ ۸۶ مین خود بھی مرگیا - سوا چند لڑائیون کے بیرونی فتوحات
کم حاصل ہوئین - البتہ اپنے گھر کو مخالفون سے صاف کیا

ولید ابن عبد الملک

سنہ ۸۶ مین خلیفہ ہوا عبد الملک نے ایکدن بیماری کی حالت مین کہا کہ مین
نہین جانتا ولیعہد کسے کرون - لوگون نے کہا کہ ولید - بولا کہ اسے نحو نہین
آتی غلط بولتا ہے - ولید نے سنتے ہی نحویون کو بلایا اور چھہ مہینے تک
برابر اُنکے ساتھہ بیٹھا جب نکلا تو پہلے سے بھی بدتر تھا عبد الملک نے
کہا کہ خیر اب وہ معذور ہے ولید بڑا جابر اور ظالم بادشاہ تھا اور باوجود
اسکے قرآن کی تلاوت بہت کرتا تھا - اُسنے حجاج کو وزارت
معزول کرکے عراق کا حاکم کردیا سنہ ۹۳ مین اُسکے لشکر نے سندھ کی
دیبل کے کنارے پر فتح پائی - اسوقت ایک قوم بیجانر رہتی تھی کہ اسکو
نکامرہ کہتے تھے اور اب دیبل کو ٹھٹھہ کہتے ہین - صورت اسکی یہ

ہوئی کہ اہل عرب کا ایک جہاز دیبل یعنے بندرگاہ سندہ مین ہندون نے
۷۱۱ء پکڑ لیا - پس سنہ ۹۳ھ مین حجاج نے اپنے بھتیجے قاسم کو ۶ ہزار فوج
کی جمعیت سے بھیجا وہ کرمان مین آیا اور وہان سے مکران کو ہوتا ہوا مقام
ارمابیل کو فتح کرکے سندہ مین داخل ہوا اور دیبل کو فتح کیا -
اسوقت بھکر کے پاس الور یا ارور جو اب لوہری یا روڑی مشہور ہے دارالخلافہ
ان اضلاع کا تھا اور داہر راجہ وہانکا تمام سندہ سے لیکر اٹک کے کنارے
کابل باغ تک دوسری طرف کشمیر تک قابض تھا - کہتے ہین کہ ہر
نوین دن خط کا جواب کرمان سے آتا تھا قاسم کے ساتھ خلیفہ کے خاصہ
کا ایک منجنیق تھا کہ عروسہ اوسکا نام تھا اور اس سے پتھر پھینکنے کے
پانسو آدمی اسے کھینچتے تھے - اور جعوبہ سلمی اوسکے نشانہ کی
قدر انداز تھا - غرض دیبل اور بعد اسکے نیرون (جسکے حیدرآباد کہتے ہین)
فتح ہوا - پھر سیہوان کا قلعہ باوجود کمال استحکام کے ساتوین دن
فتح ہوا - محمد قاسم اگرچہ ۱۷ برس کا نوجوان تھا مگر تھا بیشتہ تدبیر سے پہلا
مسلمان زمینداروں سے عشر اور ہندوون سے مالگذاری بموجب
رواج ملک کے وصول کیا - مندرون اور شوالون کی عام اجازت
دیدی اور یہہ فتوی ہوگیا کہ جب غیر مذہب جزیہ ادا کیا تو پھر اسکے ادا
رسوم مین مزاحمت نہ چاہیئے جو راجہ جزیہ قبول کیا تھا اوسکا ملک
بدستور بحال رہتا تھا - برہمنون اور پجاریون کے وظیفے ۳ روپیہ سینکڑہ کے

* شاید کسی قسم کی توپ ہو -

حساب سے بموجب آئین قدیم کے بحال تھے سوداگرون اور پیشہ ور لوگون کے لیے
وقت حملہ کے کشت و خون سے امان تھی شہر کے حملہ مین فقط مقابلہ کرنیوالے
قتل کیے ہوتے تھے - دوسری طرف کابل کے رستہ ملتان تک عمل اسلام پہونچ گیا
غرض اسطرح تدبیر اور شمشیر کے زور سے قنوج تک پہونچا - مگر ہندوستان سے
جو عورتین خلیفہ کے لیے بھیجی گئی تھین ان مین سے ایک عورت کے بہکانے سے
خلیفہ نے حکم بھیجا کر قاسم کو چاہیے اپنے تئین کچی کھال مین سلوا کر یہان
حاضر ہووے - وہ اسوقت مقام ادھاپور مین تھا - فوراً تعمیل حکم کر کے روانہ ہوا
اور رستہ ہی مین دم گھٹ کر مر گیا - یہان تمیم دوسرا حاکم آیا - ۳۶ برس
تک بلاد مفتوحہ پر قابض رہا مگر بنی امیہ کی بربادی اور قوت عباسیہ کے
۴۳ انقلاب سے سنہ ۱۲۲ مین ہندوؤن نے پھر مسلمانون کو نکال دیا - سنہ
۹۱ سنہ ۹۱ مین ملک طنجہ تمام بطرف فتح ہوا سنہ ۹۲ مین مور والون مین سنہ
سے موسیٰ اور طارق سپہ سالار نے ہسپانیہ یعنے اندلس پر قبضہ کیا اور
۹۹ اسی وقت سے اس مقام کا نام جبل الطارق (و جبرالٹر) مشہور ہے سنہ ۹۲ مین سنہ
مغرب کی طرف ممالک یورپ مین اور مشرق کی طرف ترکستان اور ایران
۱۲ اور ہند مین فتحین حاصل کین سنہ ۹۴ مین فرغانہ یعنے کوکان - شاش سنہ
تاشکند وغیرہ فتح ہوئے
اسکے عہد مین سنہ [illegible] سے سنہ ۹۴ تک علوم و فنون خصوصاً علم عمارت
۱۵ کی بڑی ترقی ہوئی اور سلطنت اسلام رونق پر آئی سنہ [illegible] مین ایک مسجد سنہ
عالیشان دمشق مین بنوائی اور بے حساب روپیہ صرف کیا اسیطرح

مسجد اقصی کی عالیشان عمارت تعمیر کی اور مسجد نبوی کے بنوانے کے لئے

سنہ ۷۱۵ع حکم بھیجا۔ آخر سنہ ۹۶ھ مین فوت ہوا

حجاج ابن یوسف ثقفی

اسکا ظلم حاتم کی سخاوت سے کم مشہور نہین ہے عبد الملک کا وزیر صاحب
امارت تھا۔ اکثر عراق۔ فارس پر حاکم بھی رہا۔ کعبہ کی تعمیر اسی
سنہ ۷۰۲ع و سنہ ۷۱۲ع کے اہتمام سے ہوئی سنہ ۸۲ھ مین شہر واسط اور سنہ ۹۳ھ مین
اردبیل آباد کیا۔ عرب مین کشتیون پر رال کا روغن اسینے لگایا۔ اور
صحرانشین لوگون کے ہاتھ نیزا اُنکے اور اونکے ولادت گاہ کے نام گردون اردوم پہلا
شخص تھا جسکے دربار عالیشان مین ہزار خوان کہانیکا اہل مجلس کے آگے چنا گیا
بے سقف قیدخانہ اوسیکا ایجاد ہے۔ اور مرد و عورت سبکو ایسا نہ بچہ مین اُسی
نے قید کیا عبد الملک کے عہد مین اسکے اقبال کا دور تھا۔ آخر
سنہ ۷۱۳ع سنہ ۹۵ھ مین ۵۴ برس کی عمر مین مرگیا۔ کہتے ہین کہ ناک اسکی پچکی ہوئی تھی
اور آواز نہین تھی۔ مگر تیغ ظلم ایسی دراز تھی کہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار صحابی او
عام مسلمان قتل کئے

سلیمان ابن عبد الملک

سنہ ۷۱۵ع سنہ ۹۶ھ مین خلیفہ ہوا اور بلاد ترکستان اور گرجستان وغیرہ مین کچھ کچھ
فتحین بھی حاصل ہوئین خراسان کی بغاوت کو دبایا۔ دوسری طرف جزیرہ
۷۱۷ع صقلیہ* کو فتح کیا اسنے سنہ ۹۸ھ مین دوم پر لشکر بھیجا چنانچہ وہان جاکر
خیمے ڈالدئے اور محاصرہ کرکے زراعت شروع کردی اور اسی کا غلہ اوٹھا کر

* اسکو انگریزی مین سسلی کہتے ہین ۱۲

ہوگیا۔ مخالف کو بہت تنگ کیا تہا کہ اس عرصہ مین سلیمانؔ کے مرنے کی خبر
پہونچی۔ اور لشکر پھر آیا۔ مگر بہت سے جہاز اونکے آتش یونانی یا بادِ مخالف سے
تباہ ہوئے۔ یہہ خلیفہ زیادہ تر اپنی خوری سے نامور ہوا۔ چنانچہ ایک جلسہ
مین ۷۰ انار۔ ایک حلوان۔ ۶ مرغیان اور قریب ۶ سیر کے طائف کا
منقّی کہا گیا اسینے حلبؔ مین ایسی ہی عالیشان مسجد بنائی جیسے ولیدؔ
نے دمشقؔ مین بنائی۔ خوبصورت جوان تہا۔ اور اسپر اوسے بہی ناز تھا
ایک دن دو تہیلے انجیر اور انڈون کے بھرے ہوئی آئے چنانچہ دونون کے
دونون یکبارگی خالی کردئے اور اسی دن بند ہیضہ ہو کر سنہ ۹۹ مین فوت ہوا ۹۹

عمر ابن عبدالعزیز

خلیفہ متوفی ایک وصیت نامہ لکہہ گیا تہا اُسکے موجب عُمر ابن عبدالعزیز
ابن مروانؔ خلیفہ ہوا۔ لڑکپن مین خچر نے سر مین لات ماری تہی اُسکے
نشان کے سبب سے لوگ اسکو اشجّ یعنی (سر پہٹا) کہتے تھے۔ اس خلیفہ
کا مزاج اور طرح کا تہا۔ زاہدون و پارساؤن کی طرح گزران کرتا تہا چنانچہ
اِستنبولؔ پر جو لشکر گیا ہوا تہا اسے بلا لیا۔ کفایت شعاری اُسکی اس
حد کو پہونچی کہ لوگ اُسکو بخیل سمجھتے تہے مسجدِ نبوی کو وسیع کیا اور حضرت
کی بی بیونکے گہر بھی اسمین شامل کر دئے کہ میدان مسجد کا دوسو ہاتھ کا ہوگیا
اور جو صحن پہلے پلید کیا تہا اوتنا ہی اور زیادہ کیا باغ فدکؔ
بنی فاطمہؔ کو دیدیا اور امیر معاویہؔ کے وقت سے خلفائے بنی امیہؔ
جو حضرت علیؔ اور اونکی طرفدارونپر خطبہ مین لعن کرتے تھے وہ بھی موقوف کی

لوگ اِس بات سے ناراض ہوئے اور غلام سے ایک ہزار دینار کا لالچ دیکر
زہر دلوا دیا - چنانچہ اُسنے تنہا بلا کر پوچھا اور غلام نے قبول کیا - دینار تو
بیت المال مین بھجوا دئے اور کہا کہ چاچپکے سے کہین بھاگ جا - لوگ دیکھین گے
تو مار ڈالین گے - سنہ ۷۲۰ء ۱۰۱ نبے کہ دیر سمعان مین مرگیا ۷۲۰ء

یزید ابن عبد الملک ابن مروان

۷۲۰ء سنہ ۷۲۰ء ۱۰۱ مین خلیفہ ہوا اور سنہ ۷۲۴ء ۱۰۵ مین فوت ہوا - اور اب آفتاب انکا اوج اقبال
۷۲۴ء سے ڈہلنے لگا - یزید نہایت عیاش تہا آخر اپنی معشوقہ کے غم مین کہ جو اوسکے
قصور سے فوت ہوئی تہی مرگیا -

ہشام ابن عبد الملک

۷۲۴ء سنہ ۷۲۴ء ۱۰۵ مین خلیفہ ہوا - اِسکے عہد مین بلاد روم کی طرف قیصریّہ وغیرہ فتح ہوگئے
اور دوسری طرف کوچک ایشیا مین اور کچھ وسط ایشیا مین فتحین اور معرکے
۷۴۳ء ہوئے - یہہ خلیفہ اگرچہ عیاش تہا مگر تو بہی عقل و تدبیر سے خالی نتہا سنہ ۷۴۳ء ۱۲۵ مین
فوت ہوا - اسکے عہد مین زید ابنِ علی ابنِ حسین سے اہلِ کوفہ نی بیعت کی
مگر جب ہشام کی طرف سے فوج آئی تو ۵۰۰ آدمی سے زیادہ ساتہہ نہوئی - اور آخر
انہین شہید کیا - اسی کے عہد سے خاندانِ عباسیّہ کی سلسلہ جنبانی خراسان
کی طرف سے ہونے لگی - اور اسلام کے فتحمند ونے جو فرانس کے جگہ مین جا کر نشان قایم کیا
۷۳۲ء تہا اِسکی ترقی یورپ مین رُک گئی - چنانچہ چارلس مارٹل نے سنہ ۷۳۲ء ۱۱۴ مین شہر
پیرِس دار الخلافہ فرانس کے پاس ٹورس پر اور سنہ ۷۳۶ء مین ناربون کے قریب

+ پیرس سے ۱۴۰ میل -

لشکر اسلام کو شکست دی

ولید ابن یزید ابن عبد الملک

سنہ ۱۲۵ | سنہ ۱۲۵ھ مین خلیفہ ہوا مگر با وجود فسق و فجور کے ایسا جاہل طبع تہا کہ قرآن اور | سنہ ۷۴۳ ع
خانہ کعبہ کے ساتہہ سخت نا روا بے ادبیان کین سب لوگ خصوصاً اہل حمص
سنہ ۱۲۶ | اور اہل فلسطین† اس سے بگڑ گئے اور اخر بغاوت کر کے سنہ ۱۲۶ھ مین مار ڈالا | سنہ ۷۴۴ ع

یزید ناقص (ابو خالد ابن ولید)

سنہ ۱۲۶ھ مین خلیفہ ہوا - فوج کی تنخواہین بہت کاٹی تہین اسلیے تمام خلق اللہ سے | سنہ ۷۴۴ ع
یہہ خطاب ملا‡ شاہ فرند اسکی مان پوتی یزدجرد کی تہی - اور اسکے نانا کی
مان کسرٰی کی پوتی تہی - اور اسکے پرنانا کی مان خاقان کی بیٹی ہتی
اور اسکے نانا کی نانی قیصر روم کی بیٹی تھی - سلطنت کی رشتہ داری
پر خیال کرو کہ کہان سے کہان پہونچی ہے - اور اسنے ملک کے ارتباط اور اہل
ملک کے انتفاع پر اسوقت کیا کیا اثر پہونچے ہونگے - اسکے عہد مین راگ رنگ اور
شراب کا چرچہ خلفا کی خاندان مین بہت ہو گیا تہا - چنانچہ اسنے اس
سنہ ۱۲۶ | باب مین نصیحت کی اور ۶ مہینے کی خلافت کر کے سنہ ۱۲۶ھ مین مر گیا - | سنہ ۷۴۴ ع

ابراہیم ابن ولید ابن عبد الملک

سنہ ۱۲۶ | سنہ ۱۲۶ھ مین بہائی کے بعد خلیفہ ہوا - مگر مروان حمار اسکے سوتیلے بہائی | سنہ ۷۴۴ ع
نے سرکشی کی - یہہ بہاگ گیا اور خلافت سے دست بردار ہو کر خود مروان سے
بیعت کر لی

† فلسطین (پیلسٹاین) شام کا جنوبی حصہ ہے - اسی کو کنعان بھی کہتے تھے

‡ یعنی یزید ناقص ۱۲

مروان حمار

سنہ ۱۲۷ھ مطابق ۷۴۴ع مین خلیفہ ہوا۔ اسلام کی پیشقدمی اور بیرونی ترقی جو کئی برس سے رکی ہوئی تھی اسپر ایک اور نیا انقلاب پیدا ہوا۔ یعنی حضرت عباس پیغمبر صاحب کے چچا کی اولاد مین سے سفاح نام ایک شخص نے انکی قرابت کے حق سے خلافت کا دعوی کیا سنہ ۷۴۴ع

خلافت عباسیہ

دولت بنی امیہ کا زوال اور آل عباس کا ظہور اقبال بھی قابل غور کرنے کے ہے۔ حقیقت یہہ ہے کہ بنی امیہ کے حق مین خلاف شرع باتون کے ساتھہ عیش وعشرت اور غفلت انکی باعث خرابی ہوئی اور یہی سبب ہے کہ ابتداے خلیفہ حضرت علی اور انکا خاندان وہ نکر سکا جو آل عباس سے ہوا۔ چنانچہ ابراہیم نے آل عباس مین سے نشان اوٹھایا اور ابراہیم امام مشہور ہوئے۔ وہ تو مروان کی قید مین مارے گئے۔ مگر اونھون نے ابو مسلم کو جو گودرز کیانی یا بزرجمہر کی اولاد سے ایک اولوالعزم شخص تھا اپنا نایب کرکے خراسان کی طرف روانہ کیا تھا کیونکہ وہان کے لوگ بنی امیہ سے دلی مخالفت رکھتے تھے اور اکثر بنی ہاشم کے دوست تھے۔ ابو مسلم نے وہان جا کر خوب جمعیت بہم پہونچائی۔ پختہ بندوبست سے لشکر کثیر جمع کیا اور عباسیہ کی طرف لوگون کو مایل کیا۔ اور خود نقیب آل محمد کا خطاب حاصل کرکے ۱۲ نقیب اور مقرر کرکے اور اطراف مین بھیجے۔ کل دوستاران آل عباس کے لئے سیاہ لباس مقرر ہوا

+ حمار زبان عرب مین ایک صدی کو کہتے ہین اور دس برس کو سنۃ الحمار کہتے ہین۔ چونکہ دمشق کے وقت سے اسوقت تک حکومت بنی امیہ کو سو برس ہوگئے تہے اسلئے اسکا لقب حمار ہوگیا

اور برابر یہ خبر دوڑا دی کہ جہان جہان ہون رمضان کے اخیر دن دفعۃً
اٹھ کہڑے ہون

یہان ابراہیم امام مرتے وقت سفاح اپنے بہائی کو خلیفہ کر گئے ۔ اور وہ ہر
ابو مسلم بھی کامیاب ہوا ۔ اور دفعۃً الجزیرہ* مین کہ فرات اور دجلہ
کے درمیان مین ہے سفاح کی خلافت کی منادی ہو گئی اسنے محمد ابن علی
اپنے چچا کو فوج دیکہ مروان کی طرف روانہ کیا ۔ وہ ایران کے دفع فساد مین
معروف تہا اسطرف متوجہ ہو کر مقام زاب پر آخری شکست کہائی اور مصر کو گیا
۱۳۲ء چند روز بہاگتا پہرا اور آخر گرفتار ہو کر ۷۴۹ سنہ (۱۳۲) مین دریای نیل کے کنارے ۷۴۹ء
مقام ذات السلاسل پر قتل ہوا اور بالاتفاق ٹہیر گیا کہ امیہ کے
خاندان سے کوئی تخت نشین ہو ۔ ۸۰ سرگروہ بنی امیہ کے دمشق مین
لاٹہیون اور گرزون سے محمد ابن علی کے سامنے ایک حمام مین مارے گئے
اور اسیوقت انکی لاشون پر بچہونا بچہا کر سب نے کہانا کہایا بعد اسکے ہی
جہان جہان ملتے تھے قتل ہوتے تہے ۔ ایک شخص عبد الرحمن نام
افریقیہ کی طرف بہاگ گیا کہ جس سے اندلس مین پہر سلطنت امیہ کی
قایم ہوئی ۔ اور ۱۲۵۸ سنہ (۶۵۶) تک خلفای عباسیہ سے ازاد اور قدم بہ قدم آگے گئی

عبد اللہ ابو العباس سفاح

عبد اللہ ابو العباس جو کہ پانچوین پشت مین حضرت عباس کا پوتا تھا

* الجزیرہ ، میسوپوٹیمیا ، عبرانی قدیم مین ارم النہرین ، ایک ہی ملک کا نام ہے ۔ اسمین دیار بکر
مشہور شہر ہے اس ملک کو اب عراق عرب بھی کہتے ہین ۔ اور قدیمی بابل کا ملک بہی یہی تہا

کل ممالک مفتوحہ اسلام مین خلیفہ ہوگیا۔ اور ان ممالک کی دینی و دنیاوی
سلطنت کے چتر نے اسکے سر پر سایہ ڈالا۔ لقب اسکا سَفّاح ہوا کیونکہ
طبیعت کا خونریز تہا۔ مگر جتنا خونریز تہا اوتنا ہی زر ریز تہا۔ ۴ برس کے
۱۳۶ھ حکمرانی کے بعد سنہ ۷۵۴ء ۱۳۶ھ مین چیچک کے عارضہ سے مرگیا اور مَنصُور اپنے سنہ ۷۵۴ء
بہائی کو خلیفہ کر گیا۔ مگر چونکہ وہ خود بہی اور اکثر اوسکے ہمراہی بلاد فارس
و ترکستان مین بہت رہے تہے اسلیئے بخلاف مصلحت وقت عربون کا
زور گہٹانے کے لئے ترکون کو دربار مین بہت دخل دیا۔ خرابی اسکی
جو کچہہ ہوئی عنقریب معلوم ہوگی

اَبُو جَعفَر مَنصُور دَوَانِیقی

۱۳۶ھ سنہ ۷۵۴ء ۱۳۶ھ مین تخت نشین ہوا۔ یہہ ہر معرکہ مین بہائی کا دہنا ہاتہہ رہا اور نہایت سنہ ۷۵۴ء
بہادر اور منتظم اور شائق علم و کمال کا تہا اسیواسطے اوسکو فاتحۃ الخلفاء
لکہتے ہین اسنے ملک اور فوج کا خوب بندوبست کیا اور خزانہ جمع کیا۔
مگر یہہ بہی مزاج کا سخت اور خونریز تہا۔ اور علاوہ اسکے بخیل تہا چنانچہ
دانہ دانہ کا حساب لیتا تہا اسیواسطے اسکو دوانیقی کہتے تہے مگر اہل علم کے لئے
بخیل نہ تہا۔ لوگون کو ادب آداب اور اطاعت کے رستون پر لایا۔ اور
اس عقیدہ پر زور دیا کہ خلیفہ نایب خدا ہے۔ اسنے بہت سے علما کو اس
شک سے مارا کہ وہ بنی اُمیّہ یا بنی فاطمہ کے خروج مین ساعی تہے
چنانچہ امام اَبُو حَنِیفہ کو بہی اسی شبہ مین قید کیا اور کہتے ہین کہ پہر زہر دیا
اسوقت تک عباسی اور علوی لوگ ملے ہوئے تہے مگر مَنصُور نے اپنی

جدائی ڈالی۔ ابو مسلم کو خیال ریاست سے بد دماغ دیکھکر قتل کرنا چاہا
چنانچہ اسنے ۳ ہزار آدمی کی جمعیت سے مقابلہ کیا اور مارا گیا

سنہ ۷۶۲ء سنہ ۷۶۲ء مین محمد یعنے امام حسن ابن علی کے پر پوتے نے دعوے سنہ ۱۴۵ھ
خلافت کا کیا اور لڑائی مین قتل ہوئے۔ انکو نفس ذکیہ کہتے تھے پھر انکے
بھائی نے لوگون کو جمع کیا اور واسط اور اہواز وغیرہ پر قابض ہوئے
سنہ ۷۶۳ء مگر وہ بھی قتل ہوئے سنہ ۷۶۳ء مین جزیرہ قبرس وغیرہ فتح کئے اور فقط سنہ ۱۴۶ھ
سنہ ۷۶۶ء اندلس۔ عبد الرحمن اموی کے پاس رہگیا سنہ ۷۶۶ء مین بغداد کی تعمیر اور سنہ ۱۴۹ھ
آبادی سے فارغ ہوا اور اوسے دار الخلافہ قرار دیا۔ کہ اسی نواح مین نوشیروان
کا باغ داد تھا۔ باغ بت کا نام ہے اور داد بخشش ہے

سنہ ۷۶۷ء سنہ ۷۶۷ء مین خراسان مین استادسیس کی لشکر ہی سے ایک بغاوت سنہ ۱۵۰ھ
سنہ ۷۷۰ء عظیم ہوئی اُسے رفع کیا۔ اور سندھ پر بھی حملہ کیا سنہ ۷۷۰ء مین بیت المقدس سنہ ۱۵۴ھ
کی زیارت کو گیا۔ چونکہ شایق علم و کمال کا تھا۔ اور مقابلہ سلاطین یورپ
سے تھا اسلئے علوم و فنون کی ترویج پر متوجہ ہوا منصور کے شوق علمی سے
بغداد ایسا ہو گیا جیسے سکندر کا اسکندریہ۔ اسکے شوق سے
خاندان کے لوگ اور تمام اہل دربار عموماً و خصوصاً علم کی طرف متوجہ ہو گئے
چنانچہ پہلے اسنے ایلچی بھیجکر قیصر روم سے ترجمے کتب علمیہ کے منگائے
وہانسے کچھ اقلیدس اور بعض کتابین فلسفہ کی آئین۔ علما یہان کے
انہین پڑھکر اور زیادہ مشتاق ہوئے۔ چنانچہ بہت سی کتابین رومی
فارسی۔ سنسکرت وغیرہ سے عربی مین ترجمہ ہوئین

اور مجسطی† اور کلیلہ دمنہ کا بھی ترجمہ ہوا کتاب السِّیَر والمغازی
مرتب ہوئی - اور یہہ سلسلہ اسی کے عہد سے شروع ہوا کیونکہ اسوقت تک علماء
مسائل مذہبی و علمی یا حالات تاریخی جو کچھہ تہے زبانی بیان کیا کرتے تہے - یا
کہال اور چہال اور پتون پر متفرق تحریر ہوتے تہے - اسکے وقت سے
سب علوم کی تدوین شروع ہو گئی - چنانچہ ابن جریج - مکہ مین امام
مالک مدینہ مین اوزاعی شام مین ابن عروبہ اور حماد
ابن سلمہ وغیرہ بصرہ مین معمر یمن مین سفیان ثوری
صاحب تصوف کوفہ مین احادیث وغیرہ کی کتابین لکہنے لگے - اسیکے
وقت مین امام ابو حنیفہ کوفی نے فقہ کو رای کے ساتھہ ترکیب دیا -
محمد ابن اسحاق نے کتاب السیر والمغازی سے تاریخ کا ڈہنگ نکالا -
اسحاق ابن حسین وغیرہ علم ہیئت مین عیسی ابن سہلا نہ اور
بختیشوع وغیرہ طب مین - اور علی ہذا القیاس ہر علم مین تصنیفین ہونے
لگین کہ اشارہ انکا ہر ایک علم کی ذیل مین کیا جائیگا - خلفای اسلام مین سے
اول اسی نے نجومیون کے قول پر عمل کیا - اور اپنے غلامون کو کہ اکثر عجم سے تہے
خدمتین اور حکومتین دیکر عرب پر مقدم کیا کہ انجام اسکا نہایت برا ہوا -
دولت فارس کی شان و شوکت عرب مین دکہائی - بہت لمبی لمبی ٹوپیان
بنا کر دربار مین پہنائین کہ اندر اسکے نرسل وغیرہ اور اوپر سیاہ کپڑا ہوتا تہا -

† بطلیموس یونانی نے علم ہیئت مین ایک کتاب تصنیف کی کہ بباعث عظمت اور کثرت فوائد کے
یونان مین اسکا نام مجسطی سن ٹیکس مشہور ہوا - جب کتاب مذکور عربی زبان مین آئی تو مجسطی مشہور ہوئی

سنہ ۷۷۵ء
چنانچہ شاعرون نے اِس مضمون کو اشعار مین باندہا - آخر ۱۵۸ھ - مین منصور فوت ہوا

ابو عبد اللہ محمد ابن منصور المہدی

مہدی ۱۵۸ھ مین باپ کے بعد خلیفہ ہوا - مذہبی رد و قدح کی کتاب پہلے اِسنے لکھوائی کہ زندیقون کی تردید مین تہی ۱۶۰ھ مین اسکے عہد مین دارئل - دیول یا ٹہٹہ ہندوستان کی طرف فتح ہوا مہدی نے روم کے جہگڑے اپنے بیٹے ہارون کو سپہ سالار کرکے بہیجا - اگرچہ وہ بہی صغیر سن تہا مگر لڑتا پہرتا اور فتحین حاصل کرتا خلیج قسطنطنیہ تک پہونچا اور اِس لڑائی مین اسقدر لوٹ ہاتہ آئی کہ گہوڑا ایک ایک درہم کو بک گیا ۱۶۶ھ مین مہدی نے حکم دیا کہ ہادی کے بعد ہارون
سنہ ۷۸۲ء
خلیفہ ہو - کعبہ پر گران بہا پوششین بہت کثرت سے ہوگیئن - مجاورون نے آنکر فریاد کی کہ ایسا نہو بدوی عرب آکر اُسے لوٹ لے جاین اور کعبہ مسمار ہوجائے - اسنے حکم دیا کہ سوائے ہماری چڑہائی پوشش کے اور سب اوتار لو - اول اول مہدی بہی منصور کیطرح پردہ مین رہتا تہا کہ رعب شاہانہ زیادہ ہو - مگر پہر عام دربار کرنے لگا - ارکان دولت نے سبب پوچہا اسنے کہا کہ تم لوگونکے دیکہنے مین زیادہ لطف ہے - گرشاہانہ شائق شوکت
سنہ ۷۸۷ء
اِسنے بہت بڑہائی - مکہ مین برف پہلی اسی کے واسطے پہونچی ۱۷۱ھ مین بغداد اور مکہ کے رستہ مین جا بجا عمارتین اور تالاب بنوائے - مسجدون مین سے مقصورے موقوف کئے - اور منبر اتنے مختصر کردئے کہ جتنے پیغمبر صاحب

کی عہد مین تہے - مدینہ - یمن - مکہ - بغداد کے رستون مین اونٹون اور خچرون کی ڈاک
بٹہائی مسجد الحرام کے گردو پیش کے گہر ملا کر اُسے وسیع کیا آخر سنہ ۱۶۹ھ مین فوت ہوا — سنہ ۷۸۵
عِلوۃ سنہ ایک - نام ایک عالم کو اُسنے بلا کر کہا کہ یا تو قضا کی خدمت
اختیار کرو - یا میرے بچون کو تعلیم کرو - یا میرے ساتھہ ایک نوالہ کہا نیکا
کہا تو سوچکر بولا کہ خیر ایک نوالہ کہا لینا آسان ہے - غرض جب سترخوان
شاہانہ بچہا تو وہ کہانا جاتا تہا - اور باورچی کو برا بہلا کہتا جاتا تہا - انجام یہہ ہوا
کہ کہانے نے لڑکون کو تعلیم بہی کروائی اور قاضی بہی ہوئے

هَادِي ابِن مَهدِي

سنہ ۱۶۹ھ مین خلیفہ ہوا - یہہ پہلا خلیفہ ہے جسکی اردلی مین سپاہی ننگی — سنہ ۷۸۵
تلوارین لیکر چلے - اِسکو اَطبق کہتے تہے سبب اِسکا یہہ تہا کہ بچپن مین
اِسکے ہونٹ کہلے رہتے تہے مہدی نے ایک نوکر تعینات کیا کہ جب
اِسکے ہونٹ کہلے ہوتے تہے وہ کہتا تہا کہ اَطبق یعنی ہونٹ بند کر اِس سبب سے
اِسکا لقب اَطبق ہو گیا - یہہ خلیفہ شان و شوکت خلافت کو نہ سنبہال سکا
مگر باوجود اِسکے فصیح اور ادیب اور رعب داب والا تہا - ایک دفعہ
جرجان سے بغداد تک گہوڑے کی ڈاک مین برابر سوار آیا - آخر سوا
برس کی خلافت کے بعد سنہ ۱۷۰ھ مین مر گیا مگر کہتے ہین کہ وہ رشید — سنہ ۷۸۶
کا مارنا چاہتا تہا - مان نے اوسی کو زہر دلوا دیا

هَارُون الرَّشِيد

اُلخلفا
سنہ ۱۷۰ھ مین بڑی دہوم دہام سے اِسکا نشان خلافت علم سواۂ اِسکو واسطہ — سنہ ۷۸۶

کیونکہ واسطے عرب کے محاورہ مین آویزہ کو کہتے ہین جو تار کے وسط مین ہوتا ہے عجیب الفاظ
سنہ ۸۰۴ ہے کہ جس رات ہادی خلیفہ مرا یہہ خلیفہ ہوا اور مامون اسکے گہر مین پیدا ہوا کہ وہ بہی خلیفہ
ہوا رشید نے اہل یونان کو خراج گزار کیا سنہ ۸۰۵ ۱۸۹ مین سرزمین روم مین ہرقلہ تک لشکر جا بجا ۱۸۹
سنہ ۸۰۶ پہیلا دیا۔ سنہ ۸۰۶ ۱۹۰ مین صقلیہ کا قلعہ فتح ہوا قبدوس کو فتح کیا۔ اور منہدم کر کے آگ لگا دی ۱۹۰
سنہ ۸۰۷ ہزار آدمی بندی مین آئے سنہ ۸۰۷ ۱۹۲ مین خراسان کا دورہ کیا اسکے علاوہ وہ خود بہی ۱۹۲
سنہ ۸۱۰ بہادر تہا سنہ ۷۸۱ ۱۹۰ مین نوجوان لڑکا تہا کہ خود فوج لیکر روم پر گیا اور فتح کرتا ہوا ۱۹۵
خلیج قسطنطنیہ کے پاس تک پہونچگیا اسنے اول محمد اپنے بیٹے کیلئے بیعت ولیعہدی
کی لیکر اُسے امین خطاب دیا۔ پہر عبد اللہ دوسرے بیٹے کیلئے بیعت لیکر مامون خطاب
دیا اور ممالک فارس اور خراسان اسے دئے۔ پہر قاسم کے لیئے بیعت لیکر موتمن خطاب
دیا اور جزایر حدود اُسکے سپرد کین اس وصیت نامہ کی نقل کعبہ مین آویزان کر دی اور
معتصم کو امی ہونیکے سبب سے بالکل محروم رکہا۔ مگر خدا کی قدرت کہ سلطنت و خلافت
سنہ ۸۰۹ پہر اُسیکے حصہ مین آئی اور آخر تک اوسکی اولاد مین رہی سنہ ۸۰۹ ۱۷۰ مین فرج خادم کو حکم تہا ۱۸۱
سی شہر طرسوس آباد کیا۔ اور مصیصہ اور مرعش بسایا۔ الغرض علم و کمال نے
اسکے عہد مین بہت ترقی کی۔ اہل علم کے جلسے کمیٹیونکے طور پر ہوتے تہے اور تصنیفات کا زور شور
تہا الف لیلہ کی تالیف اسکے عہد مین شروع ہوئی۔ اور تخمیناً ۳۰۰ رات تک پہونچی
بغداد اور کوفہ اور سکندریہ مین علوم جمہوری کے مدرسے قایم ہوئے حقیقت مین
یہہ عہد دولت اسلامیہ کے عین اوج اقبال اور ترقی سلطنت کا وقت تہا کہ خلیفہ اور
اُسکے ارکین جامع خلافت و سلطنت تہے۔ بادشاہونسی بے تکلف و تعصب آمد و رفت اور

اسے کتب انگریزی مین جزیرہ سسلی کہتے ہین۔
اسکو انگریزی مین سائپرس کہتے ہین جو حال مین سرکار انگلشیہ کے قبضہ مین ہے۔

ارتباط تہا یہودی - عیسائی - پارسی - ہندو عالم دربار مین موجود تھے -
شاہان یورپ سے براہ رسم شاہانہ خط وکتابت ہتی تہا دیکہین شہنشاہ فرانس نے تحفہ
جو ہای شاہانہ بہیجے انمین ایک گہڑی بہی ہتی - تجارت کی آمدورفت کا بڑا خیال تہا - چنانچہ
اسنے بحر روم اور بحر قلزم مین آمدورفت کہولنی چاہی تہی - مگر جعفر برمکی وزیر نے کہا کہ اہل روم
جہاز مین گہس آئینگی اور کعبہ مین سے نمازیون کو اوٹہا لیجائینگے اسلئے یہہ ارادہ موقوف
ایرینی ملکہ روم کی سرکش ہوگئی تہی اسلئے لشکر کشی کی اور ادہس لڑائی کے لئے جہاز بہی
تیار ہوئے - چنانچہ خلیفہ کا لشکر فتحیاب ہوا - بعد اسکے پہر بہی اکثر لڑائیان اور
سنہ ۸۰۲ء فتحین حاصل ہوتی رہین سنہ ۱۸۷ھ بین ٹیکوفورس یعنی نقفود بادشاہ روم نے
نامہ لکہا کہ عقل زنانہ کی سبب سے ملکہ سابقہ نے جو کچہہ کیا سو کیا - اب خلیفہ کو چاہیے کہ
جو جو کچہہ خراج مین لیا ہی سب واپس کردی - رشید نے جب یہہ خط پڑہا تو ایسا آگ بگولا
ہوا کہ کوئی اسوقت آنکہہ سامنے نکر سکتا تہا - جتنی مصاحب بیٹھے تھی سب ادہر اودہر ٹل گئے
اور وزیر کی بہی عقل گم ہوگئی - رشید نے خط کی پشت پر جو کچہہ اپنی قلم سے لکہا خلاصہ اسکا
یہہ ہے کہ ہمنے تمہارا خط پڑہا - جواب اسکا تم نہ سنوگے بلکہ دیکہہ لوگے - چنانچہ اسیوقت سوار ہوا
اور فتح نمایان حاصل کی - مگر چند روز کے بعد نقفور پہر سرکش ہوا - چنانچہ جب یہہ خبر آئی
تو مارے ڈر کے کوئی شخص رشید سے کہہ نسکتا تہا - آخر عبد اللہ ابن یوسف شاعر نے
ایک طور سے دو شعرون مین مطلب ادا کیا - غرض رشید نے زور وشور سے فوج کشی کی اور اسقدر

* شارلمین ... اعظم شہنشاہ جرمن و فرانس تہا ہارون رشید کا بہت ارتباط تہا
ہ وزر ... بوجہ کو کہتے ہین چونکہ تمام سلطنت کا بوجہہ اسنے اوٹہا لیا تہا اسلئے جعفر کو وزیر
کا خطاب ملا اور یہہ لفظ عام ہوگیا -

جی توڑ کر اڑا کر قلعہ کے صحن مین اونٹ جا بیٹھایا۔

باوجود اسکے عیش و عشرت سے بہی دل خوش کرتا تہا۔ اگرچہ پہلا مغنی اسلام مین طویس ہوا
مگر اسکے دربار مین ابراہیم موصلی بڑا ماہر علم موسیقی کا تہا۔ خلفا مین اول اسی خلیفہ نے چوگان
کہیلا اور آویزان نشانہ پر شرط باندہکر تیر اندازی کی اور شطرنج بہی کہیلی۔ اور گویون کے لیے
مراتب اور طبقے مقرر کیے (دیکہو بیان علم موسیقی) آخر سنہ ۱۹۳ھ مین فوت ہوا اور کہتے ہین کہ جبرئیل بن سنہ ۸۰۹ع
طبیب نے معالجہ مین غلطی کی۔ مگر اسنے اپنے ایک رازدان سے یہہ بہی کہا کہ میرے بیٹون نے
مجہپہ لوگ لگا رکہے ہین کہ وہی میرے ندیم بنے ہوئے ہین جنہین مسرور ماموں کا ہی اور بختیشوع
امین کا اسیطرح مؤتمن وغیرہ

خاندان برامکہ کی تباہی بہی اسکے عہد مین قابل یادداشت ہے

واضح ہو کہ سنہ ۱۲۰ھ کے قریب برمک نام ایک ترک بچہ نے بلخ سے آکر سفاح کے پاس حسن خدمت سنہ ۷۳۸
سے وزارت تک نوبت پہونچائی اسکا بیٹا خالد اور اسکا بیٹا یحیی اور اسکا بیٹا جعفر چار
پشت تک خاندان عباسیہ مین اسقدر صاحب اقتدار رہے کہ اندازہ عقل سے خارج ہے سنہ ۱۸۷ھ مین ہارون سنہ ۸۰۳
رشید کسی حرکت ناشایستہ کے وہم سے جعفر برمکی سے ناراض ہوکر اسکے تمام خاندان کو نیست و نابود
کر دیا اور پھر اپنی غلطی پر بہت پشیمان ہوا۔ جعفر وزیر کی محاسن تدبیر اور قوانین ملکداری ایسی
مین قابل تعریف ہین۔ فن ادب و انشا مین وحید عصر تہا۔ ترویج علوم و فنون کا نہایت شائق تہا
جو کچہ سامان تصنیف و اہل تالیف کا منصور اور مہدی کے وقتین جمع ہوا اسی خاندان کی حسن تدبیر مین
سمجہنا چاہیے۔ چونکہ کہوٹی دینار کو خالص کر کے اسنے سکہ دیا اسلیے زر جعفری یعنے زر خالص اب تک بہ این مشہور
اور زر جعفری اصطلاح فارس کی ہے۔ اس خاندان کی سخاوت اور جود و کرم افسانون کی طرح کتابون
مین یادگار ہین۔ اگرچہ سبکا درج کرنا اس کتاب کی حیثیت سے زیادہ مگر ایک نکتہ

نمونہ کے طور پر لکھا جاتا ہے کہ جعفر وزیر اور حاکم مصر مین کچھہ شکر رنجی ہوگئی تھی - ایک شخص اس معاملہ سے بے خبر جعفر کی طرف سے جعلی خط سفارش کا بناکر وہان پہونچا اُسنے متعجب ہوکر عزت و حرمت سے مہمان کیا - مگر خط کو جو دیکھا تو شبہہ معلوم ہوا اسلیئے جعفر کا وکیل جو وہان رہتا تھا اُسے دیا وکیل نے اصل خط جعفر کو بھیکر حال دریافت کیا - جعفر بھی دیکھکر حیران ہوا اور حاضرین سے پوچھا کہ اِسے کیا سزا دینی چاہیئے کسینے قتل کو کسینے ہاتھ کاٹنے کو - کسینے ماربانذکر چھوڑدینے کو کہا جعفر نے کہا کہ حیف ہے تم مین ایک آدمی بھی صاحب مروت نہین - دیکھو مجھہ مین اور حاکم مصر مین مدت سے بگاڑ تھا - اور ہم دونون چاہتے تھے کہ صفائی ہوجاوے مگر جو در رجوع کرتے ہوئے طرفین مین سے ہر شخص شرماتا تھا - خدا نے اِسکی بدولت صلح عطا کی ایسے وکیل کا احسانمند ہوکر جو کچھہ انعام شکریہ مین دیا جائے کم ہے - تم ایسی ایسی سزائین تجویز کرتے ہو - اُسیوقت کاغذ مذکور اوٹھا کر پشت پر لکھا کہ سبحان اللّٰہ یہہ تو خاص میرا خط ہے تمہین اسمین شک کیونکر ہوا - یہہ میرا بڑا دوست ہے - جو کچھہ اسپر احسان کروگے مجھپر احسان ہوگا - چنانچہ حاکم مذکور نے بہت غنیمت سمجھا اور بہت سا مال اور تحائف دیکر بغداد کو رخصت کیا جب وہ یہان پہونچا تو اسے ڈر کے پانو پر گر کر رونے لگا جعفر نے کہا کہ بھائی تم کون ہو - اُستے کہا کہ آپ کا چور - جھوٹا - جعلباز - جعفر نے اُسے پاس بٹھایا اور پوچھا کہ کیا ہاتھ آیا کے اسنے کہا ۱۰۰ x ۱۰۰۰ ہزار دینار جعفر نے کہا کہ چند روز ہمارے پاس رہو تاکہ اوتنا ہی اور ہوجائے چنانچہ چند روز رکھکر

رخصت کر دیا۔

عبرت حکیم بختیشوع طبیب سے روایت ہی کہ ایک دن رشید
قصر خلد مین شہر سلام مین بیٹھا تھا کہ مین بھی پہونچا۔ بیچ مین دجلہ بہتا
تھا۔ سامنے آل برمک کے مکانات تھے دیکھا کہ سوار اور پیادو کا
یحییٰ کے مکان پر ہجوم ہے۔ رشید نے دیکھکر کہا کہ خدا یحییٰ کا بھلا
کرے۔ ہمارے لئے کیسی محنت اوٹھاتا ہے اور ہم اوسکی بدولت آرام سے
عیش کرتے ہین۔ حکیم مذکور کہتا ہے کہ ایک دفعہ پھر مین وہین رشید کی
خدمت مین حاضر ہوا اور یحییٰ عالم سامنے سے نظر آیا۔ رشید نے دیکھکر کہا کہ
حقیقت مین یحییٰ خلافت کرتا ہے۔ مین تو فقط برای نام ہون مین اسیوقت
سمجھ گیا کہ اب خلیفہ انہین نہین چھوڑتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایسے اشخاص کے
دشمن اور حاسد بھی بے شمار ہوتے ہین۔ چنانچہ اکثر لوگ رشید کے کان بھرتے
رہتے تھے۔ ایک انہین سے فضل ابن ربیع بھی تھا۔ جو کہ منصور اور
مہدی اور ہادی کے عہد مین حاجب کا عہدہ رکھتا تھا۔ مگر ظاہر حال
مین سبب یہہ ہوا کہ آل ابی طالب سے خلفا ہمیشہ خائف رہتے تھے اسلئے انہیں
قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے۔ چنانچہ رشید نے ایکدفعہ کسی علوی کو
قید کرکے جعفر کی سپرد کر دیا۔ جعفر نے رحم کھا کر اوسے چھوڑ دیا۔ دشمنون نے
رشید کو خبر دی۔ رشید نے جعفر سے پوچھا کہ وہ علوی کہان ہے اوسنے
کہا کہ میرے پاس ہے۔ رشید نے کہا کہ تجھے میری جان کی قسم تیرے پاس
ہے؟ جعفر سمجھ گیا اور کہا کہ اوسے مینے چھوڑ دیا۔ کیونکہ مینے سمجھا کہ اوسکا

سے خلیفہ حق کو کچھہ آزار نہین پہونچ سکتا تہا۔ خلیفہ اسبات پہ خفا ہوا کہ یحیی
نے اپنا کیا غلام کو گہر مین بہیجا یہ جعفر کا سر کٹوا منگوایا۔ اور باقی خاندان کو اسطرح مٹایا
کہ نشان تک باقی نرہا جعفر کی عمر اسوقت ۳۷ برس کی تہی اور وزارت کچھہ کم
۱۷ برس کی۔ یہہ بھی واضح ہوا کہ جعفر کا دادا خالد حقیقت مین برمک
سنہ ۷۰۶ء کا بیٹا نہ تہا۔ طبری کی روایت ہے کہ سنہ ۸۶ھ مین قتیبہ بن مسلم بلخ
مین آیا تو قیدیون مین ایک عورت آئی کہ عبد اللہ بن مسلم نے اسے
اپنے پاس رکہا۔ آخر کو صلح ہوئی تو قیدی واپس ہوئے۔ زن مذکور نے کہا کہ
اے عرب مجھے تیرا حمل رہ گیا ہے وہ عورت برمک حکیم کی بی بی تہی عبد اللہ
نے اسے برمک کے سپرد کر دیا اور کہا کہ بیٹا ہوا تو ہمارا ہوگا چنانچہ اس سے
خالد برمکی پیدا ہوا جب مہدی عباسی ادہر آیا تو اس عورت نے
یہہ بچہ اسے لاکر دیا مہدی بغداد مین لے آیا۔

محمد ابو عبد اللہ امین ابن الرشید

سنہ ۸۰۹ء سنہ ۱۹۳ مین خلیفہ ہوا۔ اگرچہ نہایت حسین اور فصیح تہا مگر بے تدبیر اور عیاش
اور مقبول خرچ تہا۔ پہلا حکم اوسکا یہہ ہوا کہ قصر منصوریہ کے نیچے چوگان بازی
کا میدان تیار ہو قاسم اور مامون دونو بہائیون سے نزاع ڈالدی
چند روز تو امین اور مامون دونو کا نام خطبہ مین پڑہا گیا۔ مگر بعد
کی وصیت نامہ کو کعبہ سے منگا کر پہاڑ ڈالا۔ اور ۴۰ ہزار کا لشکر
کو دیکر بڑی دہوم دہام سے روانہ کیا چنانچہ اسمین چاندی
مامون کے لیے ساتہہ تہین مامون نے بہی ملاحظہ

کی جمعیت سے مقابلہ پر بہیجا اور فتحیاب ہوا - آخر بغداد کا محاصرہ ہوا - منجنیقونسے دار السلام کی دیوارین مسمار ہوئین - اور اہل شہر پر نہایت سختی گزری چنانچہ شاعرون نے اسپر مرثیے نظم کیے - ۱۵ مہینے کے بعد تمام ارکان دولت حریف سے جا ملے آخر سنہ ۱۹۸ھ (۸۱۳ء) مین گرفتار ہوتے ہی قتل ہو گیا کہ مامون کو بہی اسکا افسوس رہا - امین نے ۵ برس کی سلطنت مین لہو و لعب و عیش و عشرت کے سوا کچہہ نکیا - ۵ کشتیان - شیر - ہاتہی عقاب - سانپ - گہوڑے کی صورت بنوائین تہین کہ انمین بیٹہکر عالم آب کا تماشا دیکہا کرتا تہا -

۸۱۳ء

عبد اللہ ابو العباس مامون ابن الرشید

مامون سنہ ۱۹۸ھ (۸۱۳) مین خلیفہ ہوا - یہہ خلیفہ دولت و عظمت اور سخاوت مین مشہور تہا - اسنے سیاہ پوشی کی جگہ سبز پوشی کا حکم دیا کہ یہہ بنی فاطمہ کا لباس تہا - اسپر آل عباس مین فساد ہوا - اور آخر سیہ پوشی ہی قایم کرنی پڑی - اسکے علاوہ قرآن کے مخلوق ہونیکے مسئلہ مین بہی اختلاف شروع ہوا سنہ ۲۱۴ھ (۸۲۹) مین روم کے بادشاہ سے ایک نئی بنیاد پر لڑائی شروع ہوئی - یعنی ایک فاضل علوم ریاضی کا دربار روم مین تہا - مامون نے اسے بلایا نقفور بادشاہ نے روکا - اسپر لڑائی قایم ہو گئی اسوقت خلیفہ فتحیاب ہوا - مگر چند روز بعد یونان نے کئی فتحین حاصل کین جس سے نقفور کا دل بڑہ گیا - اور لڑائی پر کمر باندہی کہ معتصم کے عہد مین پہر اسکا ظہور ہوا - سلطنت کی شان و شوکت نے اسکے عہد مین

۸۱۳ء ۸۲۹ء

* کہتے ہین کہ دراصل بنی عباس سے فاتحہ اور واسطہ اور خاتمہ ہے چنانچہ فاتحہ سفاح اور واسطہ مامون اور خاتمہ معتصم ہے +

تہذیب سے بہی زیادہ ترقی کی - چنانچہ جب ۲۰۲ھ مین بوران بنت حسن
ابن سہل سے آپنی شادی کی تو ہزارون مشک وعنبر کی گولیون
مین کاغذ کے پرچے لپیٹے ہوئے ہتے کہ زر نقد اور لونڈی غلام اور
گہوڑون اور املاک اور جاگیرون کی چٹہیان اُنپر لکہی ہوئی تہین وہ
گولیان نثار مین پہنکین - اور جسکے ہاتہ مین جو گولی آئی اوسکی چٹہی
کی چیز اُسے ملی

اُسنے بہی مختلف ولایتون سے اہل کمال کو جمع کرکے علوم حکمی اور ریاضی
وغیرہ فنون علمی وعملی کیطرف حوصلہ شاہانہ سے توجہ کی - جزیرہ قبرس
سے بہی بہت سی کتابین فلسفہ اور حکمت یونانی کی ہاتہ آئین - اور اپنے
ایلچی شاہان یورپ کے پاس بہیجکر یونانی و رومی کتابون کے ترجمے
اور نقلین منگائین بلکہ اپنے مترجم بہیجے بہیجے چنانچہ بہت کچہہ سامان جمع ہوا
اسلام کے علمانے اِن علوم مین ایسے کمال پیدا کئے کہ معلم اول* کی
رای مین رد وقبول سے دخل و تصرف کئے اور خود بہی کتابین تصنیف
کین چنانچہ جن جن علومین انکی کوششون نے جوہر دکہائے اُن
علوم کے ذکر مین اشارہ کیا جائیگا مامون نے پہلے دیبائے سفید کی
پوشش کعبہ پر چڑہائی (محمود غزنوی نے زرد پوشش بہی چڑہائی تہی)
مامون کا قول تہا کہ عقلون کی لڑائی دیکہنے سے زیادہ کوئی
تماشا دنیا مین نہین

اسکے زمانہ مین آل عباس کی مردم شماری ہوئی تو معلوم ہوا کہ ۳۰ ہزار

* معلم اول ارسطاطالیس اور معلم ثانی ابو نصر فارابی اور معلم ثالث شیخ بوعلی سینا کو کہتی ہین

سنہ ۸۲۸ تہے سنہ ۲۱۳ھ مین جزیرۂ صقلیہ اغلبی خاندان کے ذریعہ سے سنہ ۲۱۳ھ
پہر تحت مین آیا - اِسکے عہد مین ترکی غلام زیادہ تر عہدے پانے لگے
طاہر کو ملک خراسان بالاستقلال عنایت کیا جس سے انجام کو
خاندان طاہریہ کی سلطنت قایم ہوئی - اور بعض بعض ملکون کے حاکم
سنہ ۸۳۳ اپنے اپنے دلونمین خیال خودسری کرنے لگے سنہ ۲۱۸ھ مین ایکدن سنہ ۲۱۸ھ
کہجوریں اس کثرت سے کہا ئین کہ دفعتہً انتقال ہوگیا -
مامونؔ بخلاف خلفاے گزشتہ کے بنی فاطمہ سے بہت مانوس
تہا اور انپر احسان واکرام کرتا رہتا تہا - بلکہ اپنے بعد بہی رعایت کیلئے
وصیت کرگیا - اسوقت تک کل اہل اسلام پر خلفا کی دینی اور دنیاوی
اور سلطنت کا جاہ وجلال برقرار رہا -

لطیفہ مامونؔ کو شطرنج کا بہت شوق تہا کہتا تہا کہ اس سے
عقل بہت تیز ہوتی ہے مگر باوجود اِسکے اچھی نہ کہیلتا تہا وہ خود کہا کرتا
تہا کہ عرصہ عالم کا بندوبست کرتا ہون مگر دو بالشت کپڑے کا بندوبست
نہین کرسکتا

تحقیق وہان کے لوگ اسوقت شطرنج کو شاہ مات کہتے تہے
پس یہہ کہیل وہان سے بلاد یورپ اور انگلینڈ مین گیا ہے - چنانچہ
انگریزی مین اسے چکمیت کہتے ہین جو کہ مبدل شاہ مات کا ہے
اور فرنچ اور جرمن وغیرہ زبانونمین بہی اسکے قریب قریب الفاظ استعمال مین ہین

معتصم باللہ ابو اسحق محمد ابن الرشید

سنہ ۸۳۳ء سنہ ۲۱۸ھ ۸۳۳ء مین تخت نشین ہوا - بہادری کے ساتھہ نہایت قوی ہیکل اور مہ
زورآور تہا - اسنے ترک کے غلامون کو بہت قوت دی - خود بہی ترکون سے
بہت شوق تہا - انہین کی بولی بولتا تہا اور وہی چال چلن تہا - قریب
۱۰ ہزار کے غلام تہے کہ حکومتون اور خدمتون پر مامور تہے - بہت سے غلام
سمرقند اور فرغانہ سے منگائے - تمام خلعت شاہانہ اور سونے کی
پیٹیان باندہے بازارون مین گہوڑے دوڑاتے پہرتے تہے اور لوگون کو
آزار دیتے تہے کہ شہر تنگ ہوگیا آخر سبنے فریاد کی کہ اگر خلیفہ اپنے
لشکر لیکر یہان سے نہ نکل جائیگا تو ہم جہاد کے زور سے لڑینگے تب معتصم
سنہ ۸۳۵ء نے شہر قاطول کے پاس سنہ ۲۲۰ھ ۸۳۵ء مین شہر سُرَّ مَن رأى مہ
آباد کیا کہ مختصر ہوکر سامرہ مشہور ہوگیا
قیصر پر فوج کشی کی اور زبطرہ جو قیصر نے لے لیا تہا اُس سے
چہڑا کر عموریہ کو فتح کیا - قیصر نے جبکہ عموریہ کو فتح کرکے لوگون کو قید
کیا تو ایک علویہ عورت نے مصیبت زدہ ہوکر پکارا کہ وامعتصما - سپاہی
ہنسکر بولا کہ آتا ہے ابلق گہوڑے پر سوار - اتفاقاً یہ خبر معتصم کو بہی پہونچی
جسطرح بیٹہا تہا اوسیطرح اوٹہہ کہڑا ہوا اور بگٹٹ وہانتک جاکر فتح
پائی اور اُس بڑہیا کو تلاش کرکے قید سے چہڑایا کہتے ہین کہ اس لشکر مین
ایک لاکہہ ۳۰ ہزار سوار تہے اور سب کی سواری مین ابلق ہی گہوڑے تہے
جب فتح پاچکا تو پہر اپنے معمولی جلسہ مین بیٹہا اور کہا کہ اب عیش و عشرت
نے مزا دیا - ٭

حیدر ابن کاؤس ماوراءالنہر کے ایک خاندانی ترک کو افشین خطاب
دیکر سپہ سالار کیا۔ اسکی اور سرداروں سے ناچاقی رہتی تھی چنانچہ اس سبب سے
اکثر فساد رہا۔ آخر معتصم نے اُسے قید کرکے زہر سے مار ڈالا۔
اسکے عہد تک سوائے اندلس کے اور سب ممالک مقبوضہ بظاہر تابع تھے
اندلس کی تسخیر کا ارادہ کیا تھا کہ ملک عدم سے پیغام طلب آیا ہزار اشرفی
روز صرف اسکے کہانے کا صرف تہا۔ ایک عالیشان میدان بغداد
مین بنایا اور آپ ہی ویران کردیا۔ عجیب نام ایک غلام ترک کی
٢٢٧ تعریف مین شعر کہتا تہا اور کہواتا تہا۔ آخر سنہ ٢٢٧ھ مین مرگیا۔

وَاثِقُ بِاللّٰہِ

٢٣٢ باپ کے بعد سنہ ٢٢٧ھ مین خلیفہ ہوا اور سنہ ٢٣٢ھ مین مرگیا

اَلْمُتَوَکِّلُ عَلَی اللّٰہِ

واثق کا بیٹا خوردسال تہا وصیف غلام ترک نے متوکل معتصم
کے بہائی کو خلیفہ کیا۔ اسکی بے تدبیری سے سلطنت زیادہ ضعیف ہوگئی
روم کی فوج آئی اور دمیاطہ تک لوٹ مار کر دریا کی راہ چلی گئی
اسکی ہزار لونڈیان اور حرم لونڈیان تہین۔ ایک دن ابن سکیت
اسکے بیٹون کو کہ حسن اور حسین انکا نام تہا پڑہاتا تہا اسنے پوچہا
تیرے نزدیک اپنی حسن اچہا ہے یا حسین ہے۔ اسنے کہا قنبر
غلام متوکل نے خفا ہوکر اسکی زبان نکلوا ڈالی۔ یا غلاموں سے پامال

* یعنی تیرے دونو بیٹون سے انکا غلام قنبر بہتر ہے اس خلیفہ کو بی بی فاطمہ سے مخالفت تہی چنانچہ
کربلا مین مرقد حسین پر ہل چلوا کر ڈالی کہ منہدم ہو جاوے ۔

کروادیا چونکہ ترک بہت زور پکڑ گئے تھے اسلئے رفتہ رفتہ مختلف باتون
پر ناراض ہوکر منتصر اپنے بیٹے کی ترغیب سے سنہ ۸۶۱ء مین قتل ہوا

المنتصر باللہ ابو جعفر محمد ابن متوکل

سنہ ۸۶۱ء / ۲۴۷ھ مین تخت نشین ہوا۔ بہت سلیم اور نیک خلاق تھا۔ برخلاف
باپ کے بنی فاطمہ کے ساتھ بھی ملاطفت ظاہر کی۔ مگر امرا سے کینہ ور
کی ترغیب سے جن جن لوگون سے خائف تھا انہین قتل کرنے لگا
اور کشتی کی تلوار سے خون کے دریا بہادئے۔ آخر باپ کا خون بھی
کچھ آسان بات نہ تھی جسطرح کہ پدر کشون کے لئے سزاے الٰہی مشہور
ہے ۶ مہینے کے اندر مرگیا یا زہر سے مارا گیا

کہتے ہین کہ ایک دن جشن عشرت کے لئے مکان سجوایا اور توشہ خانہ
شاہی سے فرش مکلف نکلوا کر بچھوایا۔ اسپر ایک بادشاہ تاج دار کی تصو
یر تھی اور کچھ فارسی مین لکھا ہوا تھا منتصر نے منشی کو بلوا کر پڑھوایا منشی
دیکھکر غمگین ہوا۔ اور نہ پڑھا۔ خلیفہ نے اصرار کرکے پڑھوایا یہ
لکھا ہوا تھا کہ مین شیرویہ بن کسریٰ ہون۔ باپ کو قتل کیا
مگر ۶ مہینے سے زیادہ ملک نصیب نہوا۔ منتصر کا رنگ فق ہوگیا اور
بچھونون کو جلوا دیا۔

واضح ہو۔ کہ اسوقت مین ترک بھی سلطنت مین ایک بڑے حصہ دار
ہو گئے تھے کہ جسکو وہ چاہتے تھے وہی خلیفہ ہو جاتا تھا۔ یہہ ترک
خوارزم اور ماوراء النہر سے بندی بازار خرید ہوکر آتے تھے۔ اور

اسکا اصل سبب یہ تھا کہ تاتار چین کے بادشاہ انہیں اُسطرف سے دبا کر عمل اسلام کی طرف نکالتے تھے ادہر کی سرحد پر آتے تھے تو اسلام کو قوی پاتے تھے اور مغلوب ترکون کے سردار انہیں اسلام کے حکام کو تحفہ تحایف مین دیتے تھے یا بیچ ڈالتے تھے یا لڑائیون مین بندی ہوجاتے تھے۔ وہان سے مال غنیمت مین تحفہ کے طور پر خلیفہ کے دربار مین آتے تھے اور خلفا کی بے تدبیری سے فرعون بے سامان ہوجاتے تھے حق پوچھو تو ایسی فوج کا سلطنت مین رکھنا نہایت خطرناک ہے چنانچہ خلفا نے انہین عرب کا زور گھٹانے کے لئے مالک شمشیر کیا

اُنہون نے دیکھا کہ عرب کا مطلب ہمارے ذاتی مطلب کے خلاف ہے

پس خلیفہ کی دی ہوئی تلوار سے ہاتھ انہین پر صاف کئے

بلادِ یورپ مین ایک دفعہ دُوما (روم قدیم) مین غلامون کی فوج خاص نے زور پکڑ کر تاج سلطنت کو اپنے ہاتھ مین اٹھا لیا تھا کہ جسکے سر پہ چاہتے تھے رکھدیتے تھے وہی حال یہان ہوگیا۔ چنانچہ مُتوکّل کو آپ ہی خلیفہ کیا پھر بیٹے کے ہاتھ سے اُسے مروادیا۔ اور اُسیطرح ورق کتاب کی طرح برابر سلطنت کو اُلٹتے رہے۔ چنانچہ بیان آیندہ سے واضح ہوگا۔

مُستعین باللہ ابو العباس احمد ابن معتصم

بغاء کبیر اور بغاء صغیر اور نامش ترک سردارون نے مشورہ کیا کہ اخاندان کو پدر کشی کے جرم مین سلطنت سے خارج کرنا چاہیے اسلئے

سنہ ۸۶۲ مُستعین ابن معتصم کو سنہ ۸۶۲ / ۲۴۸ مین مسند نشین کیا۔ مگر دوسرے ہی برس
ترک سردارون مین فساد ہوا مُستعین سامرہ سے بھاگ کر بغداد مین چلا
آیا۔ اور ہرچند ترکون نے بلایا مگر وہ نہ گیا۔ اُنہون نے مُعتز
کو اپنا خلیفہ کرلیا اور لشکر لیکر مُستعین پر آئے اہل بغداد اسکے
طرفدار ہوگئے کئی مہینے تک لڑائی رہی اور قحط اور قتل کی آفت سے
لوگ تنگ آگئے۔ آخر مُستعین کی معزولی پر صلح ہوئی۔ اور مُستعین
سنہ ۸۶۶ سنہ ۸۶۶ / ۲۵۲ مین قتل ہوا۔ اس خلیفہ نے لمبی لمبی ٹوپیون کو مختصر کیا اور
آستینون کو گھٹا دیا۔ اسی کو اسکی میعاد سلطنت سمجھنا چاہیے

مُعتز باللہ محمد ابو عبداللہ ابن متوکل

سنہ ۸۶۶ مُعتز سنہ ۸۶۶ / ۲۵۲ مین مسند نشین ہوا۔ اس سے بڑی چوک یہہ ہوئی کہ عرب
لوگ اسکے ساتھ تھے مگر پھیر بھی ترکونکو صاف نہ کردیا۔ ۱۹ برس کا نوجوان تھا
اور نہایت خوبصورت تھا۔ پہلے خلفاء کچھہ چاندی کا زیور رکھتے تھے اسنے
سونے کے زیور سے سواری کی۔ نائبون اور سپہ سالارونکی عزل و نصب اسکے
عہد مین بھی ہے صالح ابن وصیف ایک ترک زبردست سردار تھا کہ مُعتز
بھی اوس سے ڈرتا تھا۔ سپاہ کے سردارون نے کہا کہ ہماری تنخواہ اگر
خلیفہ دیدے تو ہم اُسکا قصہ پاک کردین۔ ادہر سے اسنے بھی مُعتز کی مان سے
۵۰ ہزار دینار تقسیم تنخواہ کے لئے مانگا اُسنے صاف جواب دیا۔ آخر بغاوت
یہانتک بڑہی کہ فوج مسلح ہوکر حرم سرا کے دروازے پر آئی۔ اور
مُعتز کو طلب کیا اسنے کہا کہ مینے دوا پی ہے ضعف کے مارے آیا نہین

جاتا - انہون نے کچھہ خیال نہ کیا اور اندر سے اُسکی ماں نگین پکڑ کر کہسیٹ لائے
بہت سونٹے مارے اور دہوپ مین بٹہایا - موہنہ پہ تہپیڑین مارتے تہے
اور کہتے تہے کہ خلافت سے مستعفی ہو - آخر اوسنے استعفا لکہدیا
اور محمد ابن واثق کی بیعت اس سے لی - اول ہوکہہ پیاس کی تکلیفین دیکر
حمام مین غسل کروایا - حمام سے نکلکر پیاس زیادہ ہوئی تو برف کا پانی پینے
کو دیا کہ پیتے ہی مرگیا ❊

پہر اسکی مان سے بہی مال کثیر صالح کے ہاتہہ آیا - چنانچہ ۱۳ لاکہہ دینار اور ۲ سیر
کے قریب زمرد - ۶ سیر کے قریب بڑے بڑے موتی - اور باقی نقد وجنس
علیحدہ - یہہ واقعہ ۲۵۵ھ مین ہوا

مہتدی باللہ صالح محمد ابو اسحق ابن واثق

اول معتز کو حاضر کیا - گواہون نے گواہی دی اور اس سے کہوایا کہ مین
خلافت کے کام مین عاجز ہون پہر اُس سے بیعت لیکر مہتدی کو خلیفہ
کیا مہتدی حسن صورت اور عبادت کے ساتہہ شجاعت بہی رکہتا تہا
بلکہ کوئی اُسکا رفیق نہ تہا - کہانے پینے مین فقرا کی طرح گزارہ کرتا تہا
راگ رنگ سب موقوف کردئے - ظلم کی زیادتیون کو روکا اور بعض سرکشون
کو دور دور کے ملکون مین بہیجدیا - یہہ خلوت مین تنہا رہتا تہا اور لکہنے والے
اُسکے سامنے بیٹہے لکہا کرتے تہے - سرداران مملکت کا پہر آپسمین
جہگڑا ہوا اور بہت کشت وخون کے بعد خلیفہ ۲۵۶ھ مین گرفتار
ہو کر مارا گیا ❊

المعتمد علی اللہ ابو العباس ابن متوکل

سنہ ۲۵۶ھ مین مقام جوسق کے قید خانہ سے نکلکر مسند نشین ہوا۔ اسکا بہائی موفق بڑا قابل اور نیک تہا کہ بہائی کی سلطنت کا نہایت خوبی سے بندوبست کیا۔ معتمد کو موسیقی کا بہت شوق تھا۔ خود بھی گاتا بجاتا تہا اور رات دن راگ رنگ عیش و عشرت مین رہتا تہا کہ لوگ اس سے بیزار ہوگئے ٭

احمد بن طولون مصر مین۔ اور یعقوب صفار خراسان مین خودسر ہوگئے ملک زنج سے بہبود خارجی نے بغاوت کی اور بلاد اسلام کو لوٹ مار سے تباہ کردیا۔ لکہوکہا مسلمان اور سادات قتل و غارت کئے۔ یہانتک کہ ایک ایک کے پاس ۱۰۰ علوی عورتین خدمتمین تہین موفق نے اسپر فوج کشی کی اور خاطرخواہ سزا دیکہ سب قیدیونکو چہڑایا اور بہبود کا سر کاٹ لایا۔ اسدن تمام بغداد مین عید کیطرح خوشی ہوئی اور قیدیون کو اپنے اپنے گہر ومین پہونچایا۔ علوی بہی طبرستان وغیرہ مین مخالفت کرتے رہے۔

موفق نے دیکہا کہ سلطنت مین بڑا ضعف ترکونکے فساد سے ہے۔ چنانچہ اسکا بہی قرار واقعی بندوبست کیا

یہہ افسوس ہے کہ معتمد نے خیرخواہ بہائی کیطرف سے بے اعتماد ہوکر ابن طولون حاکم مصر سے سازش کی کہ اخیرکو خود قید ہوگیا۔

اہل فرنگ نے بھی دو دفعہ حملے کئے ایک دفعہ شہر لونہ اور دوسری دفعہ

دیارِ بکر اور الجزیرہ اور موصل وغیرہ تک آ گئے - جنگل کے اعرابی
۲۷۸ سنہ کعبہ کی پوشیشن اوتار کر لیگئے سنہ ۸۹۱ (۲۷۸) مین موفق کے مرنے سے سنہ ۸۹۱
۲۷۹ سنہ معتمد کی خاطر جمع ہوئی تہی کہ سنہ ۸۹۲ (۲۷۹) مین خود بھی مرگیا سنہ ۸۹۲

المعتضد باللہ احمد ابو العباس

معتضد - موفق - کا بیٹا تہا - چچا کی جگہ مسند نشین ہوا - نہایت شجاع اور
ہیبت تہا - اور ساتہہ اسکے نہایت سخت مزاج اور خونریز تہا چنانچہ لوگ اسکو
سفاح ثانی کہتے تہے مگر اس سخت مزاجی کا نتیجہ اچھا ہوا کہ تمام مفسد
فرو ہو گئے - ممالک فرنگ کی طرف سے بھی امن رہا بلکہ فتوحات تازہ مین
مکرر یہ بلاد روم سے فتح کیا - البتہ قرامطہ نے بہت زور پکڑا
خمارویہ طولونی نے اپنی بیٹی خلیفہ کو دی - کہ زر و مال اور لونڈی غلام
۲۸۹ کے علاوہ تین صندوق جواہرات کے بہرے ہوئے تہے آخر سنہ ۹۰۲ (۲۸۹) مین مرگیا سنہ ۹۰۲

المکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد

باپ کی مسند پر بیٹہا مگر حسن انتظام سے سب کو خوش کیا - اور جو جو مکان اور باغ لوگونکے
اسنے اپنے محلون کے لئے لیلئے تہے وہ واپس کر دئے - جنگ روم مین انطاکیہ فتح کیا
۲۹۵ اور مال بے تعداد لوٹ مین ہاتھ لگا مگر قرامطہ نے اسکی عہد مین بھی بڑا زور و شور کیا آخر سنہ ۹۰۸ (۲۹۵) مین مرگیا سنہ ۹۰۸

مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر ابن معتضد

چہوٹی سی عمر مین نمک حلال وزیر کی صلاح سے تخت نشین ہوا - امور مملکت مین

* اسقدر قوی تہا کہ اکیلا شیر کا مقابلہ کر سکتا تہا + ابو سعید قرمطی سنہ ۲۹۶ع مین ظاہر ہوا جسنے بصرہ
اس پاس مین خلیفہ کے لشکر کو کئی شکستیں دین
اسکے عہد مین یحییٰ بن زکرویہ قرمطی نے خروج پایا اور کئی دفعہ خلیفہ کو شکست دیکے آخر
لڑا آخر سنہ ۹۰۲ع مین مارا گیا اور اسکی جگہ اوسکا بہائی حسین کھڑا ہوا *
+ صولی کہتا ہے کہ کسی خلیفہ نے خلفاء عباسیہ مین سے اپنا نام علی سوا اسکے نہین رکہا

ایسا خوش نصیب تہا کہ باوجود صغر سن کے ارکان سلطنت نے فساد کرکے ابن المعتز کو خلیفہ بنایا - مگر جب وہ ہتیار سج کر باہر نکلا تو سب ساتہہ ہوگئے - اور مفسد گرفتار ہوکر قتل ہوئے - اسکے عہد مین ایکدفعہ قرامطہ حجر اسود کعبہ سے لیگئے دوسری دفعہ پھر آئے اور قتل غارت کو حد سے زیادہ گزار دیا منصور حلاج کا واقعہ بھی اسیکے عہد مین ہوا سنہ ۳۱۴ھ (۹۲۶) اور سنہ ۳۱۵ھ (۹۲۷) مین لشکر روم ملطیہ اور دمیاط مین داخل ہوا اور لوٹ کر مسجد جامع مین ناقوس بجائے ؛

قرامطہ اکثر خلق خدا کو آزار دیتے رہے اور لشکر خلیفہ کو شکست دی دیالمہ بھی اپنا زور دکہاتے رہے - اہل روم نے خلاط کو فتحکر کے مسجد جامع مین بجای ممبر کے صلیب لاکر رکہی سنہ ۳۱۷ھ (۹۲۹) مین پہر ابن معتضد کو قاہر باللہ کا لقب دیکر خلیفہ کرلیا - مگر اس خوش نصیب اقبال نے کام کیا اور قاہر گرفتار ہوگیا - سنہ ۳۰۶ھ (۹۱۸) مین مقتدر کی مان نے ایک شفاخانہ جاری کیا کہ جسکا ۷ ہزار دینار سالانہ خرچ تہا ؛

خلیفہ وقت کے صغر سن اور کچھہ بے تمیزی کے سبب سے عورتین محل کی فیصلہ مقدمات کے لئے بیٹہا کرتی تہین - اسبات سے تمام امرا ناراض تہے آخر سنہ ۳۲۰ھ (۹۳۲) مین مونس خادم کی شمشیر بغاوت سے خلیفہ ذبح ہوا

القاہر باللہ ابو منصور محمد

مونس خادم جب مقتدر کو مارکر بغداد مین آیا تو چاہا کہ اسکے بیٹے کو خلعت خلافت پہنا دے مگر ایک رکن دربار نے کہا الحمد للہ کہ اس بادشاہ کی اطاعت سے نجات ہوئی جسنے محل کی عورتون کے ہاتہہ مین حکومت دے رکہی تہی اب ایسے شخص کو

قرامطہ مقتدر اور منصور دیلمی مکہ کی طرف چلے جاتے تہے تو اوسوقت ابو طاہر سلیمان ابو سعید قرمطی نے حاجیون کو قتل کرکے انکی لاشون کو چاہ زمزم مین ڈالدیا اور کعبہ مین داخل ہوکر حجر اسود کو نکالکر لیلیا اگرچہ ... روز کے بعد عباسیون نے اوسکو ... ہ ؛

حاکم کرنا چاہیے جسمین ہمین بہی کچہہ اختیار رہے۔ چنانچہ القاہر باللہ باتفاق
رای تخت نشین ہوا مگر افسوس کہ مقتدر کی اولاد کو قتل کیا۔ مال مرض
استسقا مین مبتلا تہی اُسپر سخت جرمانہ ڈالا۔ ابن مقلہ واضع خط نسخ جسکو خود بلا کر
وزیر کیا تہا اُسنے اور مونس اور اکثر درباریون نے متنفر ہوکر ارادہ فساد کا کیا قاہر
قہر الہی کی طرح انکے پیچہے پڑا کئی قتل ہوئے۔ کئی دیوارونمین چنے گئے۔
ابن مقلہ کا گہر جلوا دیا اور وہ خود بہاگ گیا اسنے یہہ دانائی کی کہ مفسدون کو
تو اسطرح ڈرا کر بٹہایا اور فوج کی تنخواہ بانٹ دی۔ مگر ابن مقلہ نے نجومی سے
سازش کرکے ترک سردارون کے ذہن نشین کیا کہ اگلے سال قاہر مقہور ہوجایگا
انجام اسکا یہہ ہوا کہ سنہ ۳۲۲ ہجری مطابق ۹۳۳ عیسوی مین امرا پہر باغی ہوگئے اُسے اندہا کرکے نکالدیا اور ۹۳۳
راضی باللہ کو خلیفہ کرلیا۔ عبرة قاہر جمعہ کو اندہے فقیرون مین بہیک
مانگتا ہوا مسجدونمین پڑا پہرتا تہا اور مصیبت سے دن بہرتا تہا

راضی باللہ ابو العباس

مقتدر کے بیٹے کو سب نے ملکر تخت پر بٹہایا۔ اور راضی باللہ لقب۔ ابن مقلہ
وزیر ہوا۔ مگر اخیر کو ایک سازش کی تحریر ابن مقلہ کے ہاتہہ گرفتار ہوکر ہاتہہ کاٹے
گئے۔ علم تاریخ اور انساب و شعر مین راضی باللہ کو کمال تہا بلکہ اسکے بعد
پہر کسی خلیفہ کا تدوین نہین ہوا نہ کسینے ممبر پر اپنا خطبہ پڑہا ٭
اسکے عہد مین اول ابن رائق وزیر نے انتہا کی ہمہ پہنچا کر راضی کو ایک
تصویر بیکار کردیا پہر بجکم دیلمی ترکی نے اپنی قوت سے امیر الامرا کے
خطاب حاصل کرکے مسند حکومت پر جلوس کیا۔ اسکے علاوہ تمام شہرونمین

٭ ابو علی محمد بن علی بن حسین بن عبد اللہ معروف ابن مقلہ ماہ شوال سنہ ۲۷۲ ہجری مین پیدا ہوا۔ اور سنہ ۳۲۸
مین مرگیا الفاق حسنہ سے یہہ تین دفعہ وزیر ہوا اور تین ہی دفعہ دفن کیا گیا اور مشہور ہوا تہا

ملوک طوائف کا عالم ہو گیا۔ اور راضی کے پاس سوائے بغداد کے اور
فاطمیہ مصر میں ناصر الدین اللہ تدلیس میں کمال اولوالعزمی سے فتوحات
حاصل کرتے تھے اور اپنے نام کے سکے اور خطبے جاری کرتے تھے سامانیہ قادر
دماد ... الدولہ میں نشان شاہی اڑا رہے تھے۔ دیالمہ کا ہی ستارہ چمکا ہوا تھا موصل
ھ دیار بکر وغیرہ میں آل حمدان تھے۔ آخر سنہ ۹۴۰/۳۲۹ میں راضی باللہ فوت ہوا ۹۴۰ء

المتقی باللہ ابو اسحق (ابراہیم ابن مقتدر)

خلیفہ وقت کو ملک داری سے کچھ غرض نہ تھی۔ امرا کے تمام غلام ترک جو تھے آپس میں
کٹتے مرتے تھے کہ خلیفہ ہمارے قابو میں ہے۔ متقی حقیقت میں ایک متقی
پرہیزگار تھا۔ اوسکا قول تھا کہ میرا مصاحب مصحف مجید ہے۔ پہلے ہی سال میں
قبۃ الخضراء ایک عالیشان عمارت کثرت بارش سے گر پڑی۔ یہہ مکان
عباسیہ کی عظمت و شوکت کا نمونہ تھا منصور کا بنایا تھا۔ اسکے اندر اوپر
نیچے ۲۰ × ۲۰ گز کا ایوان تھا۔ گنبد پر ایک سوار کی مورت بنی تھی
اسکے ہاتھ میں نیزہ تھا آل حمدان نے بریدی وغیرہ اکثر مفسدوں کو مار
کر ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کے خطاب حاصل کئے

ھ سنہ ۹۴۲/۳۳۱ میں اہل روم نے ارزن اور میافارقین وغیرہ پر فوج کشی کر کے ۹۴۲ء
ہزاروں آدمیوں کو قید کر لیا۔ آخر یہہ پیغام بھیجا کہ وہ رومال جس سے حضرت
عیسیٰ ع نے منہہ کا پسینہ پونچھا تھا اور چہرہ کا نشان اوس پر پڑ گیا تھا۔ وہ
خلیفہ کے پاس ہے اگر ہمیں دیدیں تو ہم قیدیوں کو چھوڑ دیں۔ چنانچہ فقہائ نے
پہلے تو اسکے بھیجنے میں تامل کی مگر اخیر کو بھیجا گیا اور ہزاروں قیدی رہا ہو گئے

آل حمدان اسکے عہد مین صاحب قوت رہی مگر دار الخلافہ سے منحرف نہین ہوئی

سنہ ۳۳۳ آخر سنہ ۹۴۳ ۳۳۳ مین ایک دفعہ خلیفہ بغداد کو آتا تہا۔ توزون امیر استقبال کو نکلا سنہ ۹۴۴

سامنے آکر پیادہ ہوا اور سلام کر کے قید کر لیا۔ انگوٹہی اور چادر اور چہڑی خلافت

کی لے لی اور اندہا کر کے بغداد مین داخل کر دیا

المستکفی باللہ ابو القاسم عبد اللہ

سنہ ۳۳۴ مستکفی کو توزون نے تخت خلافت پر بٹہایا مگر دس دن بہی نہ گزرے کہ سنہ ۹۴۵ ۳۳۴ سنہ ۹۴۵

مین احمد بن بویہ نے جو اہواز وغیرہ مین قوت پکڑے ہوئے تہا بغداد

پر یورش کی۔ تمام ترک ادہر ادہر بہاگ گئے۔ ناچار خلیفہ خود نکلا

اور اوس سے ملکر اظہار خورسندی کیا کہ تمہاری بدولت مجہے ترکان نکمے امام

سے مخلصی ہوئی۔ چنانچہ دونون ساتہ بغداد مین داخل ہوئے احمد کو

امیر الامرا معز الدولہ کا لقب مل گیا اسنے تمام خزاین ودفاتر پر قبضہ کر کے اپنے

نام کا سکہ جاری کر دیا اور خلیفہ کے اخراجات ضروری کے لئے ۵۰۰۰ دینار

روزانہ مقرر کر دئے۔ مگر بد اقبالی یہہ ہوئی کہ محل کی عورتون کا پہلے سے زور چلا آتا تہا

تمہانہ ایک عورت نے خلیفہ کے لئے جشن ترتیب دیا اور اسمین معز الدولہ کو

بہی بلایا۔ وہان اسکو وہم ہوا کہ شاید یہہ میری گرفتاری کا بہانہ ہے۔ اسلئے

سر دربار خلیفہ کو پکڑ کے اندہا کر دیا اور تمہانہ کی زبان کاٹ دی ❖

المطیع للہ ابو القاسم فضل (بن جعفر المقتدر)

سنہ ۳۳۴ سنہ ۹۴۵ ۳۳۴ مین معز الدولہ نے مقتدر کے بیٹے کو نائب کر کے مطیع اللہ لقب سنہ ۹۴۵

دیا اور خود کل امورات کا بندوبست کیا اور مصر اور افریقیہ وفارس اور ...

ہو کر فاطمیہ نے بڑی بڑی ترقیان کین - مگر حاکم خراسان
نے خود بخود اسکا خطبہ پڑھا مطیع نے خوش ہو کر
سنہ ۹۵۷ فرمان اور نشان بھیجا سنہ ۳۴۶ھ (۹۵۷) مین جزیرہ اقریطش اہل روم
سنہ ۹۶۵ نے لے لیا اور حدود کے علاقہ دبا لئے سنہ ۳۵۴ھ (۹۶۵) مین بادشاہ
روم نے حدود اسلام کے پاس قیسادیہ تعمیر کیا کہ فوج کشی
کے وقت کام آئے ؎

سنہ ۹۶۷ سنہ ۳۵۷ھ (۹۶۷) مین کافور اخشیدی کے مرنے سے دیار مغرب مین فاطمیہ
کی دولت نے بہت قوت پکڑی چنانچہ ادہر لباس سیاہ اور خطبہ مین عباسیہ
کا نام تبدیل ہو گیا - بلکہ اہل بیت کی نام داخل ہو گئے - ساتھ اسکے انتظام مملکت
اور کاروبار تجارت و زراعت ابہی ادہر خوب رونق پر آئے - ادہر اسیقدر عباسیہ
کا زوال ہوتا گیا - مطیع باللہ آخر آل بویہ کے زیر سایہ ۲۹ برس بسر کر کے
سنہ ۹۷۴ فالج مین مبتلا ہوا اور سنہ ۳۶۳ھ (۹۷۴) مین اسکا بیٹا جانشین ہوا

الطائع للہ ابو بکر عبد الکریم (بن المطیع)

اسکے عہد مین آل بویہ کے امرا کا زور و شور رہا اور آخر کی جہگڑہ مین کشت و خون
ہوتی رہی - عضد الدولہ کی خطاب پہر تاج الملۃ کا طرہ زیادہ ہوا - اکثر سرگروہ
انکے چند سال کے عرصہ مین بہ قضاے الٰہی فوت ہوئے - اولاد انکی ترقی
پر آئی - اور آل عباس کی عظمت لوگون کے دلون مین بہت کم
ہو گئی - آخر طائع کو بہی مسند سے اوترنا پڑا - اور شعرانی اسکی ہجو مین
سنہ ۹۹۱ کہین آخر سنہ ۳۸۱ھ (۹۹۱) مین چند سال قادر باللہ خلیفہ کے پاس بسر کر کے سنہ ۳۹۳ھ (۱۰۰۲)

مین مرگیا

قَادِرُ بِاللہِ اَبُو الْعَبَّاس اَحْمَدُ ابْنِ اسْحَاق

سنہ ٣٨١ہجری مین آل بویہ کی تجویز سے مسند خلافت پہ بیٹھا۔ مگر انتظام کیطرف سے متوجہ ہوا کہ ان لوگون کو اسقدر اختیار نرہا آخر سنہ ٤٢٢ہجری مین فوت ہوا — سنہ ٩٩١ / سنہ ١٠٣٢

اَلْقَائِمُ بِاَمْرِ اللہِ اَبُو جَعْفَر عَبْدُ اللہ ابن القادر باللہ

سنہ ٤٢٢ہجری مین تخت نشین ہوا اور اسکے عہد مین دولت دیالمہ کا توخاتمہ ہوا۔ مگر خلفا کے سایہ کے لئے طغرل بیگ سلجوقی کی دولت کا چتر فارس و ترکستان پر چھایا تھا چنانچہ ارسلان ترکی بساسیری ایک سردار دار الخلافہ مین ایسا اوٹھا کہ تمام امراو حکام اوس سے ڈرتے تھے اور خطبو مین اوسکے لئے دعائین ہوتی تھین۔ — سنہ ١٠٣٢

خلیفہ نے اسکی نیت خراب دیکھکر ابو طالب محمد ابن میکیال طغرل بیگ کو لکھا۔ قائم بساسیری کی قبضہ مین آگیا۔ آخر جنگ عظیم کے بعد بساسیری مارا گیا۔ اور طغرل بیگ نے تمام فسادون کا انتظام کرکے رکن الدین کا خطاب حاصل کیا سنہ ٤٥٥ہجری مین قائم نے اپنی بیٹی اسکو دی — سنہ ١٠٦٢

اور اب ان فتحیاب اقبال مندون کے لئے خطاب اور القاب عطا ہونے لگے چنانچہ پہلے سلطان کے لقب سے الپ ارسلان کے لئے خطبہ مین دعا ہوئی اسنے روم کیطرف بھی فتوحات عظیم حاصل کین قائم کی سلطنت بغداد ہی مین قایم تھی۔ دیالمہ اور بساسیری سے مخلصی پاکر بھی کچھہ ایزادی کا نرانہ ایسا یہی معلوم ہوا کہ گویا اپنے سرپرست کی تبدیلی کی ہے۔ آخر سنہ ٤٦٧ہجری مین فوت ہوا — سنہ ١٠٧٥

اَلْمُقْتَدِیْ بِاَمْرِ اللہِ اَبُو الْقَاسِم عَبْدُ اللہ

+ ترکی مین شیر کو کہتے ہین +

سنہ ۴۶۷ سنہ ۱۰۷۵ مین جب یہہ صاحب اقبال مسند نشین ہوا تو شرایع حنیفہ کی تعمیل کے لئے تاکید کی مگر اب اُن خلفا کی خلافت اتنی تہی کہ جس ملک مین کوئی صاحب اقبال پیدا ہوتا اُسے کلاہ۔ گلوبند۔ کپڑے اور خلعت وغیرہ تبرک کے طور پر بہیجدیتے اور اپنی بزرگی قایم رکہتے۔ سنہ ۱۰۷۵

جزیرہ انطاکیہ مین بہی رُوم پر فتحیابی اور یُوسف تاشفین نے مراکش سے اظہار اطاعت کرکے فرمان طلب کیا۔ چنانچہ مقتدی نے خلعت فرمان اور
سنہ ۴۸۴ نشان امیر المسلمین کا خطاب بہیجا سنہ ۱۰۹۱ مین کل جزایر صقلیہ فرنگیون سنہ ۱۰۹۱
سنہ ۴۸۰ نے لئے ملک شاہ سلجوقی نے اپنی بیٹی کا نکاح مقتدی سے کیا تہا چنانچہ سنہ ۱۰۸۷ سنہ ۱۰۸۷
مین بیحد و حساب کے ساتہہ روانہ کیا۔ اور اس دہوم دہام سے شادی ہوئی کہ تمام بغداد کے لوگ حیران ہوگئے۔ مگر دولہا دولہن مین کچہہ ایسی ناموافقت ہوئی
سنہ ۴۸۵ کہ دولہن اپنے باپ کے دار الملک مین آن بیٹہی سنہ ۱۰۹۲ مین ملک شاہ خود آیا اور مقتدی سنہ ۱۰۹۲
کو بہت سختی سے پیغام بہیجا کہ بغداد سے نکلو اور جہان چاہو چلے جاؤ۔ خلیفہ نے کہا کہ ایک مہینے کی مہلت دو اسنے کہا ایک ساعت کی بہی نہین۔ غرض فریبکی فتنہ بڑی مشکل سے دس دن کی مہلت ملی مگر اتفاق تقدیر سے اسی عرصہ مین سنہ ۱۰۹۲ کے اندر ملک شاہ مر گیا۔ اور یہہ بات خلیفہ وقت کی کرامت مین شمار ہوئی
سنہ ۴۸۷ سنہ ۱۰۹۴ مین مُقتدی بہی دفعتہً مر گیا

مُستظہر باللہ ابو العباس احمد (ابن مُقتدی باللہ)

اب سلجوقیون کے ہاتہہ تخت خلافت تہا چنانچہ سلطان برکیارق سلجوقی کی تجویز سے مُستظہر خلیفہ ہوا اِسکی خلافت بسبب کثرت اضطراب کے عہد خلافت

سنہ ۱۰۹۵ مین داخل نہین۔ اہل روم نے بلنسیہ (والینشیا) لیلیا۔ سنہ ۱۰۹۵ / ۴۸۹ھ مین ۶ سیارے سنہ ۴۸۹ھ
برج حوت مین جمع ہو گئے تمام نجومیون نے حکم لگایا کہ طوفان پہ ۶ سیارے
سرطان مین جمع ہوے تھے۔ غالب ہے کہ پھر طوفان آئے مگر انکا حکم ہوائی ہی گیا

سنہ ۱۰۹۶ مین اہل فرنگ نے قسطنطنیہ سے آکر شام تک طوفان مچا دیا اور سنہ ۴۹۰ھ
مشہور ہوا کہ سلجوقیونکی قوت سے گبھرا کر فاطمیہ نے انہین اشارہ کیا تھا

سنہ ۱۰۹۹ و سنہ ۱۱۰۲ سنہ ۱۰۹۹ / ۴۹۲ھ مین فرنگ نے بیت المقدس لیلیا اور سنہ ۱۱۰۲ / ۴۹۵ھ مین سروج سنہ ۴۹۲ھ و سنہ ۴۹۵ھ
سنہ ۱۱۰۹ حیفا۔ ارسوف۔ قیساریہ وغیرہ فتح کیا سنہ ۱۱۰۹ مین فرنگ نے کئی برس سنہ ۵۰۳
سنہ ۱۱۱۰ کی محاصرہ کے بعد طرابلس کو بھی لے لیا سنہ ۱۱۱۰ / ۵۰۴ مین زر کثیر دیکر اسلام سنہ ۵۰۴
نے صلح چاہی مگر پھر ملتوی رہی۔ اسکے عہد مین عراق عرب کی طرف باطنیہ
سنہ ۱۱۱۸ کا بھی کئی دفعہ غلغلہ ہوا۔ سنہ ۱۱۱۸ مین مستظہر مر گیا سنہ ۵۱۲

مسترشد باللہ ابو منصور فضل (ابن مستظہر)

اِس خلیفہ نے کچھ اور ڈھنگ نکالا یعنی آپ مہمات خلافت کا انتظام کیا اور بذات خود فسادون کے دبانے اور لڑائیون کے سرانجام مین مصروف ہوا اسی باعث عامہ خلائق کے دلونمین محبت پیدا کی۔ سرگروہ مفسدون کے اس سے بہت گبھرائے سلجوقیونکو بھی خاطر مین نہ لایا۔ جب انہون نے دباکر خطاب سلطان لینا چاہا تو اُسنے صاف جواب دیا مسعود سلجوقی سلطان ملکشاہ کے پوتے نے فدائی+ ملحدون سے سازش کرکے
سنہ ۱۱۳۴ سنہ ۱۱۳۴ / ۵۲۸ مین مروا ڈالا اور نعش کو مراغہ کے مدرسہ سنہ ۵۲۸
اتابکی مین جو اتابکون کے نام سے موسوم ہے مدفون کیا ۞

+ دیکھو حال ملاحدہ کا فاطمیہ اور اسماعیلیہ مین ۞

یہہ خلیفہ نہایت فصیح و بلیغ شاعر تہا چنانچہ اسیری کے وقت بہی اسنے چند شعر
کہے جو اسکی شجاعت اور استقلال طبیعت پر گواہی دیتے ہین متحمل اسقدر
تہا کہ ایکدفعہ بعض غلامان اہل دربار نے بہرے دیوان آکر اسکو برا بہلا کہا اور اسنے حسن تعرض
مین ٹال دیا اسکی نمک حلال اہل خدمت نے کہا کہ اس سے زیادہ بیغرتی اوٹہانیکی ہمین تاب
نہین شرف الدین انوشیروان اسکی وزیر نے کہا کہ مین ۳۰ برس سے اسی
بیغرتی کے زیر سایہ وزارت کرتا رہا ہون تم ایک بات مین گہبرا گئے

یہہ وزیر اکثر علوم و فنون خصوصاً النشاء عرب مین یگانہ روزگار تہا۔ چنانچہ ہر
فن مین ایک کتاب بہی مرتب کی اور ابو القاسم نے مقامات حریری اوسی کے
نام پر تصنیف کی۔

راشد باللہ ابو جعفر منصور (ابن مسترشد)

باپ کے بعد سریر خلافت پر بیٹہا۔ مگر مسترشد نے جو روپیہ دینے کا وعدہ کیا
وہ سلجوقیون نے طلب کیا۔ اودہر مسعود سلجوقی نے سلجوقیون سے ملکر جمعیت
بہم پہونچائی اور اپنے رعب و داب سے راشد کو دبانا چاہا اور خواستگار
اطاعت و بیعت کا ہوا لیکن راشد کی غیرت نے گوارا نہ کیا اور لشکر کی
۱۱۳۷ء تیاری کا حکم دیا مسعود نے بغداد پر حملہ کیا اور اس ہنگامہ مین ۵۳۲ھ ۱۱۳۷ء کے آخر مین
مقتول ہوا۔

المقتفی لامر اللہ ابو عبد اللہ (ابن مستظہر)

اگرچہ برائے نام خلیفہ ہوا مگر مسعود نے ایسا اقتدار کر رکہا تہا کہ ایک پیسہ اوسکو
مین تہا۔ ایک بات کا اختیار تہا کہ پہنس انپکر گذرے مگر دفعۃً زمانہ نے

رنگ بدلا مستعفی بہی مرگیا اور سلجوقیوں مین آپسکے فساد نے ضعف پیدا کیا ادہر
فاطمیہ کا آفتاب ڈہلنے لگا - ادہر مقتفی کا اقبال چمکا - وقت کو غنیمت
جانکر عراق عرب جو بنام بلاد الجزیرہ مابین انہار دجلہ و فرات
واقع ہے اوپر قابض ہوگیا اور خلیفہ بنا - سب نے اوسکی اطاعت منظور
کی اور اوسنے بہی اسقدر اجازت دی کہ خطبہ مین میرے نام کے بعد سلطان کا نام
بہی پڑہا جاوے اور تمام امورات کا انتظام شروع کیا
اہل تاریخ کہتے ہین کہ بہادری اور شجاعت اور ظاہری وجاہت مین معتصم کے
بعد ایسا خلیفہ کوئی نہین ہوا - ابن جوزی کہتا ہے کہ اسسے پہلے خلفاء فقط نام
کے خلیفہ رہگئے تہے اسکے قدم سے گویا خلافت پہیر بغداد مین آئی آخر سنہ ۵۵۵ھ مین فوت ہوا سنہ ۵۵۵ھ

المستنجد باللہ ابو المظفر (ابن المقتفی)

جب مسند خلافت پر بیٹہا تو تمام مفسدون کو سزائین دین اور قید کردیا - اسی مخبرون
اور چغلخورون سے دلی عداوت تہی - ایک دفعہ کسی نامی مخبر کو قید
کیا - اسکے دوست نے عرضی دی کہ اگر آپ اوسے رہا کردین تو ۔ ہزار دینار
حضور مین داخل کرون - مستنجد نے کہا کہ اگر ویسا مخبر تو اور لے آوے تو دو ہزار
ہزار دینار مین انعام دیتا ہون -

+ تمام ملک جو مابین دجلہ اور فرات کے واقع ہین اونکا الجزیرہ کہتے ہین اور اوسکے جنوبی حصہ کو عراق
عرب بولتے ہین - دریا کیسپین کے جنوبی جانب عراق فارس ہے - اصفہان و طہران
و ہمدان وغیرہ بڑے بڑے شہر اوسکے متعلق سمجہے جاتے ہین -
++ لغت مین عراق کے معنے کنارہ کے ہین چونکہ عراق عرب اور عراق عجم دونو دریا کے
کنارہ پر واقع ہین اسلیے انکو عراق کہتے ہین

یہہ خلیفہ علم انشا اور نظم و نثر مین مہارت کامل رکہتا تہا اور آلات ریاضی
۵۶۲ھ کا عامل تہا۔ امیر اسد الدین شیر کوہ نے ۵۶۲ھ (۱۱۶۶) مین مصر پر فوج کشی کی ۱۱۶۶ء
حاکم مصر نے فرنگ سے مدد منگا کر اُسے ہٹا دیا دوسرے برس فرنگ
نے آکر فاہرہ کو گہیر لیا۔ حاکم مذکور کی مدد کو اسد الدین پہونچا اور کامیاب
۵۶۴ھ ہوکر وزیر مصر ہوا مگر ۵۶۴ھ (۱۱۶۸) مین مرگیا۔ اور صلاح الدین جسکا ذکر عنقریب آنیوالا ۱۱۶۸ء
۵۶۶ھ ہے اسکی جگہ مسند نشین ہوا ۵۶۶ھ (۱۱۷۰) مین مستنجد بہی مرگیا۔ ۱۱۷۰ء

المستضیٔ باللہ ابو محمد حسن (ابن یوسف المستنجد)

۵۶۷ھ ۵۶۷ھ (۱۱۷۱) مین اسکے ضیای اقبال سے صلاح الدین کی بدولت فاطمیہ کا ۱۱۷۱ء
چراغ اقبال گل ہوگیا اور تمام بلاد مصریہ مین اسی کے نام کے خطبے پڑہے
گئے وجہہ اسکی یہہ ہوی کہ ملک مصر جس مین کئی سو برس سے فاطمی خاندان
اس دہوم دہام سے حکومت کرگزرا اور شہر قاہرہ* جسکی بنیاد اسکے قدم سے
قایم ہوی اسمین ایک بیگانے آدمی آکر جمجانا کچہہ آسان بات نہین تہی
اسلئے صلاح الدین نے مصلحت اسمین دیکہی کہ نام خلفاء کے زور سے یہان
پنپے جمجائے۔ چنانچہ یہی منصوبہ اسکا ٹہیک بیٹہا۔ کہ خلیفہ کے نام اور اسکے
۵۷۵ھ ہمت و اہتمام سے کام بنگیا ۵۷۵ھ (۱۱۷۹) مین مستضیٔ باللہ کا خانۂ حیات تاریک ہوا ۱۱۷۹ء

الناصر لدین اللہ احمد ابو العباس (ابن المستضیٔ)

یہہ خلیفہ ساتہہ حسن تدبیر اور شجاعت کے بڑا صاحب اقبال تہا۔ تمام مخالفون کا
استیصال کردیا جسنے سر اوٹہایا اُسے گرادیا۔ خلفا کی دینی کرامتون کی گویا اُسنے

* مصر کی دار السلطنت کا نام ہے اسکو معز بن منصور اسمعیل نے ۳۵۸ہجری مین بنایا تہا۔

ہوا باندہ دی۔ رعایا مین چہوٹے سے لیکر بڑے تک سب کا حال اُسے معلوم رہتا تہا۔ یہانتک کہ لوگ کہتے تہے اسے علم غیب ہے۔ یا جنّات کی امداد ہے ملک ملک مین اُسکے جاسوس موجود تہے۔ اور ڈہنگ اُسنے ایسے یاد تہے کہ مخالف بادشاہون کو ملا دیتا تہا اور وہ نہ سمجہتے تہے۔ مخالف سلطنتون کو لڑا دیتا تہا اور لوگ جانتے تہے خوارزم شاہ کا ایلچی جب آیا اور سر بمہر مراسلہ پیش کیا تو اُسنے کہولے بغیر سب مطالب کے جواب دیئے۔ ایک معاملہ ایلچی ماژندران کے ساتہہ گذرا کہ اسکو بہی یہی یقین ہو گیا۔ ترکستان کی رعایا نے دور دراز کی مسافت سے آکر بغاوت کی اور وہ بغاوت فقط اسکی باتون سے فرو ہو گئی جب صدر جہان فاضل جلیل سمرقند سے روانہ ہوئے تو اُنکے ساتہہ بہت سے فقیہہ بہی چلے ایک فقیہہ کے پاس نہایت گران بہا گہوڑا تہا۔ لوگون نے کہا کہ اسے نہ لیجاؤ خلیفہ لے لیگا اُسنے کہا کہ مجہسے کوئی نہیں لے سکتا۔ خلیفہ کو خبر لگی۔ اسنے اشارہ کیا عیارون نے راستہ مین سے گہوڑا اوڑا لیا جب وہ علما بغداد مین آئے اور ملازمت کے وقت خلعت اور انعام و اکرام ہوئی تو اُس فقیہہ کو خلعت کے ساتہہ وہی گہوڑا اُسنے دیا فقیہہ مذکور رونے لگا اور بیہوش ہو کر گر پڑا ایسی ایسی باتونسے لوگونکے دلونپر اسکی ہیبت اسقدر چہائی ہوئی تہی کہ اہل سندہ اور مصر اس سے اتنا ہی ڈرتے تہے جتنا اہل بغداد۔ اندلس اور اندلس کے بڑے بڑے شہرونسے لیکر سرحد چین تک اسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا۔ باوجود اسکے خوش خلق اور ظریف تہا۔ اسکے احکام اور تحریرون کے لطیفے لوگونمین ضرب المثل تہے۔ مگر نتیجہ ان تدبیرونکا یہہ ہو گیا کہ اسکے مخالف اور بد [illegible] اسکا [illegible] ہونے

اور اسکو ظالم سمجھنے لگے - مذہب امامیہ کی طرف مایل تہا - یہانتک کہ اسکے
سامنے ابن جوزی سے سوال ہوا کہ بعد پیغمبر صاحب کے افضل کون تہا - ناصر کی ہیبت
و بار سے بجز اسکے کچھہ نہ کہہ سکا مَن کانَ بِنتُهُ فِی بَیتِهِ +

سنہ ۱۱۸۶ سنہ ۵۸۲ مین نجومیون نے علم لگایا کہ حضرت نوح کے وقت مین ۶ سیارے برج سرطان مین جمع آئے تہے تو طوفان آب آیا تہا - اس سال ۶ سیارے میزان مین آئے ہین کہ برج بادی ہے - ایکی دفعہ کرہ خاک برباد ہوجائیگا لوگون نے مارے ڈر کے زمین مین غار اور تہ خانے بنائے اور کئی کئی ہفتہ کی خوراک کہانے کی جس رات کا وعدہ تہا اس رات ہوا سے چراغ تک بہی گل نہ ہوا

سنہ ۱۱۸۷ سنہ ۵۸۳ مین صلاح الدین نے بہت سے بلاد شام فرنگ سے واپس لئے اور مشہد مقدس جو ۹۰ برس سے انکے قبضہ مین تہا وہ بہی لے لیا

سنہ ۵۸۹ مین صلاح الدین سلطان مصر مرگیا اور بیٹا اوسکا تخت نشین ہوا
اسی سنہ مین سلطان طغرل بیگ کے مرنے سے دولت سلجوقی کا بہی خاتمہ ہوا

سنہ ۱۱۹۴ سنہ ۶۰۱ مین اہل فرنگ نے قسطنطنیہ پر قابض ہوکر اہل روم کو نکالدیا ۵۷
سنہ ۱۲۶۱ سال سے اس ملک مین سلطنت کرتے رہے تہے اور بعد اسکے سنہ ۶۶۰ تک
انکے پاس رہی -

سنہ ۱۱۹۹ و سنہ سنہ ۶۰۶ مین تتاد کا فساد شروع ہوا سنہ ۶۱۵ مین فرنگ نے پھر حملے کئے اور دمیاط اور اسکی نواحی کے بہت سے شہر نیل کے کنارے کے لے لئے جس سے سلطنت اسلامیہ اسطرف ضعیف ہوگئی سلطان کامل بادشاہ مصر

+ اس فقرہ کے دو معنے ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ جسکے گہر مین اسکی بیٹی ہو - دوسرے یہہ کہ جسکے بیٹی اوسکے گہر مین ہو -

نے مجبور ہوکر انکے روکنے کے لئے منصورہ شہر آباد کیا اور فصیل قایم کرکے
چھاونی ڈالی - دوسرے سال دمیاط پھر واپس لے لیا سنہ ۶۲۰ھ مین قاہرہ مصر مین سنہ ۱۲۲۰
ایک مدرسہ مسمی بہ دار الحدیث قایم ہوکر مدرس بٹھائے گئے

مامون کے عہد سے کعبہ پر دیبا کی پوشش ہوتی تھی سنہ ۶۲۲ھ مین ناصر ۱۲۲۲
نے دیبای سبز کا غلاف چڑھا کر سیاہ کیا چنانچہ اب تک وہی رسم جاری ہے

محمد خوارزم شاہ ناصر کی سختیون سے بگڑا اور خوارزم سے ۴ لاکھ
سوار جنگجو لیکر چلا - مطلب اسکا یہ تھا کہ سلجوقیون کی طرح مین
بھی خلافت پر قابض ہوجاؤن - ناصر نے شیخ شہاب الدین سہروردی
کو بطور ایلچی کے فہمایش کے لئے بھیجا وہ ہمدان مین آکر شامل لشکر ہوئے اور
اُس بادشاہ جلیل الشان کی بارگاہ تک بڑی مشکل سے باریابی دیکھا تو شاہ
کھڑے پہنے بیٹھا تھا مگر شیخ کو نہ جواب سلام دیا نہ بیٹھنے کی اجازت دی -
شیخ نے کھڑے کھڑے ایک خطبہ ادا کیا اور آل عباس کے فضایل مین بہت سے
حدیثین پڑھین اور ناصر کے بھی بہت سے اوصاف بیان کئے خوارزم شاہ نے
کہا کہ ناصر ان صفات سے بالکل عاری ہے بغداد مین پہونچکر ایسے صاحب اوصاف
کو خلیفہ کیا جائیگا شیخ وہانسے ناکام پھرے - مگر راہ مین خوارزم شاہ کے
لشکر نے برف سے اسقدر نقصان اوٹھایا تھا کہ سوا اسکے پھرنے کی کچھہ نہ بن آیا
دوسرے خود چنگیزخان کی بلا مین گرفتار ہوگیا - غرض اسیطرح ۴۷ برس
زور طالع سے خلافت کا نقارہ بجا کر سنہ ۶۲۲ھ مین ناصر فوت ہوا - سنہ ۱۲۲۵

ظاہر بامر اللہ ابو نصر محمد (ابن ناصر الدین اللہ)

۵۰ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا۔ کسی عالم نے اسکی عمر پر اشارہ کرکے کہا
کہ الا تنفسح یعنی تم نہ پہلوگے۔ ہنسکر بولا کہ گز بگڑ گیا۔ اُسنے کہا خدا عمر مین
برکت دے۔ جواب دیا کہ عصر کے بعد دکان جو کہولی وہ کیا کمائیگا۔ مگر منصف
اور خداترس ایسا تہا کہ عمر ابن عبد العزیز کے بعد پہر کوئی خلیفہ ایسا نہین ہوا
لاکہون روپیہ نقد و جنس اور املاک حقدارون کو واپس کردیے اکثر کہا کرتا تہا کہ
عصر بعد دکان کہولی ہے کچہہ نیک کمائی کرلینے دو۔ ہزارون خط لفافے بند
اسکے حجرہ مین پڑے تہے کسینے پوچہا کہ انہین کیون نہین کہولتے کہا کہ کیا
دیکہون چغل خوریان ہونگی۔ ایک دن خزانہ مین گیا۔ داروغہ نے کہا کہ
تمہارے بزرگون کے وقت مین یہہ خزانے بہرتے تہے۔ جواب دیا کہ خزانے
خالی کرنے کے لئے ہین بہرنے کے لئے نہین۔ جمع کرنا سوداگرون کا کام ہے
سنہ ۱۲۲۶ آخر سنہ ۶۲۳ مین فوت ہوا سنہ ۶۲۳

مُسْتَنْصِرْ بِاللّٰہِ اَبُوجَعْفَرْ مَنْصُوْر (ابن ظاہر بامر اللہ)

یہہ خلیفہ اپنے باپ کا خلف الرشید تہا۔ اوصاف نیک کے علاوہ یہ کارنامہ اسکا
جریدہ عالم مین یادگار رہے گا کہ ایک مدرسہ عظیم الشان بنا کر مستنصریہ اسکا
نام رکہا جسکا خرچ سالانہ ۴۴ سیر سونا تہا جسکی قیمت ۵۶۲۴۴ روپے ہوئے
سنہ ۶۲۵ مین تعمیر شروع ہوئی۔ اور سنہ ۶۳۳ مین تمام ہوئی ۱۶۰ بوجہہ کتب نفیس سنہ ۶۲۵
کے خلیفہ کی طرف سے آئے۔ ۲۴۸ فقیہہ مذاہب اربعہ کے داخل ہوئے اور
ہر مدرسہ ایک شیخ حدیث۔ ایک شیخ نحو ایک شیخ طب۔ ایک شیخ فرائض تہا
ایک باورچی خانہ بہی مدرسہ کے ساتہ تہا کہ ہر قسم کا کہانا اور مٹہائیان اور میوے

مدرسین اور طلبا کو ملتے تہے اور بہت سی زمین اور املاک اسکی اخراجات کیلئے
وقف تہے متولی اسکا مؤیدالدین ابو طالب علقمی تہا ۞

سنہ ۶۳۲ھ تک درہم یعنی چاندی کا سکہ نہ تہا - دینار سے کم اگر کسیکو دینا ہوتا تو تہاتہ سنہ ۶۳۲ھ
چہوٹے چہوٹے پترے لیتے دیتے تہے مستنصر نے درہمون پر سکہ لگایا چنانچہ
قاضیون اور سوداگرون اور چودہریون کو جمع کرکے بٹہایا اول ایک خطبہ
پڑہا اور بعد اسکے دعا سے خیر کرکے حکم عام جاری کردیا - ایک دن
مستنصر خزانہ مین گیا اور اشرفیون کے خزانہ پر کہڑا ہوا - ایک شخص
مصاحبون مین سے متبسم ہوا اسنے سبب پوچہا عرض کی کہ آپ کے دادا کے وقت
مین ایک دفعہ آیا تہا تو اسکو بہرا ہوا پایا تہا بعد اسکے آپکے باپ کے وقت مین دو بالشت
خالی دیکہا اب دیکہتا ہون کہ خالی ہوا چلا جاتا ہے مستنصر نے کہا کہ خدا مجہے اتنی
مہلت دے کہ بالکل صاف کردون

ایک دن کوٹہے پر کہڑا تہا کہ لوگون کے کوٹہون پر کپڑے پہیلے ہوئے ہین سبب
پوچہا تو عرض کی کہ کل عید ہے لوگون نے کپڑے دہو دہو کر سکہائے ہین افسوس
کرکے کہا کہ اہل بغداد ایسے مفلس ہوگئے کہ یہ کپڑے بہی انکے پاس نہین رہے
اور سیوقون سونیکے غلّے بنوائے اور حکم دیا کہ غلیل مین رکہکر لوگونکے گہرون
مین پہنکوا تا کہ انکے ہاتہ آئین - ساتہ اسکے بڑا بہادر تہا کہ جیسی فوج اسنے بہم
پہونچائی تہی ایسی سوائے ایک دو خلیفونکے اورکسیکو نصیب نہین ہوئی تہی
جب تاتاریون کا لشکر اسنے ادہر کا رخ کیا تو وہ مقابلہ پیش آیا اور شکست فاش دی
اسکا مقولہ تہا کہ اگر اجل نے مہلت دی تو خود جیحون اترکر انہین درست کرونگا

سنہ ۱۲۴۲ء (بن مستنصر باللہ) سنہ ۶۴۰ھ ۱۲۴۲ مین تیراجل کا نشانہ ہوا مستعصم باللہ ابواحمد عبداللہ
خلافت اور خلافت کی شان وشوکت کا اسپر خاتمہ ہوا ۔ اہ غلام زرین کمر اسکے
سامنے دست بستہ حاضر رہتے تھے ۔ اور ۲ ہزار سوار اسکے باورچی خانہ سے
کہانا کہاتا تھا ۔ ایک پتھر حجر اسود کے رنگ کا دارالخلافت کے آستانہ پر رکہا رہتا
تہا جسکو لوگ چومتے چاٹتے تھے اور نشستگاہ کے جہروکے مین سے ایک اطلس سیاہ
کی آستین لٹکتی تہی کہ غلاف کعبہ کی طرح اسی آنکھونسے لگاتے تہے اگرچہ نمایش کے
سب سامان بنے ہوئے تہے مگر اندر کچھہ نہ تہا ۔ کیونکہ حقیقت مین ارکین دربار
نے فقط اسکی شہزادہ مزاجی اور سادہ لوحی کے سبب سے اسے خلیفہ کیا تہا کہ یہ اپنے
خیالو نمین مبتلا رہے ہم جو چاہینگے سو کرینگے مؤیّد الدین علقمی اسکا وزیر
اختیار کلی رکہتا تھا اور جو چاہتا تہا سو کرتا تہا کئی ایک باتون پر ناراض ہوا
ہلاکو خان چنگیز خان کے پوتے کو اشارہ کیا جسنے آکر نہ فقط بغداد کو برباد
سنہ ۱۲۴۹ء کیا بلکہ خاندان عباسیہ کا بالکل استیصال کردیا ۔ اسکے عہد مین سنہ ۶۴۷ھ ۱۲۴۹
سنہ ۱۲۵۴ء مین اہل فرنگ نے پہر دمیاط فتح کرلیا مگر سنہ ۶۵۲ھ ۱۲۵۴ * مین عزالدین ملقب
بہ معزّ مصر کا حاکم ہوا اور دمیاط کو دوبارہ حاصل کیا ۔

* عزالدین ملوک ملک صالح کے غلامو مین تہا جب کہ سنہ ۱۲۵۴ مین لشکر
مملوک نے فساد کرکے ملک معظم غیاث الدین آخری شاہزادہ خاندان
ایوبی کو قتل کیا تو اوسکی جگہہ یہہ تخت نشین ہوا اور معز کا خطاب اسنے حاصل کیا ۔

اسے کثرت ازدواج کا زیادہ شوق تہا دوسری شادی کا ارادہ کیا مگر سنہ ۶۵۵ھ ۱۲۵۷
مین پہلی بیوی نے رشک سے مروا ڈالا +

اور اس گھمسان کی لڑائی ہوئی کہ ترکان تاتاری کو بھاگنے کے
سوا آگا پیچھا نہ سوجھا۔ بے تعداد مارے گئے اور بے انتہا لُوٹ
چھوڑ گئے۔ آخر الامر مظفر اپنے نام کی برکت سے مِصر
پر مظفر ہُوا۔

۱۲۶۱ء سنہ ۶۶۰ھ میں بعض اُمرا سے مخالف کی سازش سے تیر کے زخم سے ۶۶۰ھ
مارا گیا اور اوسکی جگہ بیبرس مملوک بانی مبانی خاندان
بجاریہ جو لشکر مصر میں سردار تھا تخت نشین ہوا اور لقب
مَلِكِ ظَاهِر کا اختیار کیا۔

اسکا زمانہ خلیفہ سے خالی تھا کہ احمد ابن الظاہر جو اُس
ہلچل میں بھاگا ہوا تھا کہیں سے آپہونچا۔ جونہی کہ
مَلِكِ ظَاهِر بیبرس کو خبر ہوئی تو ارکان دولت کے ساتھ
آپ اوسکی خدمت میں پہونچا۔ چنانچہ علماء کے سامنے خاندان
کی تحقیق ہوئی اور خلیفہ ہو کر مُستَنصِر کا لقب ملا بعد اسکے
اسے مِصر میں لائے اور سب لوازمات خلفا نوکر چاکر رکھ کے
ایک بزرگ زادہ یا پیرزادہ کی طرح مسند پر بٹھایا مگر چھ مہینے کے بعد
تاتار پھر پلٹے اور قتل عظیم واقع ہوا۔ اِس طوفان
بے تمیزی میں مُستَنصِر تو ایسا غائب ہوا کہ پتا بھی نہ لگا
مگر حَاکِم بِاَمرِ الله جو مُستَنصِر مذکور کے سامنے
اپنا چراغ نہ جلا سکا تھا اب اوسکی شمع امید روشن ہوئی۔۔۔

اسی کی نسل سے ۹۲۳ھ تک مملوک چرکسی* کے خاندان کے زیر دامن ۱۵ پشت تک براے نام خلیفہ کہلاتے رہے یہانتک کہ متوکل نامی خلیفہ کو سلطان سلیم عثمانی اپنے ساتھہ استنبول مین لے آیا اور چندروز کے بعد پھر مصر جانے کی اجازت دی متوکل مذکور بھی ۹۴۵ھ مین فوت ہوا اور خلفاے عباسیہ کے ساتھہ خلافت کا نام ونشان نیست ونابود ہو گیا ۔

تتمہ

* ۷۸۴ھ مین دولت الملوک چرکسی نے خاندان بحاریہ کو [illegible] اوسکی حکومت اور شان وشوکت ۹۲۳ھ مین [illegible] سلطان روم عثمانیہ نے مصر پر فوج کشی کرکے لشکر مملوک کو شکست [illegible] کیا اور طومان بی کو جو آخری سردار خاندان چرکسیہ سے تھا [illegible] دیا ۔ جو فتوحات ایشیا مین خاندان بحاریہ نے حاصل کی تھین سب سلطان [illegible] کے قبضہ اقتدار مین آگئین ❖

سرداران لشکر مملوک سے عہد وپیمان کرکے انتظام مصر کا ۲۴ بیئوں کے [illegible] اور اونکو بدستور اپنے اپنے رتبہ پر بحال رکھا اور یہہ تجویز ہوا کہ ایک [illegible]

کی طرف سے باب عالیہ سے مقرر ہوکر قاہرہ مین ہے اور بیئون کی طرف سے شیخ البلاد بمنزلہ سفیر کے سمجھا جاوی۔ جب کوئی مفسدہ یا ہنگامہ برپا ہو تو ہر ایک گفتگو اسی کے وساطت سے بارگاہ سلطانی مین ہوا کرے ؂

۱۷۹۸ء مین بوناپارٹ نپولین اول فرانسیس نے دشمنا فوج مملوک کو قتل کیا اسکے بعد ۱۸۱۱ء مین میر محمد علی پاشاے مصر نے بیئون کو جلسہ کے بہانہ بلواکر مروا ڈالا اور اکثر نام و نشان فوج مملوک کا صفحہ دنیا سے محو کردیا۔

فہرست سلسلہ وار اُن خُلفا کی جو بعد وفات حضرت محمد مصطفےٰ کی سنہ ۱۱ ھ و سنہ ۶۳۲ع سی خلافت کرتے رہے

نمبر شمار	اسامی خُلفا	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہُ	سنہ ۱۱	سنہ ۶۳۲
۲	حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہُ	۱۳	۶۳۴
۳	حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہُ	۲۳	۶۴۴
۴	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۳۵	۶۵۶
۵	حضرت حسن ابن حضرت علی رضی اللہ عنہما	۴۰	۶۶۱

خاندان امیہ جنکی حکومت دمشق مین قایم رہی

نمبر شمار	اسامی خُلفا	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	امیر معاویہ اوّل	۴۲	۶۶۱ و ۶۶۲
۲	یزید ابن معاویہ	۶۰	۶۷۹ و ۶۹۰
۳	معاویہ دوم ابن یزید	۶۴	۶۸۳ و ۶۸۴
۴	عبد اللہ ابن زبیر	۶۴	۶۸۴
۵	مروان ابن حکم	۶۴	۶۸۴
۶	عبد الملک ابن مروان	۶۵	۶۸۴ و ۶۸۵
۷	ولید ابن عبد الملک	۸۶	۷۰۵
۸	سلیمان ابن عبد الملک	۹۶	۷۱۴ و ۷۱۵

۹	عمر ابن عبد العزیز	۹۹	۷۱۷ء و ۷۱۸ء
۱۰	یزید دوم ابن عبد الملک	۱۰۱	۷۱۹ء و ۷۲۰ء
۱۱	ہشام ابن عبد الملک	۱۰۵	۷۲۳ء و ۷۲۴ء
۱۲	ولید دوم ابن یزید ابن عبد الملک	۱۲۵	۷۴۲ء و ۷۴۳ء
۱۳	یزید ناقص ابن ولید	۱۲۶	۷۴۳ء و ۷۴۴ء
۱۴	ابراہیم ابن ولید	۱۲۶	۷۴۴ء
۱۵	مروان حمار بن محمد جو تخت سے اوتارا گیا اور قتل ہُوا	۱۲۷	۷۴۴ء و ۷۴۵ء
	خاندان عباسیہ جنکا دار الخلافہ بغداد تہا		
۱	ابو العباس سفاح	۱۳۲	۷۴۹ء و ۷۵۰ء
۲	منصور دوانیقی	۱۳۶	۷۵۳ء و ۷۵۴ء
۳	المہدی ابن المنصور	۱۵۸	۷۷۴ء و ۷۷۵ء
۴	الہادی ابن المہدی	۱۶۹	۷۸۵ء و ۷۸۶ء
۵	ہارون الرشید ابن المہدی	۱۷۰	۷۸۶ء و ۷۸۷ء
۶	امین ابن الرشید	۱۹۳	۸۰۹ء و ۸۱۰ء
۷	مامون ابن الرشید	۱۹۸	۸۱۳ء و ۸۱۴ء
۸	ابراہیم ابن المہدی	۲۰۲ و ۲۰۳	۸۱۷ء و ۸۱۹ء
۹	المعتصم باللہ ابن الرشید	۲۱۸	۸۳۳ء و ۸۳۴ء
۱۰	الواثق باللہ ابن المعتصم	۲۲۷	۸۴۱ء و ۸۴۲ء
۱۱	المتوکل علی اللہ ابن المعتصم	۲۳۲	۸۴۶ء و ۸۴۷ء

۱۲	المستنصر باللہ ابن المتوکل	۲۴۷	۸۶۱ و ۸۶۲
۱۳	المستعین باللہ ابن محمدؐ ابن معتصم	۲۴۸	۸۶۲ و ۸۶۳
۱۴	المنتصر باللہ ابن متوکل	۲۵۲	۸۶۶ و ۸۶۷
۱۵	المہتدی باللہ ابن واثق	۲۵۵	۸۶۸ و ۸۶۹
۱۶	المعتمد علی اللہ ابن متوکل	۲۵۶	۸۶۹ و ۸۷۰
	موفق باللہ ابن المتوکل	۲۵۸ تا ۲۷۸	۸۷۱ تا ۸۹۱
۱۷	المعتضد باللہ ابن موفق	۲۷۹	۸۹۲ و ۸۹۳
۱۸	المکتفی باللہ ابن معتضد	۲۸۹	۹۰۱ و ۹۰۲
۱۹	المقتدر باللہ ابن معتضد	۲۹۵	۹۰۷ و ۹۰۸
۲۰	القاہر باللہ ابن معتضد	۳۲۰	۹۳۲
۲۱	الراضی باللہ ابن مقتدر	۳۲۲	۹۳۳ و ۹۳۴
۲۲	المتقی باللہ ابن مقتدر	۳۲۹	۹۴۰ و ۹۴۱
۲۳	المستکفی باللہ ابن متقی	۳۳۳	۹۴۴ و ۹۴۵
۲۴	المطیع للہ ابن مقتدر	۳۳۴	۹۴۵ و ۹۳۶
۲۵	الطایع للہ ابن مطیع	۳۶۳	۹۷۳ و ۹۷۴
۲۶	القادر باللہ اسحاق ابن مقتدر	۳۸۱	۹۹۱ و ۹۹۲
۲۷	القایم بامر اللہ ابو جعفر عبداللہ ابن قادر	۴۲۲	۱۰۳۰ و ۱۰۳۱
۲۸	المقتدی باللہ ابوالقاسم عبداللہ ابن محمدؐ ابن قایم بامر اللہ	۴۶۷	۱۰۷۴ و ۱۰۷۵

۲۹	المستظہر باللہ ابن مقتدی	۴۸۷	۱۰۹۴ و ۱۰۹۵
۳۰	المسترشد باللہ ابن مستظہر	۵۱۲	۱۱۱۸ و ۱۱۱۹
۳۱	الراشد باللہ ابن مسترشد	۵۲۹	۱۱۳۴ و ۱۱۳۵
۳۲	المقتفی بامر اللہ ابن مستظہر	۵۳۰	۱۱۳۵ و ۱۱۳۶
۳۳	المستنجد باللہ ابن مقتفی	۵۵۵	۱۱۶۰
۳۴	المستضی بامر اللہ ابن مستنجد	۵۶۶	۱۱۷۰ و ۱۱۷۱
۳۵	الناصر الدین اللہ ابن مستنجد	۵۷۵	۱۱۷۹ و ۱۱۸۰
۳۶	الظاہر بامر اللہ محمد بن ناصر	۶۲۲	۱۲۲۵
۳۷	المستنصر باللہ ابو جعفر ابن ظاہر	۶۲۳	۱۲۲۶
۳۸	المستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ	۶۴۰	۱۲۴۲ و ۱۲۴۳

۱۲۵۸ء ۶۵۶ھ میں ہلاکو خان مغل چنگیز خان کے پوتے نے بغداد کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور مستعصم کو قتل کیا +

تبصرہ

سال ہجری پندرہویں یا سالہویں تاریخ ماہ جولائی ۶۲۲ء سے شروع ہوتا ہے اور شمار اسکا چاند کی حرکتوں پر منحصر ہے اور سال عیسوی کا حساب سورج کی حرکتوں پر منحصر ہے اگر سنہ ہجری سے سنہ عیسوی معلوم کرنا چاہو تو طریق اسکا یہہ ہے کہ سنہ ہجری میں سے فیصدی ۳ عدد منہا کرکے باقی ماندہ کو ۶۲۱٫۵ میں جمع کردو یا سنہ ہجری کو ۰٫۹۷ میں ضرب دیکر حاصل ضرب کو ۶۲۱٫۵ میں ملاؤ - ان دونوں صورتوں میں جو حاصل جمع آوے وہ سنہ عیسوی متصور ہوگا۔

his version—his test being a satisfactory answer to the question: "would a native, acquainted with the subject and desirous of teaching it in the most simple manner to those natives to whom it was quite new, express himself in this way?" Unless this is the adapter's practice, he will teach ***sounds*** but not ***ideas.*** Of course, in ***scientific*** terminology, whose words represent ***facts*** or ***things***, it is practically immaterial by what combination of sounds the fact or thing is made known. Still, without some imagination and power of assimilation, no one, however great his purely linguistic attainments, can hope to write either "science" or "literature" for the Native of India, so as to be really understood.

In conclusion, I venture to express a hope that this treatise may also prove of some use to those European Students of the History and Literature of Muhammadanism, who may be acquainted with Urdu. As far as I know, no brief summary of these subjects has as yet been written in any Language. I also trust that this small work will commend itself to those aspirants for "honors" in Urdu who may require a reading-book in that Language, in addition to those already prescribed.

Notice regarding Second Edition.

The first edition of 700 copies of Part I. having long been exhausted and there being a considerable demand for this treatise, a second edition has been prepared with the assistance of Maulvi Faiz-ul-Hasan and of Maulvi Ghulam Mustafa, to whom my best thanks are due.

A second edition of Part II., of which 1,000 copies were printed, is also in course of preparation.

13th December 1879.

---

or Dickens into Italian. In the case of Oriental languages, the difficulties are increased to such an extent as almost to justify the assertion that most European books cannot be translated at all into them —but that they have to be *re-written.* Even in the translation of the New Testament, whose language and spirit is so very "Eastern," into such Oriental Languages as Arabic, Turkish and Urdu, the full meaning of the original (or *our* interpretation of it or the association which has grown up with it) is rarely rendered. As an instance, I would refer to the 24th Chapter of the Gospel of St. Matthew, in the Turkish version of Turabi, which, I believe, contains 108 mistakes against grammar and sense.

In Urdu we do not want translations; we want "adaptations." We do not, for instance, require Mill's Political Economy translated, but the *subject* of Political Economy introduced into Urdu in a popular form. The same view holds good with regard to History, Metaphysics and Literature generally, where we want the *subjects* treated in a simple and idiomatic manner, and not the translations of writers *on* these subjects.

What I venture to propose is, I believe, a more useful task than mere translation. Translations, such as have hitherto appeared, seem, as a rule, only to require a Dictionary and a docile Munshi; versions, so intelligible that a lad of fourteen could thoroughly understand them, require the Author to know the subject on, and the language in, which he writes thoroughly. Indeed, whenever words represent *thoughts,* as may be said to be the case with *Literature,* it is necessary to examine the associations with which either the one or the other are connected, and, if no exact equivalent can be found in the foreign language, then the translator should himself *narrate* these associations and, as it were, build up their history, in

fulfilled, which was to impress the Maulvi with the conviction that the history of his country, creed or literature was merely a part of the *Universal History* of human events and thoughts. I, therefore, became anxious to point out how Arabian History had grown into that of Muhammadanism, and how its Literature had influenced the various populations professing that creed. I also endeavoured to show what place the History of Muhammadanism has in the Universal History of civilization. The result of these attempts is the present treatise.

I am fully aware that the literary value of this production is small, but its aim will be fully answered if it inspires any of the Maulvis who may read it with a wish to learn more about, and to examine critically, the great events of his own or foreign History and Literature, which are here so hastily and sketchily referred to. I also hope that this treatise may induce other and more able writers to prepare books in Urdu on useful subjects, on a somewhat similar plan.

I have to express my thanks for the assistance which Maulvi Muhammad Hussain has given me in the preparation of this work. It owes to him any elegance which its Urdu style may possess.

I take this opportunity of pointing out that approved books on Science and Literature, written in any of the European languages, should not be translated, but "ADAPTED" into Urdu. European writers, more especially perhaps those of our own times, appear to delight in generalizing and in the abstract and impersonal, whilst the genius of almost all the "Oriental Languages" is personal, particular, concrete and dramatic. The ordinary difficulties of translation are sufficiently great, even in the case of translation from one European language to another, to render it doubtful whether Shakespeare can be adequately translated into French, Béranger into English,

PREFACE TO THE FIRST EDITION.

THIS treatise has been published for the following reasons. In July 1870 I examined a number of Maulvis in Arabic, who were Candidates for Scholarships in the Panjab University College. I found that in the Panjab, as elsewhere, whilst some of the Maulvis were profound in matters of verbal and grammatical detail to an extent and in a manner scarcely sufficiently recognized by European Orientalists, all were, more or less, ignorant of some of the most prominent facts of Arabian History and Literature. To supply somewhat this defect in their instruction, I first wrote a chronological sketch of Arabian History, then another of Arabian Literature. This, however, was treating an important Branch of Universal History in a somewhat fragmentary and unphilosophical manner. It, no doubt, was necessary to inform the Maulvis that the History of Arabia had a chronological and well-ascertained sequence which did not allow them to consign it to the age of fable, however advantageous such a course might be in stimulating the sense of reverence for the distant or unknown. It was something to point out that Arabian Literature was not confined to commentaries on the Qurán, to a few Law treatises, erotic poems, or to grammars, but that it also embraced numerous and admirable works on Mathematics, History, Medicine, &c., &c. Still the main object of my Sketches would have remained un-

SININ-I-ISLAM,

BEING

A SKETCH OF

THE

HISTORY AND LITERATURE

OF

MUHAMMADANISM,

AND THEIR PLACE IN

UNIVERSAL HISTORY.

FOR THE USE

OF

MAULVIS.

BY

G. W. LEITNER.

PART I.

(*The Early History of Arabic to the fall of the Abbassides.*)

SECOND EDITION.

LAHORE:

PRINTED AT THE ALBERT PRESS,

1880.